کنز المدارس و جامعات المدینہ کے نصاب میں شامل کتاب
شذا العرف فی فن الصرف کی عام فہم سوالاً جواباً اردو تلخیص

بنام

تفہیم شذا العرف فی فن الصرف سوالاً جواباً

خصوصیات

- سو فیصد کامیابی کی مکمل ضامن
- چالیس فیصد سے معروضی سوالات MCQS
- مختصر جوابات والے سوالات کا حل
- تفصیلی جوابات والے سوالات کا حل

مصنف

مولانا محمد مبشر رضا عطاری

نظرثانی

ابو محمد حامد علامہ خلیل احمد مدنی سلمہ الغنی
(ایم اے عربی و اسلامیات، فاضل علوم درس نظامی، جامعۃ المدینہ)

0313-2578627

کنز المدارس بورڈ کے نصاب میں شامل علم صرف کی کتاب

"شذا العرف فی فن الصرف" کی عام فہم سوالاً جواباً اردو تلخیص

بنام

تفہیم شَذَا العَرفِ

فی فنِّ الصرفِ

(سوالاً جواباً)

تالیف وترتیب

مولانا مبشر عطاری قادری

نظر ثانی

علامہ ابو محمد حامد **خلیل احمد** مدنی سلمہ الغنی

(ایم اے عربی واسلامیات، فاضل علوم درس نظامی)

(بانی وچیئرمین مکتبہ الغنی پبلشرز، دار الکتب العربیہ واسلامک ریسرچ سینٹر، کراچی)

ناشر

مکتبہ الغنی پبلشرز کراچی

0313-2578627

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : تفہیم شذا العرف (سوالاً جواباً)

نام مرتبہ : مولانا مبشر عطاری قادری

نظر ثانی : علامہ ابو محمد حامد خلیل احمد مدنی سلمہ الغنی (ایم اے عربی و اسلامیات، فاضل علوم درس نظامی)

(بانی و چیئر مین مکتبہ الغنی پبلشرز، دار الکتب العربیہ و اسلامک ریسرچ سینٹر، کراچی)

تنبیہ

کسی کو بھی اس کتاب (تفہیم شذا العرف سوالاً جواباً) کی PDF بنا کر یا اسکین کر کے کسی ویب سائٹ یا سوشل میڈیا پلیٹ فارمز پر اپلوڈ کرنے یا عکس لینے یا طباعت کرانے کی اجازت نہیں بصورت دیگر Copy Right قانون کے تحت کاروائی کی جائے گی۔

عرض ناشر

ہم نے اس کتاب کی پروف ریڈنگ اور معیار کو بہتر بنانے کی حتی المقدور کوشش کی ہے لیکن اگر کسی مقام پر غلطی پائیں تو تحریری طور پر آگاہ کریں، عموماً پبلشرز کو زبانی بتانا کافی نہیں ہوتا۔ رابطہ نمبر 03052578627

ملنے کے پتے

(1)۔ مکتبہ الغنی پبلشرز ہول سیل نزد فیضان مدینہ، پی ٹی سی ایل والی گلی، پرانی سبزی منڈی، کراچی، پاکستان 0313-25-786-27

(2)۔ مکتبہ الغنی پبلشرز ہول سیل نزد جامعۃ المدینہ فیضان عثمان غنی، گلستان جوہر، کراچی پاکستان 0337-25-786-25

(3)۔ مکتبہ الغنی پبلشرز ہول سیل نزد فیضان مدینہ عباسیہ ٹاؤن، بہاولپور، پنجاب، پاکستان 0336-25-786-27

(4)۔ مکتبہ الغنی پبلشرز ہول سیل نزد مکتبۃ المدینہ داتا دربار مارکیٹ لاہور، پنجاب، پاکستان 0305-25-786-27

(5)۔ مکتبہ الغنی پبلشرز (برائے خواتین) اس نمبر پر صرف خواتین اسلامی بہنیں رابطہ کریں۔ 0333-20-786-27

ہزاروں کتب کے ریٹ جاننے کے لیے ہماری آفیشل ویب سائٹ وزٹ کیجیے۔

www.alghanipublishers.com

ڈیلی آفرز اور سستی کتب کی ڈیلز کے لیے ہمارا فیس بک پیج لائک کیجیے۔

www.fb.com/alghanipublisher

مؤلف کا تعارف

استاد اللغوی، ثقہ حافظ، شیخ احمد بن محمد بن احمد الحملاوی ہیں۔ ان کی نسبت "منیۃ حمل" سے ہے جو بلبیس کی بستی ہے۔

علی مبارک باشا نے اپنی کتاب "الخطط التوفیقیۃ" میں ذکر کیا ہے کہ احمد حملاوی 1273 ہجری (1856ء) میں پیدا ہوئے۔ انہوں نے اپنے والد کے زیر سایہ تربیت پائی اور اپنے زمانے کے بہت سے معزز علماء سے علوم شرعیہ اور ادبیہ کی تعلیم حاصل کی۔ بعد میں انہوں نے دار العلوم میں داخلہ لیا اور وہاں مقررہ فنون کی تعلیم حاصل کی۔

شیخ نے دار العلوم سے 1306 ہجری (1888ء) میں تدریس کی اجازت حاصل کی اور وزارت معارف کے ابتدائی مدارس میں مدرس مقرر ہوئے۔ کچھ عرصہ بعد دار العلوم نے عربی علوم کے مدرس کی حاجت کا اعلان کیا اور اس کے لیے ایک امتحان منعقد کیا جس میں شیخ احمد پہلے نمبر پر آئے، لہٰذا انہیں دار العلوم میں رکھا گیا۔

1897ء میں شیخ احمد نے سرکاری مدارس میں تدریس چھوڑ کر شرعی عدالتوں میں وکالت شروع کر دی اور اس دوران انہوں نے جامعہ الازہر سے عالمی سند حاصل کرنے کی تیاری شروع کی۔ انہوں نے اپنی خواہش پوری کی اور دار العلوم سے تدریس کی اجازت اور جامعہ الازہر سے عالمی سند حاصل کرنے والے پہلے شخص بنے۔ اس کے بعد جامعہ الازہر نے انہیں تاریخ، خطابت اور ریاضیات کی تدریس کا کام سونپا۔ 1902ء میں انہیں مرحوم عثمان باشا ماہر کے اسکول کی نگران مقرر کی گئی، یہ ایک جدید اسکول تھا جہاں قرآن، تجوید، علوم دینیہ، عربی اور جدید علوم پڑھائے جاتے تھے، جیسا کہ اس وقت کے بعض جدید تنظیم شدہ الازہر کے شعبوں میں ہوتا تھا۔ اس اسکول کے فارغ التحصیل طلباء اپنی مزید تعلیم کے لیے مدرسہ القضاء الشرعی، دار العلوم یا الازہر میں داخلہ لیتے تھے۔ شیخ احمد نے اس اسکول کی نگرانی میں پچیس سال گزارے اور بہت سے طلباء نے ان سے استفادہ کیا۔

اپنی وسیع علمی مہارتوں کے ساتھ، انہوں نے اسلامی اور مضبوط قومی تربیت کے ساتھ اپنے طلباء

کی نگرانی کی اور انہیں اپنی نصیحتوں اور وسیع تجربات سے نوازا۔ جب شیخ احمد کی عمر زیادہ ہو گئی، تو انہوں نے آرام کو ترجیح دی اور سال 1928ء میں کام چھوڑ دیا۔ ان کا انتقال 22 ربیع الاول 1351 ہجری بمطابق 26 جولائی 1932ء کو ہوا۔

تصنیفات:

1۔ شَذَا العَرفِ فی فنِ الصرفِ

2۔ زَهرُ الرَّبِیعِ فی المعانی والبیان والبدیع

3۔ مَوردُ الصَّفا فی سیرۃ المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

4۔ قواعدُ التَّأیید فی عقائدِ التَّوحید

انتساب

میں اپنی اس کاوش کو

سیدی وسندی شیخ طریقت

امیر اہلسنت حضرت علامہ ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ

اور اساتذہ کرام اور شفیق والدین

اور ان تمام احباب کی طرف منسوب کرتا ہوں جنہوں نے لحظہ بہ لحظہ

میری حوصلہ افزائی اور رہنمائی فرمائی۔

مقدمہ

سوال: شذ العرف میں کیا ہے؟

جواب: شذ العرف میں ایک مقدمہ اور تین ابواب ہیں۔

سوال: مقدمہ اور تین ابواب میں کس چیز کا بیان ہے۔

جواب: مقدمہ میں ضروری چیزوں کا بیان ہے اور باب اول فعل کے بیان میں، باب ثانی اسم کے بیان میں اور باب ثالث ان احکام کے بارے میں جن کا تعلق اسم اور فعل دونوں سے ہے۔

سوال: علم صرف کو کیا کہا جاتا ہے اور اس کا لغوی معنی بیان کیجئے۔

جواب: علم صرف کو تصریف کہا جاتا ہے اور اس کا لغوی معنی: پھیرنا اور تبدیل کرنا ہے۔

سوال: علم صرف کی اصطلاحی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: علم صرف کی دو اعتبار سے تعریفات کی گئی ہیں: عملی اور علمی۔

علم صرف کی عملی تعریف: کلمہ مفرد کو مختلف مثالوں میں تبدیل کرنا ایسے معنی کے لئے جو اس کے بغیر حاصل نہ ہو۔

علم صرف کی علمی تعریف: ایسے اصولوں کا جاننا جن کے ذریعے کلمہ کے اوزان کے احوال کا علم حاصل ہو جن کا تعلق کلمہ کے معرب اور مبنی ہونے سے نہ ہو۔

سوال: علم صرف کا موضوع کیا ہے۔

جواب: علم صرف کا موضع بحیثیت احوال کلمات عربیہ ہے۔ جیسے: کلمہ کا صحیح سالم ہونا، کلمہ میں حرف علت کا ہونا اور کلمہ میں حرف اصلی اور زائدہ کا ہونا۔

سوال: علم صرف کے واضع کے نام بیان کریں۔

جواب: علم صرف کے واضع معاذ بن مسلم الھَرّاء ہے اور ایک قول کے مطابق حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ ہیں۔

سوال: علم صرف کے مسائل کیا ہے۔

جواب: ایسا قواعد جن کا تذکرہ علم صرف کے اندر صراحتاً اور ضمناً کیا جاتا ہے جیسے: ہر وہ واؤ، یا یاء، جو متحرک ہو اور اسکا ما قبل مفتوح ہو تو اسکو الف سے بدل دیا جاتا ہے۔

سوال: علم صرف کا ثمرہ بیان کیجئے۔

جواب: علم صرف کا ثمرہ یہ ہے: کہ مفردات میں زبان کو غلطی سے محفوظ رکھنا اور کتابت میں قانون لغت کی رعایت کرنا۔

سوال: علم صرف کا استمداد کیا ہے۔

جواب: علم صرف میں کلام اللہ، کلام رسول ﷺ اور کلام عرب سے مدد لی جاتی ہے۔

سوال: علم صرف حاصل کرنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: علم صرف حاصل کرنا واجب علی الکفایہ ہے۔

سوال: اَبْنِیَۃ اور کلمہ میں فرق بیان کریں؟

جواب: أَبْنِيَةُ ، بناء کی جمع ہے۔ اس سے مراد کلمے کی وہ شکل جس میں اس کی حرکت و سکون، حروف کی تعداد اور ترتیب کا لحاظ کیا جائے۔ جیسے: نَصَرَ، يَنْصُرُ، نَاصِرٌ وغیرہ۔

نیز کلمہ اس مفرد لفظ کا نام ہے جسکو واضع نے کسی خاص معنی کے لئے وضع کیا ہو اس طرح کہ جب بھی وہ لفظ بولا جائے تو اس سے وہی معنی سمجھا جائیں جسکے لئے اس نے وضع کیا ہے۔

کلمہ کی اقسام

سوال: کلمہ کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: کلمہ کی تین اقسام ہیں: (1)۔ اسم (2)۔ فعل (3)۔ حرف

سوال: اسم کیا ہے۔

جواب: اسم وہ کلمہ جو زمانہ سے ملے بغیر مستقل معنی پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ، كِتَابٌ

سوال: فعل اور حرف کی تعریف کیجئے۔

جواب: فعل: وہ کلمہ جو زمانے سے ملکر مستقل معنی پر دلالت کرے جیسے: كَتَبَ، يَقْرَأُ اور اِحْفَظْ.

حرف: وہ کلمہ جو معنی غیر مستقل پر دلالت کرے۔ جیسے: هَلْ، فِيْ اور لَمْ

سوال: شذا العرف میں اسم کے کتنے خواص بیان کئے گئے ہیں۔

جواب: شذا العرف میں اسم کے چھ خواص بیان کیے گئے ہیں:

(1)۔ حرف جر کا ہونا۔ (2)۔ الف لام کا ہونا۔ (3)۔ تنوین کا ہونا۔

(4)۔ اضافت کا ہونا۔ (5)۔ مسند الیہ کا ہونا۔ (6)۔ منادی کا ہونا۔

جیسے: الحمدُ لِلّٰهِ مُنْشِئُ الخلْقِ مِنْ عَدَمٍ۔

سوال: فعل کے خواص بیان کیجئے۔

جواب: فعل کے نو خواص بیان کئے گئے ہیں: (۱)۔قَدْ، (۲)۔سین، (۳)۔سَوْفَ اور (۴)۔نواصب و (۵)۔جوازم کو قبول کرنا، (۶)۔تاء فاعل، (۷)۔ تائے تانیث ساکنہ، اور (۸)۔نون تاکید و (۹)۔یائے مخاطبہ کالاحق ہونا۔

سوال: فعل کے خواص کی مثالیں شذا العرف کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: (قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى) (سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰى) (وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى) (لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ) (لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ) (رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَحْمَةً وَعِلْمًا) (قالت إِنَّ أَبِي يَدْعُوكَ لِيَجْزِيَكَ أَجْرَ مَا سَقَيْتَ لَنَا) (لَيُسْجَنَنَّ وَ لَيَكُونًا مِنَ الصّٰغِرِينَ) (يٰٓاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِيْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً)۔

میزان صرفی کا بیان

سوال: علماء صرف نے حروف اصلیہ میں صرف تین کلمات کو کیوں منتخب کیا۔

جواب: اکثر کلمات عربیہ تین ہوتے تھے اس لیے علماء صرف نے کلمات کی اصل تین حروف کو منتخب کیا۔

سوال: علماء صرف نے کونسے تین حروف منتخب کئے ہیں۔

جواب: علماء صرف نے فاء، عین، اور لام کو منتخب کیا بطور موزون کو میزان کی صورت سے ملاتے

ہوئے جس طرح قَمَرٌ کا وزن فَعَلَ ہے۔ اس میں پہلے حرف کو فاء کلمہ، دوسرے حرف کو عین کلمہ، اور تیسرے حرف کو لام کلمہ کا نام دیتے ہیں۔

سوال: اگر کوئی کلمہ اصل وضع میں تین حروف سے زائدہ ہو تو پھر اسکا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر کلمہ تین حروف سے زائد ہو تو وہ زیادتی دو حال سے خالی نہ ہو گی یا تو کلمہ اپنی اصل وضع میں چار حروف والا ہو گا یا پانچ حروف والا ہو گا اگر چار حروف والا ہو تو ایک لام اور پانچ حروف والا ہو تو دو لاموں کا (فَعَلَ) کے حروف پر اضافہ کر دیا جائے گا۔ جیسے: دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ اور جَحْمَرِشٌ بروزن فَعْلَلِلٌ ہیں۔ اور یا تو وہ زیادتی کلمہ کے حروف اصلی میں سے کسی حرف کے تکرار کی وجہ پیدا ہوئی ہو گی، تو اس طرح کی صورت میں وزن میں بھی اسی جگہ پر حروف کا اضافہ کر دیا جائے گا۔ جیسے: قَدَّمَ بروزن فَعَّلَ اور جَلْبَبَ کا وزن فَعْلَلَ ہو گا۔

سوال: اگر کلمہ میں زیادتی حروف زائد کی وجہ سے ہو تو پھر اسکا کیا حکم ہو گا۔

جواب: کلمہ میں زیادتی حروف زائد میں سے کسی ایک یا اکثر حروف کے زائد ہونے سے پیدا ہوئی ہو تو پھر وزن میں بھی حرف اصلی کی جگہ حرف اصلی اور حرف زائد کی جگہ حرف زائد کا اضافہ کیا جائے گا۔ **جیسے** :قَائِمٌ کے وزن میں فَاعِلٌ اور تَقَدَّمَ کے وزن میں تَفَعَّلَ ہو گا۔ اسی طرح وہ افعال جن کا حرف زائد تائے افتعال سے بدلا ہوا ہوں تو اس کی اصل کی طرف نظر کرتے ہوئے تلفظ کریں گئے۔ جیسے: اِضْطَرَبَ کا وزن اِفْتَعَلَ ہو گا نہ کہ اِفْطَعَلَ۔

سوال: اگر کسی حرف کے وزن میں کوئی حرف حذف ہو تو میزان میں اس حرف کا کیا حکم ہو گا۔

جواب: اگر وزن میں کوئی حرف حذف ہو تو میزان میں بھی اس کے مقابل کا حرف حذف ہو جائے گا۔ جیسے: قُلْ کے وزن میں فُلْ اور قَاضٍ کے وزن میں فَاعٍ ہو گا۔

سوال: اگر کسی کلمہ میں قلب ہو جائے تو میزان میں کیا کیا جائے گا۔

جواب: اگر کلمہ میں قلب ہو جائے یعنی کلمہ کے حروف کو مقدم یا مؤخر کر دیا جائے، تو میزان میں بھی قلب ہو گا۔ جیسے: جَاهٌ کا وزن عَفَلٌ (عین کلمہ کو فاء کلمہ پر مقدم کرنے کے ساتھ ہو گا۔

سوال: قلب کو پہچاننے کے طریقے بیان کیجئے۔

جواب: قلب کو پہچاننے کے پانچ طریقے درج ذیل ہیں:

پہلا طریقہ:

قلب کو پہچاننے کا پہلا طریقہ اشتقاق ہے۔

جیسے نَاءَ (حرف مد کے ساتھ) کا مصدر نَأیٌ ہے. جو کہ اس بات پر دلیل ہے کہ نَاءَ ممدود نَأیٌ سے بدلا ہوا ہے۔ تو کہا جائیگا کہ نَاءَ، فَلَعَ کے وزن پر ہے۔ جس طرح جَاهَ ہے۔ کیونکہ جَاهَ کا مصدر وَجْهٌ، اور وِجْهَةٌ ہے۔ جو اس بات پر دلیل ہے۔ کہ جَاهَ، وَجْهٌ سے مقلوب ہے۔ تو کہا جائے گا کہ جَاهَ، عَفَلَ کے وزن پر ہے۔ جس طرح قِسِیٌّ ہے کیونکہ قِسِیٌّ کا مفرد قَوسٌ ہے. جو اس بات پر دلیل ہے قِسِیٌّ قُوُوْسٌ سے بدلا ہوا ہے۔ پھر لام کلمہ کو عین کلمہ کی جگہ پر مقدم کر دیا گیا۔ تو قُسُوْوٌ، فُلُوْعٌ کے وزن پر ہو گیا۔ پھر دوسرے واؤ کو کنارے پر واقع ہونے کی وجہ سے یاء بدل دیا۔ اور پہلی واؤ کو بھی یاء سے بدل دیا واؤ اور یاء کے ایک ساتھ جمع ہونے کی وجہ سے کیونکہ ان میں پہلا ساکن ہے، اور سین کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دیا اور قاف کو بھی کسرہ دے دیا کیونکہ ضمہ سے کسرہ کی طرف منتقل ہونا مشکل ہے۔ اور یہی معاملہ حادیٌ میں بھی ہے۔ کیونکہ اس کا مصدر وَحْدَةٌ سے ہے۔ دلیل یہ ہے کہ وَاحِدٌ سے مقلوب ہے۔ حَادِیٌ کے وزن پر، چنانچہ اس کا وزن عَالِفٌ ہے.

دوسرا طریقہ:

تصحیح، تعلیل کے موجب کے پائے جانے کے باوجود کلمہ کو صحیح استعمال کرنا (کلمہ کو بغیر تعلیل کے استعمال کرنا) جیسے: أَیِسَ تعلیل کے موجب کے پائے جانے کے باوجود اسکو صحیح کے طور پر استعمال کرنا۔

تیسرا طریقہ:

ندرۃ الاستعمال سے مراد یہ ہے کلمہ کا کم استعمال ہونا۔

جیسے: آرَامٌ جو کہ رِئمٌ کی جمع ہے. جسکا معنی ہرن ہے۔ کیونکہ آرَامٌ کے استعمال کا کم ہونا، اور أرْامٌ کا

کثرت استعمال اس بات کی دلیل ہے کہ آرَاءٌ، أرْاءٌ سے مقلوب ہے۔ آرَاءٌ، أفْعَالٌ کے وزن پر ہے۔ پھر عین کلمہ جو ہمزہ ثانیہ ہے اس کو فاء کلمہ کی جگہ پر مقدم کیا۔ پھر ہمزہ اور الف کے درمیان تسہیل کر دی۔ تو یہ آرَاءٌ ہو گیا اَعْفَالٌ کے وزن پر۔۔۔

چوتھا طریقہ:

قلب نہ ہونے کی صورت میں دو ہمزوں کا کنارے پر پایا جانا۔ اور یہ بات ہر اس اسم فاعل میں واقع ہو گی جس کا فعل اجوف مہموز اللام سے ہو۔ جیسے: جَاءَ اور شَاءَ ان کا اسم فاعل بھی فاعل کے وزن پر واقع ہو گا۔ قاعدہ یہ ہے کہ جب فعل کا عین کلمہ الف سے بدلا جا چکا ہو اسکے اسم فاعل میں عین کلمہ کو ہمزہ سے بدل دیا جائیگا۔

اگر بالفرض ہم لام کلمہ کو عین کلمہ سے نہ بدلے تو جَاءَ اور شَاءَ کا اسم فاعل، جَاءِءٌ اور شَاءِءٌ واقع ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے لام کلمہ کو عین کلمہ پر مقدم کرنا لازم ہو گا۔ ہمزہ کو یا سے بدلے بغیر، پھر تم جَاءِیٌ، فَالِعٌ کے وزن کے ساتھ کہو گے۔ پھر قَاضٍ کی طرح تعلیل کی جائیگی۔ پھر جَاءٍ کو فَاعٍ کے وزن پر کہا جائے گا۔

پانچواں طریقہ:

قلب نہ ہونے کی صورت میں کلمہ کا بغیر اسباب منع صرف کے غیر منصرف پایا جانا:

قلب نہ ہونے کی صورت میں کلمہ کا بغیر اسباب منع صرف کے غیر منصرف پایا جانا لازم آتا ہے۔ جیسے: أَشْيَاءُ تو پھر اگر ہم اس میں قلب نہ کرے تو اشیاء کا منع صرف کے بغیر غیر منصرف پایا جانا لازم آئے گا۔ حالانکہ یہ منصرف بھی آیا ہے۔ اللہ پاک کا فرمان (اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَا) اس لیے ہم کہتے ہیں۔ کہ أَشْيَاءُ اصل میں شَيْئَاءُ، فَعْلَاءُ کے وزن پر ہے۔ پھر لام کلمہ کے ہمزہ کو فاء کلمہ کی جگہ پر مقدم کر دیا تو أَشْيَاءُ، لَفْعَاءُ کے وزن پر ہو گیا۔ تو اسکا غیر منصرف ہونا اسکی اصل کے اعتبار سے ہے۔ جو کہ فَعْلَاءُ ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں ہے فَعْلَاءُ الف تانیث ممدودہ کے وزنوں میں سے ایک وزن ہے۔ اسی وجہ سے یہ غیر منصرف ہے اور یہی بات مختار ہے۔

پہلا باب

فعل اور اس کی متعدد تقسیمات کے بارے میں

سوال: فعل کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: فعل کو تین قسموں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1)۔ماضی (2)۔مضارع (3)۔امر

سوال: فعل ماضی کی تعریف اور علامت سپرد قلم کیجئے۔

جواب: فعل ماضی: مَا دَلَّ عَلَی حُدُوثِ شَیْءٍ قَبْلَ زَمَنِ التَّکَلُّمِ

ماضی وہ کلمہ ہے جو زمانہ تکلم سے پہلے کسی چیز کے وجود پر دلالت کرے۔ جیسے: قَامَ اور قَعَدَ۔

فعل ماضی کی علامت: تائے فاعل اور تائے تانیث ساکنہ کو قبول کرے۔ جیسے: قَرَأْتُ اور قَرَأَتْ ھِنْدٌ۔

سوال: مضارع کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: مَا دَلَّ عَلَی حُدُوثِ شَیْءٍ فِی زَمَنِ التَّکَلُّمِ أَوْ بَعْدِہٖ

وہ کلمہ جو زمانہ تکلم میں یا اس کے بعد کسی چیز کے وجود پر دلالت کرے۔ جیسے: یَقْرَأُ اور یَکْتُبُ نیز یہ دونوں کلمہ حال اور استقبال دونوں کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

سوال: فعل مضارع زمانہ حال کے معنی میں کب ہو گا۔

جواب: اگر فعل مضارع کے شروع میں لام ابتداء اور لَا، مَا نافیہ ہو تو اس وقت فعل مضارع زمانہ حال کے معنی میں ہو گا۔

(1)۔لام ابتداء: إِنِّی لَیَحْزُنُنِی أَن تَذْهَبُوا (2)۔لَا نافیہ: لَا یُحِبُّ اللّٰہُ الْجَھْرَ بِالسُّوْءِ

(3)۔مَا نافیہ: وَمَا تَدْرِی نَفْسٌ مَاذَا تَکْسِبُ غَدًا

سوال: فعل مضارع زمانہ استقبال کے معنی میں کب ہو گا۔

جواب: اگر فعل مضارع کے شروع میں سین، سَوْفَ، لَنْ، و أَنْ اور إِنْ شرطیہ ہو تو فعل مضارع زمانہ استقبال کے معنی میں ہو گا۔

(1)۔سَيَقُولُ السُّفَهَاءُ مِنَ النَّاسِ (2)۔وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ (3)۔لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ (4)۔وَأَنْ تَصُومُوا خَيْرٌ لَكُمْ (5)۔إِنْ يَنْصُرْكُمُ اللهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ۔

سوال: فعل مضارع کی علامات بیان کیجئے۔

جواب: حرف لَمْ کے بعد فعل کا وقوع صحیح ہو۔ جیسے: لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ۔ اور ضروری ہے کہ حروف (أنیت) میں سے کوئی حرف مضارع کے شروع حرف آئے۔اور ان کو حروف مضارع کہتے ہیں۔

سوال: حروف أنیت میں ہر ایک کس کے لئے آتا ہے۔

جواب: حروف أنیت میں ہمزہ صرف متکلم کے لئے آتا ہے۔ جیسے: أنا أقرأ اور نون متکلم مع الغیر کے لئے، یا اپنے آپ کو معظم ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے: نَحْنُ نَقْرَأُ اور یاء مذکر غائب اور جمع مؤنث غائب کے لئے آتا ہے۔

واحد مذکر غائب کی مثال: محمدٌ يَقْرَأُ۔ جمع مذکر غائب کی مثال: محمدٌ يَقْرَءُوْنَ۔

اور تاء مخاطب مطلق کے لیے، اور واحد مونث غائب اور تثنیہ مؤنث غائب کے لئے آتا ہے۔

واحد مذکر حاضر کی مثال: أنتَ تَقْرَأُ يَا مُحَمَّدُ۔ جمع مذکر حاضر کی مثال: وَأَنْتُمْ تَقْرَءُوْنَ۔

جمع مؤنث حاضر کی مثال: والنِّسوةُ تَقْرَءْنَ۔

سوال: فعل امر کی تعریف کیجئے۔

جواب: مَا يُطْلَبُ بِهِ حُصُولُ شَيْءٍ بَعْدَ زَمَنِ التَّكَلُّمِ

امر وہ فعل ہے جس میں زمانہ تکلم کے بعد کسی شے کے حصول کو طلب کیا جائے۔ جیسے: اِجْتَهِدْ۔

سوال: فعل امر کی علامت بیان کیجئے۔

جواب: طلب پر رہنمائی کرنے کے ساتھ نون تاکید اور یائے مخاطبہ کو قبول کرے۔

سوال: اسم فعل کی تعریف سپرد قلم کیجئے۔

جواب: جو فعل کا معنی دیتا ہیں لیکن فعل کی علامتوں کو قبول نہیں کرتے اس کو اسم فعل کہتے ہیں۔

سوال: اسم فعل کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: اسم فعل کی تین قسمیں ہیں۔

(1)۔ **اسم فعل ماضی:** جیسے: ھَیْھَاتَ اور شَتَّانَ۔ (2)۔ **اسم فعل مضارع:** جیسے: کَوئی او گر اُفٍ۔ (3)۔ **اسم فعل امر:** جیسے: صَہٗ اور امِیْنَ۔

فعل کی دوسری تقسیم:

سوال: صحیح کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: مَا خَلَتْ أصونه مِنْ أحْرُف العلةِ صحیح وہ کلمہ ہے۔ جسکے حروف اصلی حروف علت سے خالی ہوں. اور وہ الف، یاء، اور واؤ ہیں۔ جیسے: کتَبَ اور جَلَسَ۔

سوال: حرف لین اور حرف مدہ کسے کہتے ہیں۔

جواب: اگر حرف علت ساکن ہو اور اس کا ما قبل مفتوح ہو تو اسے حرف لین کہتے ہیں۔ جیسے: ثَوْبٌ اور سَیْفٌ پھر اگر ما قبل کی حرکت اس کے ہم جنس ہو تو اسے حرف مدہ کہتے ہیں۔ جیسے: قَالَ، یَقُوْلُ اور قِیْلاً۔ بہر حال الف حرف علت ہونے، حرف مدہ ہونے، اور حرف لین ہونے سے جدا نہ ہو گا۔ الف کے ہمیشہ ساکن ہونے اور ما قبل مفتوح ہونے کی وجہ سے، بخلاف اس کی دونوں بہنوں کے (واو اور یاء) اس لیے اگر واؤ یا یاء مدہ ہو گئے تو لین نہیں ہو گئے۔ اگر لین ہو گئے تو مدہ نہیں ہو گئے۔ کیونکہ یہ ہمیشہ ساکن نہیں ہوتے۔

سوال: معتل کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: والمعتل ما کانَ أحَدُ أصُولہ حَرْفُ علةٍ

معتل وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف حرف علت ہو۔ جیسے: وَجَدَ، قَالَ اور سَعٰی

سوال: صحیح کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: صحیح کو تین قسموں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1)۔ سالم (2)۔ مضاعف (3)۔ مہموز

سوال: صحیح سالم کی تعریف کیجئے۔

جواب: صحیح سالم وہ کلمہ ہے جس کے تمام حروف اصلی حرف علت، اور ہمزہ اور ایک جیسے دو حروف سے سلامت ہو۔ جیسے: ضَرَبَ، نَصَرَ، قَعَدَ اور جَلَسَ تو جبھی ہر سالم صحیح ہو سکتا ہے لیکن ہر صحیح سالم نہیں ہو سکتا۔

سوال: مضاعف کو کیا کہا جاتا ہے؟

جواب: مضاعف کو اَصم کہا جاتا ہے اس کی شدت (سختی) کی وجہ سے۔۔

سوال: مضاعف کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: 1۔ مضاعف ثلاثی ومزید 2۔ مضاعف رباعی ومزید

مضاعف ثلاثی ومزید: وہ کلمہ ہے جس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کا ہو۔ جیسے: فَرَّ، مَدَّ، امتدَّ اور استَمَدَّ، یہی قسم اہل صرف کا مقام نظر ہے۔

مضاعف رباعی ومزید: وہ کلمہ ہے جس کا فاء اور پہلا لام کلمہ ایک جنس کا ہو اور عین اور دوسرا لام کلمہ ایک جنس کا ہو۔ جیسے: زَلْزَلَ، عَسْعَسَ اور قَلْقَلَ

سوال: مہموز کی تعریف کیجئے۔

جواب: مہموز وہ کلمہ ہے جس کے حرف اصلی میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو۔ جیسے: أَخَذَ، سَأَلَ اور قَرَأَ

سوال: معتل کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: معتل کو چار قسموں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(1)۔ مثال (2)۔ اجوف (3)۔ ناقص (4)۔ لفیف

سوال: مثال کی تعریف سپرد قلم کیجئے۔

جواب: جس کے فاء کلمہ میں حرف علت ہو اس کو مثال کہتے ہیں۔ جیسے: وَعَدَ اور يَسَرَ۔

سوال: مثال کو مثال کا نام کیوں دیتے ہیں۔

جواب: مثال کو مثال کا نام اس لیے دیتے ہیں ماضی میں تعلیل نہ ہونے کی وجہ سے صحیح کی طرح ہے۔

سوال: اجوف کی تعریف کیجئے۔

جواب: جس کے عین کلمہ میں حرف علت ہو۔ جیسے: قَالَ اور بَاعَ۔

سوال: اجوف کو اجوف کیوں کہتے ہیں۔

جواب: اجوف کو اجوف کا نام اس لیے دیتے ہیں اس درمیان حرف صحیح سے خالی ہوتا ہے۔

سوال: اجوف کو ذا الثلاثۃ کا نام کیوں دیتے ہیں۔

جواب: جب اجوف کی اسناد تائے فاعل کی طرف ہوتی ہے تو اس وقت یہ تین حرفی ہو جاتا ہے۔ جیسے: قُلْتُ اور بِعْتُ، قَالَ اور بَاعَ میں اس لئے اس کو ذا الثلاثۃ کا نام بھی دیتے ہیں۔

سوال: ناقص کی تعریف اور ناقص کی وجہ تسمیہ بیان کیجئے۔

جواب: جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو۔ جیسے: غَزَا اور رَمَیٰ اسکو ناقص کا نام اس لیے دیتے ہیں کہ اسکے بعض تصاریف (صیغوں)! میں اس کا آخر حذف ہوتا ہے۔ جیسے: غَزَتْ اور رَمَتْ۔

سوال: ناقص کو ذا الأربعۃ کا نام کیوں دیا جاتا ہے۔

جواب: کیونکہ جب ناقص کی اسناد تائے فاعل کی طرف ہوتی ہے تو اس وقت یہ چار حرفی ہو جاتا ہے۔ جیسے: غَزَوْتُ اور رَمَیْتُ اس لئے اس کو ذا الأربعۃ کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال: لفیف کی کتنی اقسام ہیں ان کے نام بیان کیجئے۔

جواب: لفیف کی دو اقسام ہیں۔

(1)۔ مفروق　　　(2)۔ مقرون

سوال: لیفیف مفروق کی تعریف اور وجہ تسمیہ بیان کیجئے۔

جواب: لفیف مفروق وہ ہے جس کے فاء اور لام کلمہ میں حرف علت ہو۔ جیسے: وَقَیٰ اور وَنَیٰ اس کو مفروق کا نام اس لیے دیتے ہیں دو حرف علت کے درمیان ایک حرف صحیح ہوتا ہے جو فرق کرنے کے لیے ہوتا ہے۔

سوال: لفیف مقرون کی تعریف اور وجہ تسمیہ بیان کیجئے۔

جواب: لفیف مقرون وہ ہے جس کے عین اور لام کلمہ میں حرف علت ہو۔ جیسے: طَوِیَ اور رَوِیَ اس کو مقرون کا نام اس لیے دیتے ہیں دو حرف علت ایک ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں۔

سوال: صحیح، مثال، اجوف، ناقص اور لفیف وغیرہ کیا یہ سب اسم میں بھی جاری ہوتے ہیں۔

جواب: جی ہاں! جس طرح یہ فعل میں جاری ہوتے ہے اسی طرح اسم میں بھی جاری ہوتے ہیں۔

صحیح: شَمسٌ **مثال:** وَجْہٌ اور یَمْنٌ **اجوف:** قَوْلٌ اور سَیْفٌ **ناقص:** دَلْوٌ اور ظَبْیٌ **لفیف مفروق:** وَحْیٌ **لفیف مقرون:** جَوٌّ اور حَيٌّ **مهموز:** أَمْرٌ، بِئْرٌ اور نَبَأٌ **مضاعف:** حَدٌّ اور بَلْبَلٌ۔

فعل کی تیسری تقسیم:

سوال: مجرد کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: مجرد وہ فعل ہے جس کے تمام حروف اصلیہ ہو اس کا کوئی حرف کلمہ کے صیغہ میں حرف علت کے بغیر ساقط نہ ہو۔

سوال: فعل مزید کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: مزید وہ فعل ہے جس کے حروف اصلی میں ایک یا ایک سے زیادہ حروف زیادہ کر دیئے جائیں۔

سوال: مجرد و مزید کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: مجرد کی دو قسمیں ہیں: (1)۔ ثلاثی مجرد (2)۔ رباعی مجرد

اور مزید کی بھی دو قسمیں ہیں: (1)۔ ثلاثی مزید (2)۔ رباعی مزید

سوال: ثلاثی مجرد کے ماضی کے اعتبار سے کتنے ابواب اور کیوں ہیں۔

جواب: ثلاثی مجرد کے ماضی کے اعتبار سے تین ابواب ہیں کیونکہ اس کا فاء کلمہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ اور عین کلمہ یا تو مفتوح، یا مکسور اور یا مضموم ہوگا۔ جیسے: نَصَرَ، ضَرَبَ، فَتَحَ اور جیسے کَرُمَ اور اسی طرح فَرِحَ اور حَسِبَ۔

سوال: ثلاثی مجرد کے ماضی و مضارع کے اعتبار سے کتنے ابواب اور کیوں ہیں۔

جواب: ثلاثی مجرد کے ماضی و مضارع کے اعتبار سے چھ ابواب ہیں۔ اس لیے مضارع کا عین کلمہ

یا مضموم یا مفتوح یا مکسور ہو گا۔ اور تین کو تین سے ضرب دیں گے تو نو ابواب بن جائے گئے لیکن ماضی مکسور العین اور مضارع مضموم العین ممتنع ہے۔ اسی طرح ماضی مضموم العین اور مضارع مکسور العین یا مفتوح العین ممنوع ہے تو اس لئے ثلاثی مجرد کے چھ ابواب ہو گئے۔

سوال: ثلاثی مجرد کے چھ ابواب مثالوں کے ساتھ بیان کیجئے۔

جواب: ثلاثی مجرد کے چھ ابواب مثالوں کے ساتھ درج ذیل ہیں:

پہلا باب: فَعَلَ يَفْعُلُ ماضی میں عین کلمہ فتحہ کے ساتھ اور مضارع میں عین کلمہ ضمہ کے ساتھ۔ جیسے: نَصَرَ يَنْصُرُ (مدد کرنا)

دوسرا باب: فَعَلَ يَفْعِلُ ماضی میں عین کلمہ فتحہ کے ساتھ اور مضارع میں عین کلمہ کسرہ کے ساتھ۔ جیسے: ضَرَبَ يَضْرِبُ (مارنا)

تیسرا باب: فَعَلَ يَفْعَلُ ماضی اور مضارع دونوں عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ۔

جیسے: ذَهَبَ يَذْهَبُ (جانا)، سَعَى يَسْعَى (کوشش کرتا)

چوتھا باب: فَعِلَ يَفْعَلُ ماضی میں عین کے کسرہ کے ساتھ اور مضارع میں عین کلمہ کے فتحہ کے ساتھ۔ جیسے: فَرِحَ يَفْرَحُ (خوش ہونا)، عَلِمَ يَعْلَمُ (جاننا)

پانچواں باب: فَعُلَ يَفْعُلُ ماضی اور مضارع عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ۔

جیسے: شَرُفَ يَشْرُفُ (باعزت ہونا)، حَسُنَ يَحْسُنُ (خوبصورت ہونا۔

چھٹا باب: فَعِلَ يَفْعِلُ ماضی و مضارع کے عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ۔ نیز یہ باب صحیح میں کم لیکن معتل میں کثرت کے ساتھ آتا ہے۔

سوال: کیا باب فَعَلَ يَفْعَلُ کا عین یالام کلمہ حرف حلقی میں سے ہو گا۔

جواب: جی ہاں! فَعَلَ يَفْعَلُ کا عین یالام کلمہ حرف حلقی ہو گا۔ لیکن ہر حرف حلقی ماضی و مضارع میں مفتوح نہیں ہو گا اور حروف حلقی چھ ہیں: ہمزہ، ھاء، خاء، حاء، عین اور غین۔ اور جو کلمہ حرف حلقی کے بغیر اس باب سے آئے تو وہ شاذ ہے۔ جیسے: أَبَىٰ يَأْبَىٰ اور هَلَكَ يَهْلِكُ۔

سوال: فَعُلَ یَفْعُلُ سے کس طرح کے افعال آتے ہیں۔

جواب: فَعِلَ یَفْعَلُ سے ایسے افعال بھی آتے ہیں جو خوشی یا اسی جیسی چیزوں اور بھرے و خالی اور رنگوں و عیبوں پر دلالت کرتے ہیں اور اسی طرح ایسی ظاہری خلقت پر دلالت کرتے ہیں جن کا تذکرہ انسان حلیہ کے لئے غزل میں کیا جاتا ہے۔ جیسے: فَرِحَ، حَمِرَ (سرخ ہونا)، سَوِدَ (کالا ہونا)، عَوِرَ (کانا ہونا)، هَیِفَ (پتلی کمر والا ہونا۔

سوال: فَعُلَ یَفْعُلُ سے کونسے کلمات نہیں آتے ہیں۔

جواب: اس باب سے یائی العین کلمہ نہیں آتا سوائے ایک هَیُؤَ کے، یائی اللام متصرف کلمہ نہیں آتا سوائے نَهُوَ کلمہ کے۔ اور اس باب سے مضاعف قلیل آتا ہے۔ جیسے: شَرُرْتَ اس میں راء پر ضمہ، فتحہ اور کسرہ سب جائز ہے۔

سوال: فَعُلَ یَفْعُلُ کے افعال کس چیز پر دلالت کرتے ہیں۔

جواب: اس باب کے افعال اپنے اوصاف خِلقیہ پر دلالت کرتے ہیں جن میں ٹھہراؤ اور دوام پایا جاتا ہے۔ اور کبھی کبھی اس باب کے افعال تعجب کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں تو اس وقت ان افعال سے حدوثی معنی ختم ہو جاتا ہیں۔

تنبیہات

سوال: مذکورہ چھ ابواب سے کس طرح کے افعال آتے ہیں۔

جواب: ان چھ ابواب سے ہر افعال متعدی اور لازم دونوں طرح سے آتے ہیں، سوائے باب (كَرُمَ يَكْرُمُ) کے یہ صرف لازم استعمال ہوتا ہے۔ نیز پہلے تین ابواب کو دعائم الابواب کا نام دیتے ہیں۔

سوال: اگر فَعَلَ مفتوح العین کا پہلا کلمہ ہمزہ یا واؤ ہو تو وہ کس باب سے آئے گا۔

جواب: اگر فَعَلَ مفتوح العین کا پہلا کلمہ ہمزہ یا واؤ ہو تو اکثر وہ باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ جیسے: أَسَرَ يَأْسِرُ، أَتَى يَأْتِي اور وَعَدَ يَعِدُ اور اس کے علاوہ باب سے بھی آسکتا ہے۔ جیسے: أَخَذَ، أَكَلَ اور وَهَلَ۔

سوال: اگر مضاعف متعدی یا لازم ہو تو پھر کس باب سے آئے گا۔

جواب: اگر مضاعف متعدی ہو تو اکثر باب نَصَرَ سے جیسے: مَدَّ یَمُدُّ اور صَدَّ یَصُدُّ مضاعف لازم ہو تو باب ضَرَبَ سے آتا ہے۔ جیسے: خَفَّ یَخِفُّ اور رَشَدَّ یَشِدُّ۔

سوال: مضاعف ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے؟

جواب: مضاعف تین ابواب سے آتا ہے:

(1)۔ نَصَرَ جیسے: سَرَّ یَسُرُّ (2)۔ ضَرَبَ جیسے: فَرَّ یَفِرُّ (3)۔ فَرِحَ جیسے: عَضَّ یَعَضُّ۔

سوال: مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے۔

جواب: مہموز الفاء پانچ ابواب سے آتا ہے: (1)۔ نَصَرَ جیسے: أَخَذَ یَأْخُذُ (2)۔ ضَرَبَ جیسے: أَسَرَ یَأْسِرُ (3)۔ فَتَحَ جیسے: أَهَبَ یَأْهَبُ (4)۔ سَمِعَ جیسے: أَمِنَ یَأْمَنُ (5)۔ کَرُمَ جیسے: أَسُلَ یَأْسُلُ

سوال: مہموز العین ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے۔

جواب: مہموز العین چار ابواب سے آتا ہے: (1)۔ ضَرَبَ جیسے: أَیَ یَئِیُ (2)۔ فَتَحَ جیسے: سَأَلَ یَسْأَلُ (3)۔ سَمِعَ جیسے: سَئِمَ یَسْأَمُ (4)۔ کَرُمَ جیسے: یَؤُمَ یَلْؤُمُ۔

سوال: مہموز اللام ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے۔

جواب: مہموز اللام پانچ ابواب سے آتا ہے: (1)۔ نَصَرَ جیسے: بَرَأَ یَبْرُؤُ (2)۔ ضَرَبَ جیسے: هَنَأَ یَهْنِئُ (3)۔ فَتَحَ جیسے: قَرَأَ یَقْرَأُ (4)۔ سَمِعَ جیسے: صَدِیَ یَصْدَأُ (5)۔ کَرُمَ جیسے: جَرُؤَ یَجْرُؤُ

سوال: مثال ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے۔

جواب: مثال پانچ ابواب سے آتا ہے: (1)۔ ضَرَبَ جیسے: وَعَدَ یَعِدُ (2)۔ فَتَحَ جیسے: وَهَلَ یَوْهَلُ (3)۔ سَمِعَ جیسے: وَجَلَ یَوْجَلُ (4)۔ کَرُمَ جیسے: وَسُمَ یَوْسُمُ (5)۔ حَسِبَ جیسے: وَرِثَ یَرِثُ

نیز لغت عامریہ کے نزدیک ایک لفظ باب نَصَرَ سے بھی آتا ہے۔ اور وہ وَجَدَ یَجُدَ ہے۔

سوال: اجوف ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے۔

جواب: اجوف تین ابواب سے آتا ہے: (1)۔ نَصَرَ جیسے: قَالَ یَقُوْلُ (2)۔ ضَرَبَ جیسے: بَاعَ یَبِیْعُ (3)۔ سَمِعَ جیسے: خَافَ یَخَافُ، غَیِدَ یَغْیَدُ۔

لیکن نَصَرَ کے لیے اجوف واوی اور ضَرَبَ کے لیے اجوف یائی ہونا شرط ہے۔ جبکہ سَمِعَ کے لیے کوئی شرط نہیں ہے۔

سوال: اجوف میں کونسا باب صرف کَرُمَ سے آتا ہے۔

جواب: اجوف میں صرف طَالَ یَطُوْلُ باب کَرُمَ سے آتا ہے۔

سوال: ناقص ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے۔

جواب: ناقص پانچ ابواب سے آتا ہے: (1)۔نَصَرَ جیسے: دَعَا (2)۔ضَرَبَ جیسے: رَمٰی (3)۔فَتَحَ جیسے: سَعٰی (4)۔سَمِعَ جیسے: رَضِیَ کَرُمَ جیسے: سَرُوَ، نیز نَصَرَ کے لیے ناقص واوی اور ضَرَبَ کے لیے ناقص یائی ہونا شرط ہے۔

سوال: لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے۔

جواب: لفیف مفروق تین ابواب سے آتا ہے۔

(1)۔ضَرَبَ جیسے: وَقٰی یَقِی (2)۔سَمِعَ جیسے: وَجِیَ یَوْجٰی (3)۔حَسِبَ جیسے: وَلِیَ یَلِی۔

سوال: لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے کتنے ابواب سے آتا ہے۔

جواب: لفیف مقرون دو ابواب سے آتا ہے: (1)۔ضَرَبَ جیسے: رَوٰی یَرْوِی (2)۔سَمِعَ جیسے: قَوِیَ یَقْوٰی

سوال: اجوف نَصَرَ، ضَرَبَ اور سَمِعَ سے کب ہو گا۔

جواب: اجوف اگر ماضی میں الف اور مضارع میں واؤ کے ساتھ ہو تو وہ باب نَصَرَ سے آئے گا۔ جیسے: قَالَ یَقُوْلُ۔ نیز اجوف اگر ماضی میں الف اور مضارع میں یاء کے ساتھ ہو تو وہ باب ضَرَبَ سے آئے گا۔ جیسے: بَاعَ یَبِیْعُ اور اگر فعل اجوف ماضی و مضارع دونوں میں الف یا یاء، یا واؤ کے ساتھ ہو تو وہ باب سَمِعَ سے آئے گا۔ جیسے: خَافَ یَخَافُ، غَیِدَ یَغْیَدُ اور عَوِرَ یَعْوَرُ۔

سوال: ناقص نَصَرَ، ضَرَبَ، سَمِعَ، فَتَحَ، کَرُمَ اور حَسِبَ سے کب ہو گا۔

جواب: ناقص اگر ماضی میں الف اور مضارع میں واؤ کے ساتھ ہو تو وہ باب نَصَرَ سے ہو گا۔ جیسے: دَعَا یَدْعُو نیز ناقص اگر ماضی میں الف اور مضارع میں یاء کے ساتھ ہو تو وہ باب ضَرَبَ سے ہو گا جیسے:

رَمٰی یَرْمِی اگر ناقص ماضی میں یاء اور مضارع میں الف کے ساتھ ہو تو وہ باب سَمِعَ سے ہو گا۔ جیسے: رَضِیَ یَرْضٰی۔ نیز ناقص ماضی اور مضارع دونوں میں الف کے ساتھ ہو تو باب فَتَحَ سے ہو گا۔ جیسے: سَعٰی یَسْعٰی نیز ناقص ماضی اور مضارع دونوں میں واؤ کے ساتھ ہو تو وہ باب کَرُمَ سے ہو گا۔ جیسے: سَرُوَ یَسْرُوْ نیز ناقص ماضی اور مضارع دونوں میں یاء کے ساتھ ہو تو باب حَسِبَ سے ہو گا جیسے: وَلِیَ یَلِیْ۔

سوال: ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہو تو ایسے کتنے افعال لغت میں پائے جاتے ہیں ان کو بیان کیجئے۔

جواب: ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہو تو ایسے تیرہ افعال لغت میں پائے جاتے ہیں:

وَثِقَ	وَجِدَ	وَرِثَ	وَرِعَ	وَرِکَ
وَرِمَ	وَرِیَ	وَعِقَ	وَفِقَ	وَقِہَ
وَکِمَ	وَلِیَ	وَمِقَ		

سوال: ایسے افعال بیان کیجئے جن کا عین کلمہ مکسور اور مضارع میں کسرہ اور فتحہ دینا بھی جائز ہے۔

جواب: گیارہ افعال ایسے ہیں جن کا عین کلمہ مکسور اور مضارع میں کسرہ اور فتحہ دینا بھی جائز ہے:

(1)۔ بَئِسَ (2)۔ حَسِبَ (3)۔ وَبِقَ (4)۔ وَحِمَ (5)۔ وَغِرَ (6)۔ وَلِغَ (7)۔ وَلِہَ (8)۔ وَہِلَ (9)۔ یَبِسَ (10)۔ یَئِسَ (11)۔ وَحِرَ

سوال: ثلاثی مجرد کا چھ ابواب میں سے کسی ایک باب پر آنا کیا ہے، تفصیل کے ساتھ بیان کیجئے۔

جواب: ثلاثی مجرد کا چھ ابواب میں سے کسی معین باب پر آنا سماعی ہے۔ ان کی معرفت میں کسی قاعدے پر اعتماد نہیں کیا جائے گا۔ مگر ان ضوابط کی رعایت سے ان تک پہنچنا ممکن ہے، نیز کسی باب کی معرفت کے لیے ماضی اور ماضی کی صورت میں رعایت واجب ہے۔ اس لیے ہر مضارع کی صورت اس کی ماضی سے مختلف ہوتی ہے۔

سوال: جو افعال فخر و خوشی پر دلالت کرتے ہیں تو ان کا مضارع کیا آتا ہے۔

جواب: جو افعال فخر و خوشی کے لیے غلبہ پر دلالت کرتے ہیں تو ان کا مضارع مضموم

العین (نَصَرَ) آتا ہے۔ جیسے: سَابَقَنِیْ زَیْدٌ فَسَبَقْتُهُ فَأَنَا أَسْبِقُهُ جب تک کلمہ واوی الفاء یا یائی العین اور اللام نہ ہو ورنہ اس کا مضارع مکسور العین (ضَرَبَ) ہوگا۔ جیسے: وَاثَبْتُهُ فَوَثَبْتُهُ، فَأَنَا أَثِبُهُ۔

رباعی مجرد اور اس کے ملحقات کے اوزان

سوال: رباعی مجرد کا وزن بیان کیجئے۔

جواب: رباعی مجرد کا ایک وزن ہے اور وہ فَعْلَلَ ہے۔ جیسے: دَحْرَجَ یُدَحْرِجُ اور دَرْبَخَ یُدَرْبِخُ۔

سوال: رباعی مجرد کے وزن سے اور کوئی بھی افعال آتے ہیں۔

جواب: جی ہاں! رباعی مجرد سے ایسے افعال بھی آئے ہیں جن کو اہل عرب نے مرکبات سے ریزہ کیا ہے ان کو حفظ کیا جاسکتا ہے اور ان پر کسی اور کو قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ وہ چند یہ ہیں: بسم اللہ کو بَسْمَلَ۔ لاحول ولا قوۃ الا باللہ کو حَوْقَلَ۔ اطال اللہ بقاءك کو طَلْبَقَ۔

سوال: رباعی مجرد ملحق کے کتنے اوزان ہیں ان کو بیان کیجئے۔

جواب: رباعی مجرد ملحق کے سات ابواب ہیں: (1)۔ فَعْلَلَ جیسے: جَلْبَبَ (2)۔ فَوْعَلَ جیسے: جَوْرَبَ (3)۔ فَعْوَلَ جیسے: رَهْوَكَ (4)۔ فَیْعَلَ جیسے: بَیْطَرَ (5)۔ فَعْیَلَ جیسے: شَرْیَفَ (6)۔ فَعْلٰی جیسے: سَلْقٰی (7)۔ فَعْنَلَ جیسے: قَلْنَسَ

سوال: الحاق کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: کسی کلمہ کے حروف میں اضافہ کرنا تاکہ اس کو اس کلمہ سے ملایا جاسکے جو اس سے زیادہ حروف والا ہے پھر اس کی گردان اسکی گردانوں کی طرح آئے اس کو الحاق کہتے ہیں۔

سوال: فعل ثلاثی مزید فیہ کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: فعل ثلاثی مزید فیہ کی تین اقسام ہیں۔

پہلی قسم: جس میں ایک حرف کو زیادہ کرکے فعل بنایا جائے اس کے تین اوزان ہیں:

أَفْعَلَ جیسے: أَکْرَمَ　　فَاعَلَ جیسے: قَاتَلَ　　فَعَّلَ جیسے: فَرَّحَ

دوسری قسم: جس میں دو حروف کو زیادہ کرکے فعل بنایا جائے اس کے پانچ اوزان ہیں:

(1)۔اِنْفَعَلَ جیسے:اِنْکَسَرَ(2)۔اِفْتَعَلَ جیسے:اِجْتَمَعَ(3)۔اِفْعَلَّ جیسے:اِحْمَرَّ(4)۔تَفَعَّلَ جیسے: تَعَلَّمَ(5)۔تَفَاعَلَ جیسے:تَبَاعَدَ

تیسری قسم: جس میں تین حروف کو زیادہ کرکے فعل بنایا جائے اسکے چار اوزان ہیں:

(1)۔اِسْتَفْعَلَ جیسے:اِسْتَخْرَجَ(2)۔اِفْعَوْعَلَ جیسے:اِغْدَوْدَنَ(3)۔اِفْعَالَّ جیسے:اِحْمَارَّ (4)۔اِفْعَوَّلَ جیسے: اِجْلَوَّذَ

سوال: فعل اور اسم کی انتہا کتنے حروف تک ہے اور کیوں؟

جواب: فعل کی انتہا زیادہ سے زیادہ چھ حروف اور اسم کی زیادہ سے زیادہ سات حروف تک ہے ،کیونکہ فعل کے ثقیل اور اسم کے خفیف ہونے کی وجہ سے۔

سوال: رباعی مزید فیہ کی اقسام اور اوزان بیان کیجئے۔

جواب: رباعی مزید فیہ کو دو قسموں کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم: جس میں ایک حرف کا اضافہ کیا جائے اس کا ایک وزن ہے: تَفَعْلَلَ جیسے تَدَحْرَجَ

دوسری قسم: جس میں دو حرف کا اضافہ کیا جائے اس کے دو وزن ہیں:

(1)۔اِفْعَنْلَلَ جیسے: اِحْرَنْجَمَ (2)۔اِفْعَلَلَّ جیسے: اِقْشَعَرَّ

سوال: ملحق جس میں ایک حرف اور دو حرف کا اضافہ کیا جائے تو اس کے کتنے اور کونسے اوزان ہے ان کو قلم و قرطاس میں لائیے۔

جواب: ملحق جس میں ایک حرف کا اضافہ کیا جائے اسکے چھ اوزان ہیں:(1)۔تَفَعْلَلَ جیسے: تَجَلْبَبَ(2)۔تَفَعْوَلَ جیسے: تَرَهْوَكَ(3)۔تَفَيْعَلَ جیسے: تَشَيْطَنَ(4)۔تَفَوْعَلَ جیسے: تَجَوْرَبَ (5)۔تَمَفْعَلَ جیسے:تَمَسْكَنَ(6)۔تَفَعْلٰی جیسے:تَسَلْقٰی

ملحق جس میں دو حرف کا اضافہ کیا جائے اس کے دو اوزان ہیں:

(1)۔اِفْعَنْلَلَ جیسے:اِقْعَنْسَسَ (2)۔اِفْعَنْلٰی جیسے:اِسْلَنْقٰی

سوال: اِحْرَنْجَمَ اور اِقْعَنْسَسَ کے وزن میں فرق بیان کیجئے۔

جواب: قَعْنَسَسَ میں دو لاموں میں سے ایک لام زائدہ ہے جو الحاق کے لیے ہے اور اخرنجم میں دونوں لام اصلی ہیں۔

سوال: فعل اپنے مادے کے اعتبار سے کتنی قسموں پر ہے شذا العرف کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: فعل اپنے مادے کے اعتبار سے تین قسموں پر ہے:

(1)۔ ثلاثی (2)۔ رباعی (3)۔ خماسی

سوال: حرکات وسکنات سے حاصل صورت کے اعتبار سے فعل کے کتنے ابواب ہیں۔

جواب: حرکات وسکنات سے حاصل صورت کے اعتبار سے فعل کے 37 ابواب ہیں:

مزید فیہ کے ابواب کی خاصیات

سوال: باب إِفْعَال کے معانی مختصر انداز میں بیان کیجئے۔

جواب: باب أَفْعَلَ (اِفْعَالٌ) دس معانی کے لیے آتا ہے:

تعدیہ: تعدیہ سے مراد متعدی بنانا، اور وہ یہ ہے فاعل کو ہمزہ کے ساتھ مفعول بنانا۔ جیسے: اَقَمْتُ زَیْدًا، اَقْعَدْتُ زَیْدًا۔

صیرورت: صیرورت یہ ہے کہ شے کا شے والا ہو جانا۔ جیسے: أَلْبَنَ الرَّجُلُ مرد دودھ والا ہو گیا۔

داخل ہونا: کسی شے میں داخل ہونا چاہے جگہ میں ہو یا زمانہ میں ہو۔ جیسے، أَشْأَمَ وَأَعْرَقَ ملک شام وعراق۔

سلب: سلب اور ازالہ (کسی شے سے معنیٰ مصدری کو دور کرنا)۔ جیسے: اَقْذَیْتُ عَیْنَ فُلَانٍ میں نے فلاں کی آنکھ سے تنکا دور کیا۔

وجدان: شے کو ایک صفت خاص سے متصف پانا ہے۔ جیسے: اَحْمَدْتُ زَیْدًا میں نے زید کو قابل مدح پایا۔

استحقاق: استحقاق سے مراد ہے وقت کا ہو جانا بعض اہل صرف اسے حینونت بھی کہتے ہیں۔ جیسے: اَحْصَدَ الزَّرْعَ کھیتی کاٹنے کے وقت کو پہنچ گئی۔

تعریض: تعریض سے مراد ہے کسی شے کو کسی شے پر پیش کرنا۔ جیسے: أَرْهَنْتُ المَتَاعَ میں نے سامان کو رہن کے لیے پیش کیا۔

موافقت: باب اِفْعَالٌ کا باب اِسْتِفْعَالٌ کے ہم معنیٰ ہونا۔ جیسے: اَعْظَمْتُہٗ یہ باب اِفْعَالٌ، اِسْتَعْظَمْتُہٗ باب اِسْتِفْعَالٌ کے معنیٰ میں ہے۔

مطاوعت: باب افعال کا باب تَفْعِیْل کے مطاوع ہونا یعنی باب تَفْعِیْلٌ کے بعد باب افعال کا اس غرض سے آنا تاکہ یہ بات واضح ہو کہ پہلے فعل کے فاعل کے اپنے مفعول پر جو اثر کیا تھا مفعول نے اس اثر کو قبول کر لیا ہے۔ جیسے: فَطَّرْتُہٗ فَاَفْطَرَ میں نے اسے ناشتہ کرایا تو اس نے ناشتہ کیا۔

تمکین: تمکین سے مراد ہے مدد کرنا، قدرت دینا وغیرہ۔ جیسے: اَحْفَرْتُہُ النَّھْرَ میں نے اسے نہر کھودنے کی قدرت دی۔

سوال: باب مُفَاعَلَۃٌ کا استعمال کتنے معانی کے لئے ہوتا ہے۔

جواب: باب مُفَاعَلَۃٌ کا استعمال دو معنوں میں کثرت سے ہوتا ہے:

مشارکت: دو یا دو سے زیادہ کے درمیان مشارکت کرنا، یعنی دونوں میں سے ایک اپنے ساتھی کے ساتھ کوئی کام کرے تو دوسرا بھی اس کی مثل کام کرے۔ جیسے: مَاشَیْتُہٗ میں اور وہ ساتھ چلے۔

موالات: باب مفاعلہ، باب افعال متعدی کے معنیٰ میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: وَالیتُ الصَّوْمَ میں نے مسلسل روزے رکھے، وَالیتُ باب مفاعلہ أولیتُ باب افعال کے معنیٰ میں ہے۔

نوٹ: کبھی باب مفاعلہ معنیٰ میں تکثیر کے لیے باب تَفْعِیْل کے معنیٰ میں بھی ہوتا ہے۔ جیسے: ضَاعفت الشیءَ وَضَعَّفْتُہٗ میں نے اسکی شے کو دگنا کیا۔ اور کبھی مجرد والے معنیٰ میں بھی ہوتا ہے۔ جیسے: دَافَعَ وَدَفَعَ۔

سوال: باب تَفْعِیْلٌ کے معانی شذا العرف کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: باب تَفْعِیْلٌ کا استعمال آٹھ معانی میں کثرت کے ساتھ ہوتا ہے:

نیز آٹھ میں سے دو معانی میں باب تفعیل باب افعال کے ساتھ شریک ہوتا ہے۔

تعدیہ: متعدی بنانا۔ جیسے: قَامَ زَیْدٌ وَ قَوَّمْتُ زَیْدًا۔

ازالہ: زائل کرنا جیسے: جَرَّبْتُ الْبَعِیْرَ میں نے اونٹ سے خارش دور کی۔

اور چھ معانی میں باب تفعیل منفرد ہے:

تکثیر (مبالغہ): فعل میں کثرت کا معنی دینا۔ جیسے: جَوَّلَ وہ بہت گھوما۔

صیرورت: کسی شے کا کسی شے کے مشابہ ہو جانا۔ جیسے: قَوَّسَ زَیْدٌ زید شیر کی طرح ہو گیا۔

نسبۃ الشیء: کسی شے کی نسبت اصل فعل کی طرف کرنا۔ جیسے: فَسَّقْتُ زَیْدًا میں نے زید کی طرف فسق نسبت کی۔

التوجۃ الی الشیء: کسی شے کی طرف متوجہ ہونا۔ جیسے: شَرَّقْتُ میں مشرق کی طرف متوجہ ہوا۔

قصر: کسی شے کی حکایت کو مختصر کرنا۔ جیسے: هَلَّلَ اس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہا۔

قبول الشیء: کسی شے کو قبول کرنا۔ جیسے: شَفَّعْتُ زَیْدًا میں نے زید کی سفارش قبول کی۔

سوال: باب انفعال کے معانی بیان کیجئے۔

جواب: باب انفعال ایک معانی میں استعمال ہوتا ہے:

مطاوعت: غیر کے اثر کو قبول کرنا۔ جیسے: قَطَعْتُهٗ فَانْقَطَعَ میں نے کاٹا تو وہ کٹ گیا۔

نوٹ: باب انفعال ہمیشہ لازم استعمال ہوتا ہے۔

سوال: باب اِفْتِعَال کتنے معانی کے لئے آتا ہے بیان کیجئے۔

جواب: باب افتعال چھ معانی کے لئے آتا ہے۔

اتخاذ: ماخذ بنانا یا ماخذ میں لینا۔ جیسے: اِخْتَتَمَ زَیْدٌ زید نے انگوٹھی بنائی۔

اجتہاد و طلب: کسی چیز کو پانے کے لیے کوشش کرنا اور اس چیز کی طلب رکھنا۔ جیسے: اِكْتَسَبَ اس نے کمائی حاصل کرنے کے لیے کوشش کی۔

تشارک: کسی کام میں دو لوگوں کا شریک ہونا۔ جیسے: اِخْتَصَمَ زَیْدٌ وَ عَمْرٌو زید اور عمرو نے آپس میں اختلاف کیا۔

اظہار: کسی شے میں رغبت یا عذر یا عیب وغیرہ ظاہر کرنا۔ جیسے: اِعْتَذَرَ اس نے عذر ظاہر کیا۔

مبالغہ: فعل کے معنی میں تکثیر ومبالغے کا ہونا۔ جیسے: اِقْتَدَرَ وہ مضبوط ہو گیا۔

مطاوعت: ثلاثی مجرد سے اثر قبول کرنا۔ جیسے: جَمَعْتُہٗ فَاجْتَمَعَ میں نے جمع کیا تو وہ جمع ہو گیا۔

سوال: باب اِفْعِلَال کا معنی بیان کیجئے۔

جواب: باب اِفْعِلَالٌ ایک ہی معنی کے لیے آتا ہے اور وہ رنگ یا عیب میں قوت پیدا کرنا ہے اور باب اِفْعِلَّالٌ صرف فعل لازم سے آتا ہے۔ جیسے: اِبْیَضَّ بہت سفید ہونا ہونا۔

سوال: باب تَفَعُّلٌ کے معانی شذا العرف کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: باب تَفَعَّلٌ پانچ معانی کے لیے آتا ہے:

مطاوعت باب تَفْعِیْل: باب تفعیل سے اثر قبول کرنا۔ جیسے: نَبَّھْتُہٗ فَتَنَبَّہَ میں نے اس خبردار کیا تو وہ خبردار ہو گیا۔

اتخاذ: ماخذ بنانا یا ماخذ لینا۔ جیسے: تَوَسَّدَ ثَوْبَہٗ اس نے کپڑے کو تکیہ بنایا۔

تکلف: ماخذی معنی کو لینے کے لیے بناوٹ کرنا۔ جیسے: تَصَبَّرَ بَکْرٌ بکر نے بتکلف صبر کیا۔

تجنب: ماخذ سے بچنا۔ جیسے: تَحَرَّجَ وہ حرج سے بچ گیا۔

تدریج: کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔ جیسے: تَجَرَّعْتُ الماءَ میں نے پانی کو آہستہ آہستہ پیا۔

سوال: باب تفاعل کے چار مشہور معانی بیان کیجئے۔

جواب: باب تَفَاعل چار معانی میں مشہور ہے۔

تشارک: دو یا دو سے زیادہ لوگوں کا شریک ہونا ان میں سے ہر ایک لفظ کے اعتبار سے فاعل اور معنی کے اعتبار سے مفعول ہو جیسے: جَاذَبَ زَیْدٌ عمراً ثَوْبًا۔

التظاہر بالفعل دون حقیقتہ: فعل کے ذریعے کسی چیز کا اظہار کرنا حقیقت میں ایسا کچھ نہ ہو۔ جیسے: تَنَاوَمَ اس نے سو جانے کا اظہار کیا۔

تدریج: کسی شے کا حصول پے در پے ہو۔ جیسے: تَزَایَدَ النِّیلُ دریائے نیل پے در پے بڑھ گیا۔

مطاوعت باب مفاعلہ: باب مفاعلہ سے اثر قبول کرنا۔ جیسے: بَاعَدْتُہٗ فَتَبَاعَدَ میں نے اسے دور کیا تو وہ دور ہو گیا۔

سوال: باب اِسْتِفْعَال کے معانی بیان کیجئے۔

جواب: باب اِسْتِفْعَال کا استعمال چھ معانی میں کثیر ہے:

طلب: طلب چاہے حقیقتاً ہو یا مجازاً ہو۔ جیسے: اِسْتَغْفَرْتُ اللہَ میں نے اللہ سے مغفرت طلب کی۔

صیرورت: صیرورت حقیقتاً ہو یا پھر مجازاً ہو۔ جیسے: اسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ گارا پتھر ہو گیا۔

اعتقادُ صفةِ الشيءِ: کسی شے کی صفت کا اعتقاد کرنا یعنی کسی شے کو ماخذ کے ساتھ متصف گمان کرنا جیسے: اِسْتَحْسَنْتُ كَذَا میں نے اسے اچھا گمان کیا۔

قصر: کسی شے کی حکایت کو مختصر کرنا۔ جیسے: اِسْتَرْجَعَ اس نے اس نے انا للہ وانا الیہ راجعون کہا۔

قوت: معنی مصدری کا قوت والا ہونا۔ جیسے: اِسْتَكْبَرَ اس کا تکبر قوی ہو گیا۔

معاونت (وجدان): کسی چیز کو کسی صفت کے ساتھ متصف پانا۔ جیسے: اِسْتَكْرَمْتُ میں نے زید کو سخی پایا۔

فعل کی چوتھی تقسیم

سوال: جامد کی تعریف کیجئے۔

جواب: جامد جو ایک ہی صورت سے وابستہ ہو۔

سوال: جامد کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: جامد کی دو اقسام ہیں:

پہلی قسم: جو ماضی کو لازم رہے۔ جیسے: افعال ناقصہ میں لَیْسَ، افعال مقاربہ میں کَرَبَ، افعال رجا میں عَسَى، حَرَىٰ اور اِخْلَوْلَقَ، افعال شروع میں أَنْشَأَ، طَفِقَ، أَخَذَ، جَعَلَ اور عَلِقَ، افعال مدح میں نِعْمَ اور حَبَّذَا، افعال ذم میں بِئْسَ اور سَاءَ اور افعال استثناء میں خَلَا، عَدَا اور حَاشَا ہیں۔

دوسری قسم: جو امر کو لازم رہے۔ جیسے: هَبْ اور تَعَلَّمْ یہ دو ہی صیغہ ہے۔

سوال: متصرف کی تعریف اور اس کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: متصرف جو ایک ہی صورت سے وابستہ نہ ہو۔

اس کی دو اقسام ہیں:

تام التصرف: جس سے ماضی و مضارع اور امر کے صیغے آئے۔ جیسے: نَصَرَ اور دَحْرَجَ۔

ناقص التصرف: جس سے صرف ماضی و مضارع کا صیغہ آئے۔ جیسے: زَالَ يَزَالُ اور أَوْشَكَ يُوْشِكُ۔

سوال: ماضی سے مضارع بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: ماضی کے شروع میں حروف مضارع میں سے ایک حرف زیادہ کیا جائے۔ رباعی میں حرف مضارع کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ جیسے: يُدَحْرِجُ رباعی کے غیر میں علامت مضارع کو فتحہ دیا جائے گا۔ جیسے: يَكْتُبُ اور يَسْتَغْفِرُ اگر فعل ماضی ثلاثی ہو تو فاء کلمہ کو سکون اور عین کلمہ پر تینوں حرکات آسکتی ہے۔ جیسے: يَنْصُرُ، يَفْتَحُ اور يَضْرِبُ۔

پھر اگر فعل ماضی غیر ثلاثی ہو اور اس کی ابتدا میں تاء زائد ہو تو وہ اپنے حال پر باقی رہے گا۔ جیسے: يَتَشَارَكُ اور يَتَدَحْرَجُ۔ اگر تاء زائد ابتدا میں نہ ہو تو ما قبل آخر کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے: يُعَظِّمُ، يُقَاتِلُ۔

نیز اگر فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ زائد یعنی ہمزہ وصلی لگا ہو تو مضارع میں اس کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے: أَكْرَمُ سے يُكْرِمُ۔

سوال: مضارع سے امر بنانے کا طریقہ تحریر کیجئے۔

جواب: فعل مضارع کے شروع میں حرف مضارع کو حذف کر دیا جائے۔ جیسے: عَظِّمْ، تَشَارَكْ، تَعَلَّمْ اگر فاء کلمہ ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ کو زیادہ کر دیا جائے۔ جیسے: اُنْصُرْ، اِفْتَحْ، اِضْرِبْ، أَكْرِمْ، اِنْطَلِقْ اور اِسْتَغْفِرْ۔

فعل کی پانچویں تقسیم

سوال: فعل متعدی اور لازم کا ایک اور نام شذا العرف کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: فعل متعدی کو متجاوز اور لازم کو قاصر کا نام دیتے ہیں۔

سوال: فعل متعدی کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: جو فاعل سے تجاوز کر کے بذات خود مفعول تک پہنچ جائے۔ جیسے: حَفِظَ محمدٌ الدرس

سوال: فعل متعدی کی علامات بیان کیجئے۔

جواب: فعل متعدی کی دو علامات ہیں:

پہلی علامت: فعل کے ساتھ ضمیر ھَا متصل ہو جو مصدر کی طرف نہ لوٹے۔ جیسے: زیدٌ ضَرَبَہٗ عمروٌ

دوسری علامت: اس فعل سے صیغہ اسم مفعول تام ہو یعنی حرف جر یا ظرف کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔ جیسے: مَضْرُوْبٌ۔

سوال: فعل متعدی کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: فعل متعدی کی تین اقسام ہے:

پہلی: جو ایک مفعول کی طرف متعدی ہو اور یہی قسم کثیر استعمال ہے۔ جیسے: حَفِظَ محمدٌ الدرسَ

دوسری: جو دو مفعول کی طرف متعدی ہو افعال ظن اور اس کے اخوات تو ان دونوں مفعول کی اصل مبتدا اور خبر ہو گی یا افعال اَعْطٰی (یعنی سَاَلَ، فَتَحَ، مَنَحَ، کَسَا، اَلْبَسَ) اور اس کے اخوات ہو گے تو پھر ان کی اصل مبتدا اور خبر نہیں ہو گی۔

تیسری: جو تین مفاعیل کی طرف متعدی ہو اور وہ باب عَلِمَ اور اَرٰی کے افعال وغیرہ ہیں۔

سوال: فعل لازم کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: جو فاعل سے تجاوز کر کے مفعول بہ تک نہ پہنچ جائے۔ جیسے: قَعَدَ مُحَمَّدٌ۔

سوال: فعل لازم کو متعدی بنانے کے اصولی طریقے بیان کیجئے۔

جواب: فعل لازم کو متعدی بنانے کے آٹھ اصولی طریقے بیان کئے گئے ہیں:

<u>پہلا:</u> شروع میں ہمزہ کا اضافہ کرنا۔ جیسے: أَکْرَمَ زیدٌ عمراً

<u>دوسرا:</u> عین کلمہ کا تکرار ہونا۔ جیسے: فَرَّحْتُ زیدًا

تیسرا: الف مفاعلہ کا اضافہ کرنا۔ جیسے: جَالَسَ زیدٌ العلماءَ

چوتھا: حرف جر کا اضافہ کرنا۔ جیسے: ذَھَبْتُ بِعَلِيٍّ

پانچواں: ہمزہ، سین اور تاء کا اضافہ کرنا۔ جیسے: اِسْتَخْرَجَ زَیْدٌ الْمَالَ

چھٹا تضمین نحوی: کلمہ لازم کو کلمہ متعدی کے معنیٰ میں استعمال کرنا۔ جیسے: وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَۃَ النِّکَاحِ فعل تَعْزِمُوْا لازم کو فعل تَنْوُوْا متعدی کے معنیٰ میں استعمال کرنا۔

ساتواں: حرف جر کو بطور شاذ حذف کرنا۔ جیسے: تَمُرُّوْنَ الدِّیَارَ اس میں فعل تَمُرُّوْنَ متعدی استعمال ہو رہا ہے اور حرف جر باء کو بطور شاذ حذف کر دیا ہے۔

آٹھواں: غلبہ کے ارادے کے لیے فعل لازم کو باب نَصَرَ کی طرف پھیرنا۔ جیسے: قَاعَدْتُہٗ فَقَعَدْتُہٗ فَاَنَا اَقْعُدُہٗ

سوال: فعل لازم کے متعدی ہونے سماعی ہے یا قیاسی۔

جواب: فعل لازم کا متعدی ہونا سماعی ہے تو جس حرف کا متعدی ہونا جس حرف کے ساتھ سنا گیا ہو تو اس کا متعدی ہونا اس حرف کے بغیر جائز نہیں اور جس فعل کا متعدی ہونا نہیں سنا گیا تو ان اسباب مذکورہ کے ساتھ اس کو متعدی کرنا جائز نہیں ہیں۔ لیکن بعض صرفی حضرات نے فعل لازم ثلاثی میں ہمزہ کو زیادہ کر کے متعدی کرنے کو قیاسی بنایا ہے۔

سوال: فعل متعدی کو لازم بنانے کے اصولی طریقے بیان کیجئے۔

جواب: فعل متعدی کو لازم بنانے کے پانچ اصولی طریقے ہیں:

پہلا تضمین نحوی: کلمہ متعدی کو کلمہ لازم کے معنیٰ میں استعمال کرنا تاکہ وہ بھی اس کی مثل ہو جائے۔ جیسے: یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اس میں یُخَالِفُ، یَخْرُجُ کے معنیٰ میں استعمال ہو رہا ہے تو یہ بھی یَخْرُجُ کی مثل لازم ہو گیا۔

دوسرا: تعجب اور مبالغہ کی غرض سے فعل متعدی کو باب کَرُمَ کی طرف پھیرا جائے۔

جیسے: ضَرُبَ زَیْدٌ اَیْ مَا اَضْرَبَہٗ اس نے زید کو بہت مارا۔

تیسرا: فعل متعدی کو فعل لازم کا مطاوع بنا دینا۔ جیسے: کَسَرْتُہ فَانْکَسَرَ (میں نے اس کو توڑا تو وہ ٹوٹ گیا)

چوتھا: عامل کا کمزور ہو جانا اپنے معمول سے تاخیر کی وجہ سے جیسے: (اِن کُنتُمْ لِلرُّؤْیا تعبرون) اس مثال میں عَبر فعل جو عامل ہے۔ رؤیا مفعول سے موخر ہے جس سے پتہ چلا کہ اسی وجہ سے یہ عامل کمزور پڑ گیا ہے۔

پانچواں: ضرورت شعری کی وجہ سے:

جیسے ایک شاعر کا قول: تَبَلَتْ فُؤَادَكَ فِی الْمَنَامِ خَرِیْدَۃٌ تَسْقِی الضجیعَ بِبَارِدٍ بَسَّامٖ

اس شاعر سے پتہ چلا کہ فعل تَسْقِیْ متعدی بنفسہ اور متعدی بغیرہ دونوں طرح سے استعمال ہوا ہے۔ مفعول اول الضجیعَ اور مفعول ثانی بحرف جر بِبَارِدٍ ہے۔

فعل کی چھٹی تقسیم

سوال: فعل معروف اور فعل مجہول کے نام تحریر کیجئے۔

جواب: فعل معروف کو مبنی للفاعل، فعل معلوم اور فعل مجہول کو مبنی للمفعول کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال: فعل معروف کی تعریف کیجئے۔

جواب: جس میں فعل کے ساتھ اس کا فاعل ذکر کیا جائے۔ جیسے: حَفِظَ مُحَمَّدٌ الدرس۔

سوال: فعل مجہول کی تعریف کیجئے۔

جواب: وہ فعل جس کے فاعل کو حذف کر دیا جائے اور فاعل کا نائب اس کا غیر ہو۔ جیسے حُفِظَ الدَّرْسُ اور اس حالت میں واجب ہے کہ فعل کی صورت اس کی اصل سے تبدیل کر دیا جائے۔

سوال: فعل ماضی سے مجہول بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: اگر فعل ماضی کے شروع میں ہمزہ وصلی نہ ہو اور نہ ہی تائے زائد ہو اور نہ ہی اس کا عین کلمہ الف ہو تو اس کا پہلا حرف مضموم اور ما قبل مکسور ہو گا۔ جیسے: ضُرِبَ علیٌ پھر اگر ماضی کی ابتدا میں تاء زائد ہو تو اول حرف کے ساتھ ثانی حرف کو ضمہ دیا جائے گا۔ جیسے: تُعُلِّمَ الحسابُ اگر

ماضی کی ابتدا میں ہمزہ وصلی ہو تو پہلے حرف کے ساتھ تیسرے حرف مضموم ہو گا۔ جیسے: اُنْطُلِقَ بِزَیْدٍ۔ نیز اگر ماضی کا عین کلمہ الف ہو تو اس کو یاء سے تبدیل کر دیا جائے گا اور پہلے حرف کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے: بِیْعَ۔

نیز اجوف یائی وواوی کے پہلے حرف کو ضمہ دیا جائے گا جب اس کا مضارع مفتوح العین (یعنی باب سَمِعَ) سے ہو۔ جیسے: بُعْتُ (یعنی میرے سردار نے مجھ بیچا) خُفْتُ (مجھے ڈرایا گیا) اور جمہور علماء صرف نے مضاعف ثلاثی میں فاء کلمہ پر ضمہ واجب قرار دیا ہے۔ جیسے: شُدَّ اور مُدَّ۔

سوال: فعل مضارع سے مجہول بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: فعل مضارع کے پہلے حرف کو مضموم اور ما قبل آخر کو مفتوح کر دیا جائے۔ جیسے: یُضْرَبُ اگر فعل مضارع کا ما قبل حرف مد ہو جیسے: یَقُوْلُ اور یَبِیْعُ تو حرف مد کو فعل مجہول میں الف سے بدل دیں گے۔ جیسے: یُقَالُ اور یُبَاعُ۔

سوال: فعل لازم کا مجہول کس طرح آئے گا۔

جواب: فعل لازم سے مجہول نہیں آتا اگر فعل لازم سے مجہول لانا ہو تو ظرف یا ایسے مصدر کے ساتھ جو متصرف ہو یا اس مجرور کے ساتھ جس کا حرف جار کسی ایک طریقہ کے ساتھ لازم نہ ہو۔ جیسے: سِیْرَ یَوْمُ الْجُمُعَةِ، وُقِفَ أَمَامُ الامیرِ۔

سوال: لغت عرب میں چند افعال ایسے بھی پائے جاتے ہیں جو مبنی للمجہول ہوتے ہیں ان افعال کو شذا العرف کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: وہ افعال شذا العرف کی روشنی درج ذیل ہیں:

(1)۔عُنِیَ (اہتمام کرنا)　(2)۔زُهِیَ (تکبر کرنا)　(3)۔فُلِجَ (فالج زدہ ہونا)
(4)۔حُمَّ (بخار زدہ)　(5)۔سُلَّ (مرض دق کا پہنچانا)　(6)۔جُنَّ (عقل کا جاتے رہنا)
(7)۔غُمَّ (چھپ جانا)　(8)۔شُدِهَ (دہشت میں آجانا)
(9)۔اِمْتُقِعَ یا اِنْتُقِعَ (اس کا رنگ بدل گیا)

نیز یہ افعال فعل مجہول کی صورت سے جدا نہیں ہوتے جب تک یہ لازم رہتے ہیں۔

سوال: وہ افعال بیان کیجئے جن کا فعل مجہول میں استعمال فصیح اور فعل معروف میں استعمال نادر و شاذ ہے۔

جواب: وہ افعال ذیل میں پیش خدمت ہیں:

(1)۔ بُہِتَ بُہِتَ مد مقابل کو لاجواب کر دینا۔ (2)۔ نُخِيَ وَنَخَا فخر کرنا۔

(3)۔ زُكِمَ، زَكَمَ زکام کا ہونا۔ (4)۔ وُعِكَ وَعَكَ بخار کا ہونا۔

(5)۔ طُلَّ طَلَّ چھوڑ دینا۔ (6)۔ رُهِصَ رَهَصَ کھر والا ہونا۔

(7)۔ نُتِجَ نَتَجَ جننا۔

فعل کی ساتویں تقسیم

سوال: مؤکد اور غیر مؤکد کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: مؤکد: جس میں نون تاکید لاحق ہو چاہے ثقیلہ ہو یا خفیفہ. جیسے: لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُونَنْ مِنَ الصَّاغِرِينَ۔

غیر مؤکد: جس میں نون تاکید لاحق نہ ہو۔ جیسے: يُسْجَنُ اور یکون

سوال: ماضی اور امر کو مؤکد کرنے کا کیا حکم ہے۔

جواب: ماضی مطلقا مؤکد نہیں ہوتا اور امر کو مؤکد کرنا مطلقا جائز ہے۔ جیسے: اُكْتُبُنَّ، اِجْتَهِدَنَّ

سوال: مضارع کو مؤکد کرنے کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: مضارع کو مؤکد کرنے کے چھ صورتیں ہیں:

پہلا: مضارع کو مؤکد کرنا واجب ہے۔ دوسرا: مضارع کو مؤکد کرنا تقریبا واجب ہے۔

تیسرا: مضارع اکثر مؤکد ہوتا ہے۔ چوتھا: مضارع کم ہی مؤکد ہوتا ہے۔

پانچواں: مضارع بہت کم مؤکد ہوتا ہے۔ چھٹا: مؤکد کرنا ناجائز ہوتا ہے۔

سوال: مضارع کو مؤکد کرنا واجب ہے اس صورت کی وضاحت کیجئے۔

جواب: مضارع کو جہاں مؤکد کرنا واجب ہوتا ہے۔ اس کی چار شرطیں ہیں:

1۔ کلام مثبت ہو 2۔ مستقبل کیلئے ہو 3۔ کلام جواب قسم بن رہا ہو 4۔ مضارع اور لام تاکید کے درمیان غیر مفصول فاصلہ نہ ہو۔

جیسے: وَتَاللّٰہِ لَاَکِیْدَنَّ اَصْنَامَکُمْ

اس وقت مضارع پر لام تاکید اور نون تاکید لگانا بصریوں کے نزدیک واجب ہے۔

سوال: مضارع کو مؤکد کرنا تقریباً واجب ہے اس کی وضاحت کیجئے۔

جواب: جس جگہ مضارع کو مؤکد کرنا تقریباً واجب ہے: اس کے لیے ایک شرط ہے جب جملہ شرط واقع ہو اس کلمہ اَنْ کے ساتھ جس کے بعد کلمہ مَا زائد آتا ہو۔

جیسے:۔(فَاِمَّا تَذْهَبَنَّ بِکَ)

سوال: مضارع اکثر مؤکد کہاں ہوتا ہے۔

جواب: جب کلمہ اداۃ طلب جیسے: امر، نہی، دعا، عرض، تمنی، استفہام، یا تحضیض کے بعد واقع ہو تو اس وقت مضارع اکثر مؤکد ہو گا۔

امر کی مثال: لَیَقُوْمَنَّ زَیْدٌ **نہی کی مثال:** وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰہَ

سوال: فعل مضارع کم ہی مؤکد ہوتا ہے تو اس صورت کی وضاحت کیجئے۔

جواب: فعل مضارع سے پہلے لائے نافیہ یا مازائدہ ہو اور اس سے پہلے اِنْ شرطیہ نہ ہو۔ جیسے: وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَا تُصِیْبَنَّ الَّذِیْنَ۔ وہ مازائدہ جو رُبَّ کے بعد شامل ہو تو اس کے بعد بھی فعل مؤکد ہوتا ہے۔

سوال: فعل مضارع بہت کم ہی مؤکدہ ہوتا ہے اس صورت کی وضاحت کیجئے۔

جواب: فعل مضارع بہت کم ہی مؤکدہ ہوتا ہے جب وہ لَمْ اور کلمات جزا کے بعد آئے۔

سوال: فعل مضارع کو مؤکد کرنا کہاں ممنوع ہے۔

جواب: فعل مضارع کو مؤکد کرنا ممنوع ہے جب شرط واجب نہ پائی جائے اور وہ جواب قسم منفی بن رہا ہو یا کلام منفی ہو چاہے تقدیراً منفی ہو۔ **کلام منفی کی مثال:** تاللہ لا یذہب العُرف بین اللہ

والناس۔ **تقدیر المنفی کی مثال**: تَاللهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ (تَفْتَؤُا اصل میں لا تَفْتَؤُا تھا یہ تقدیر المنفی ہے۔ فعل مضارع کو مؤکد کرنا وہاں بھی ممنوع ہے جہاں فعل مضارع اور لام کے درمیان فعل ہو۔ جیسے: وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ

سوال: فعل کو نون تاکید کے ساتھ مؤکد کرنے کے احکام بیان کیجئے۔

جواب: فعل کو نون تاکید کے ساتھ مؤکد کرنے کے احکام پیش خدمت ہیں:

پہلا: جب نون فعل مضارع کے ساتھ لاحق ہو تو اس کی اسناد کسی اسم ظاہر یا کسی واحد مذکر کی ضمیر کی طرف ہو گی اس کے آخر کو فتحہ دیا جائے اور اس میں کسی چیز کو حذف نہ کیا جائے خواہ فعل صحیح ہو یا معتل ہو۔ جیسے: يَنْصُرَنَّ زَيْدٌ، لَيَقْضِيَنَّ، لَيَغْزُوَنَّ اور لَيَسْعَيَنَّ۔

دوسرا: اگر فعل مضارع کی نسبت ضمیر تثنیہ کی طرف ہو تو اس میں فعل سے کوئی چیز بھی حذف نہیں کریں گے صرف نون رفع کو حذف کر دیں گے اور نون تاکید کو کسرہ دیا جائے گا نون رفع سے مشابہ ہونے کی وجہ سے۔ جیسے: لَتَنْصُرَانِّ یا زَيْدَانِ، لَتَقْضِيَانِّ، لَتَغْزُوَانِّ اور لَتَسْعَيَانِّ

تیسرا: اگر فعل مضارع کی اسناد واؤ جمع کی طرف ہو تو وہ فعل دو حال سے خالی نہیں ہو گا یا تو فعل صحیح ہو گا یا ناقص اگر فعل صحیح ہو تو نون رفع (نون اعرابی) کو اور واؤ جمع کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے: لَتَنْصُرُنَّ یا قَوْمُ اگر فعل مضارع ناقص ہو اور اس کا عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو گا تو اس صورت میں فعل کا لام کلمہ گر جائے گا۔ جیسے لَتَغْزُنَّ۔ یا تو عین کلمہ مفتوح ہو گا اس صورت میں صرف لام کلمہ حذف کیا جائے گا اور اور نون تاکید کا ماقبل مفتوح ہو گا اور واؤ جمع کو ضمہ کے ساتھ حرکت دی جائے گی۔ جیسے: لَتَخْشَوُنَّ اور لَتَسْعَوُنَّ۔

چوتھا: اگر فعل مضارع کی اسناد یائے مخاطبہ کی طرف ہو تو یاء اور نون اعرابی کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے: لَتَنْصُرِنَّ، لَتَغْزِنَّ مگر فعل ناقص ہو اور عین کلمہ مفتوح ہو تو یائے مخاطبہ کو کسرہ کی حرکت کے ساتھ باقی رکھا جائے گا اور اس کا ماقبل مفتوح ہو گا۔ جیسے: لَتَسْعَيِنَّ اور لَتَخْشَيِنَّ یا دَعْدُ

پانچواں: اگر فعل مضارع کی اسناد نون اناث (یعنی مؤنث کے نون) کی طرف ہو تو نون اناث اور نون تاکید کے درمیان الف کو زیادہ کر دیا جائے گا اور الف کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے نون تاکید کو کسرہ دیں گے۔ جیسے: لَتَنْصُرْنَانِّ یَانِسْوَةُ، تَتَسْعَیْنَانِّ۔ نیز فعل امر مؤکد تمام صیغوں میں فعل مضارع کی مثل ہے۔ واحد مذکر غائب کی مثال: اِضْرِبَنْ یَا زَیْدُ۔

سوال: نون خفیفہ کے احکام بیان کیجئے۔

جواب: صاحب شذا العرف نے نون خفیفہ کو چار احکام کے ساتھ خاص کیا ہے۔

پہلا: نون خفیفہ اس الف کے بعد واقع نہیں ہوتا جو الف اس کے اور نون مؤنث کے درمیان فرق کرنے والا ہو۔

دوسرا: نون خفیفہ کا صیغہ الف تثنیہ کے بعد واقع نہیں ہوتا۔

تیسرا: نون تاکید خفیفہ کو حذف کر دیا جاتا ہے جب اس سے متصل کوئی ساکن آجائے۔

چوتھا: نون خفیفہ کو وقف میں تنوین کے حکم میں کر دیتے ہیں تو اگر یہ فتحہ کے بعد آئے تو اسے الف سے بدل دیا جائے گا۔ جیسے: لَنَسْفَعًا اور لَیَکُوْنًا۔

سوال: نون خفیفہ ضمہ یا کسرہ کے بعد واقع ہو تو پھر کیا کیا جائے گا۔

جواب: اگر نون خفیفہ ضمہ یا کسرہ کے بعد واقع ہوں تو حذف کر دیا جائے گا اور محذوف کو حالت وصل میں واپس لایا جاتا ہے۔ جیسے: حالت وصل میں: اِضْرِبُنْ یَا قَوْمُ۔

تتمہ

سوال: صحیح سالم کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: صحیح سالم کا حکم یہ ہے کہ اس میں ضمائر کے متصل ہونے سے کوئی تبدیلی نہیں ہوتی۔ جیسے: کَتَبْتُ، کَتَبُوْا اور کَتَبْتُ۔

سوال: مہموز کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: مہموز کا حکم سالم کی طرح ہے مگر اس کے امر اَخَذَ اور اَکَلَ میں ہمزہ کو مطلقاً حذف کر دیا

جاتا ہے جیسے: خُذْ اور کُلْ۔ اور اَمَرَ اور سَاَلَ کے ابتدا میں ہمزہ کو حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: مُرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ اور سَلْ بنی اسرائیل، نیز اَمَرَ اور سَاَلَ سے پہلے کوئی شے ہو تو ان کے ہمزہ کو حذف اور عدم حذف دونوں جائز ہے۔ جیسے: مُرْ اور اُوْمُرْ اور سَلْ اور اَسْاَلْ۔

سوال: مضعف ثلاثی و مزید فیہ کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: مضعف ثلاثی و مزید فیہ کا حکم یہ ہے جب اس میں ضمیر مرفوع متحرک نہ ہو تو اس کی ماضی میں ادغام کرنا واجب ہے۔ جیسے: مَدَّ اور اِسْتَمَدُّوْا اور نہ فلک ادغام (ادغام کا نہ ہونا) واجب ہے۔ جیسے: مَدَدْتُ۔

مضاعف کا مضارع میں ادغام واجب ہے۔ جیسے: یَرِدُّ، یَسْتَرِدُّ جب تک مضارع مجزوم بالسکون نہ ہو ورنہ ادغام اور فلک ادغام دونوں جائز ہو گئے۔ جیسے: لَمْ یَرِدُّ، لَمْ یُرْدَدْ اور جب تک یہ نون نسوہ کے ساتھ متصل نہ ہو ورنہ فک ادغام واجب ہو گا۔ جیسے: یَرْدُدْ، یَسْتَرْدِدْنَ۔

سوال: مثال کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: مثال یا تو یائی الفاء یا واوی الفاء ہو گا اگر مثال یائی الفاء ہو تو اس کے مضارع میں کچھ حذف نہیں کیا جائے گا سوائے دو لفظوں کے ایک یَسَرَ، یَسِرُ، یَسَرَ اور دوسرا اِیئِسُ۔ اگر مثال واوی الفاء ہو اور باب ضَرَبَ سے آئے تو مضارع اور امر کے فاء کلمہ کو حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے: وَعَدَ یَعِدُ عِدْ۔ نیز اگر کلمہ یائی الفاء یا واوی الفاء ہو اور اس کا مضارع باب کَرُمَ سے ہو یا اس کا مضارع باب سَمِعَ ہو تو ان سب میں فاء کلمہ کو حذف نہیں کیا جائے گا۔

سوال: اجوف کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: اگر عین کلمہ میں تعلیل ہو چکی ہو اور لام کلمہ متحرک ہو تو عین کلمہ کو ثابت رکھا جائے گا، اگر لام کلمہ مجزوم کی وجہ سے ساکن ہو یا لام کلمہ امر میں مبنی علی السکون کی وجہ سے ساکن ہو یا لام کلمہ ضمیر مرفوع متحرک کے متصل ہونے کی وجہ سے ساکن ہو تو عین کلمہ حذف کر دیا جائے۔ اجوف واوی میں فعل (بفتح العین) کو فَعُلَ (بضم العین) سے تبدیل کریں گے۔ اس

لیے عین کلمہ کی اصل واؤ ہے۔ جیسے: قَالَ اصل میں قَوَلَ تھا، اور اجوف یائی میں فَعِلَ (بالکسر العین) سے تبدیل کریں گے اس لیے اس میں عین کلمہ کی اصل یاء ہے۔ جیسے: بَاعَ۔ بر خلاف اس کلمہ کے جس کا عین کلمہ مضموم یا مکسور ہو۔ جیسے: طَالَ اور خَافَ ان دونوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی جائے گی۔

سوال: ناقص اگر فعل ماضی ہو اور فعل کی اسناد واؤ جمع کی طرف ہو تو اب اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر فعل ناقص ماضی ہو اور فعل کی اسناد واؤ جمع کی طرف ہو تو اس سے حرف علت کو حذف کر دیں گے اگر حذف ہونے والا حرف الف ہو تو ما قبل مفتوح باقی رہے گا، اگر حذف ہونے والا حرف واؤ یا یاء ہو تو ما قبل مضموم باقی رہے گا۔ جیسے: سَعَی، سَعَوْا اور سَرُوَ، سَرُوْا۔

سوال: ناقص اگر فعل ماضی ہو، فعل کی اسناد واؤ جمع کے غیر کی طرف ہو تو اب اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر فعل کی اسناد واؤ جمع کے غیر کی طرف ہو یعنی ضمائر بارزہ کی طرف تو حرف علت حذف نہیں کیا جائے گا بلکہ وہ اپنی اصل پر باقی رہے گا۔ نیز اگر حرف علت الف ہو اور کلمہ میں تیسری جگہ پر ہو تو اس کو واؤ یا یاء سے بدل دیں گے۔ جیسے: سَرُوَ سے سَرُوْنَا۔ اگر حرف علت الف ہو اور چوتھی جگہ پر واقع ہو تو اسے مطلقاً یاء سے تبدیل کر دیں گے۔ جیسے: أَعْطَيْتُ اور اِسْتَعْطَيْتُ۔ نیز جب تاء تانیث لاحق ہو، اس کا آخر الف ہو تو اس الف کو مطلقاً حذف کر دیں گے۔ جیسے: رَمَتْ، أَعْطَتْ۔

سوال: اگر فعل ناقص مضارع ہو اور فعل کی اسناد واؤ جمع یا یائے مخاطبہ کی طرف ہو تو اب کیا حکم ہے۔

جواب: جب فعل ناقص مضارع ہو اور فعل کی اسناد واؤ جمع یا یائے مخاطبہ کی طرف ہو تو حرف علت کو حذف کر دیا جائے گا۔ اگر محذوف حرف الف ہو تو ما قبل مفتوح ہو گا۔ اگر محذوف حرف واؤ یا یاء ہو تو ما قبل میں واو جمع یا یائے مخاطبہ کے مطابق ہم جنس حرکت دی جائے گی۔ جیسے: يَسْعَى، اَلرِّجَالُ يَسْعَوْنَ۔ فعل ناقص میں امر مضارع مجزوم کی طرح ہے۔ جیسے: اُغْزُ، اِرْمِ۔

سوال: لفیف کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: اگر لفیف مفروق ہو تو اس کے مطلقاً فاء کلمہ کا حکم مثال کے فاء کلمہ والا ہے اور اس کے لام کلمہ کا حکم ناقص کے لام کلمہ والا ہے۔ جیسے: وَنِیَ میں وَنَی، یَفِیْ، فِہْ اور اگر لفیف مقرون ہو تو اس کا حکم ناقص کے حکم والا ہے۔ جیسے: طَوٰی، یَطْوِی اور اِطْوِ۔

سوال: ماضی کو کتنے صیغوں کی طرف پھیرا جاتا ہے۔

جواب: ضمیر مرفوع متصل ہونے کے اعتبار سے ماضی کو تیرہ صیغوں کی طرف پھیرا جاتا ہے۔ یعنی دو صیغے متکلم کے لیے۔ جیسے: نَصَرْتُ، نَصَرْنَا، پانچ صیغے مخاطب کے لیے۔ جیسے: نَصَرْتَ، نَصَرْتِ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُمْ اور نَصَرْتُنَّ اور سات صیغے غائب کے۔

دوسرا باب

اسم پر کلام میں اور اس کی کئی تقاسیم کے بارے میں

سوال: مجرد کو کن کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے۔

جواب: مجرد کو ثلاثی، رباعی اور خماسی کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے۔

سوال: ثلاثی کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: ثلاثی کے متفق دس اوزان ہیں:

(1)۔فَعْلٌ جیسے: سَہْمٌ تیر۔ (2)۔فَعَلٌ جیسے: قَمَرٌ چاند۔ (3)۔فَعِلٌ جیسے: کَتِفٌ کندھا۔

(4)۔فَعُلٌ جیسے: عَضُدٌ بازو۔ (5)۔فِعْلٌ جیسے: نِکْسٌ کمزور۔ (6)۔فِعَلٌ جیسے: عِنَبٌ انگور۔

(7)۔فِعِلٌ جیسے: اِبِلٌ اونٹ۔[1] (8)۔فُعْلٌ جیسے: قُفْلٌ تالا۔

(9)۔فُعَلٌ جیسے: حُطَمٌ ظالم چرواہا۔ (10)۔فُعُلٌ جیسے: عُنُقٌ لمبی گردان والا ہونا۔

سوال: تقسیم عقلیہ کا تقاضا ہے ثلاثی کے بارہ وزن ہونے چاہیے تو یہ دس وزن کیوں ہیں اس کی وجہ سپرد قلم کیجئے۔

---

(1)۔یہ وزن قلیل ہے یہاں تک کہ سیبویہ نے کہا اس وزن پر سوائے اِبِلٌ کے کوئی کلمہ نہیں آتا۔

جواب: تقسیم عقلیہ کا تقاضا تو یہی ہے کہ بارہ وزن ہوں کیونکہ فاء کلمہ کی حرکات تین ہے اور وہ فتحہ، ضمہ اور کسرہ ہے اور یہی حرکات عین کلمہ میں جاری ہوتی ہیں اور ایک حرکت سکون کو بھی زیادہ کیا تو جب تین کو چار سے ضرب دیا تو بارہ ہو گئے۔ لیکن ایک وزن فُعِلٌ بروزن دُئِلٌ بھی تھا، اور اس وزن کو فعل مجہول کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔ ایک وزن فِعُلٌ بھی تھا جو لغت میں موجود نہیں کیونکہ کسرہ سے ضمہ کی طرف انتقال مشکل ہے۔ اس لئے یہ دو وزن ثلاثی کے اوزان نہیں بنے تو اب اس صورت میں باقی ثلاثی کے دس اوزان ہو گئے اور یہی متفق ثلاثی کے دس اوزان ہیں۔

سوال: رباعی مجرد کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: رباعی مجرد کے متفقہ طور پر پانچ اوزان ہیں:

(1)۔فَعْلَلَ جیسے: جَعْفَرَ (ندی، نہر) (2)۔فَعْلِلَ جیسے: زِبْرِجَ (زیور)

(3)۔فُعْلُلُ جیسے: بُرْثُنُ (شیر کا پنجہ) (4)۔فِعَلَّ جیسے: قِمَطْرَ (کتابوں کا بیگ)

(5)۔فِعْلَلٌ جیسے: دِرْهَمٌ۔

سوال: خماسی کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: خماسی کے چار اوزان ہیں:

(1)۔فَعَلَّلٌ جیسے: سفرجلٌ (پھل کا نام) (2)۔فَعْلَلِلٌ جیسے: جَحْمَرِشٌ (بوڑھی عورت)

(3)۔فِعْلَلٌ جیسے: قِرْطَعْبٌ (تھوڑی چیز) (4)۔فُعَلِّلٌ (جیسے: قُذَعْمِلٌ (قلیل شے کے لیے)

سوال: اسم متمکن کے حروف اصلی کتنے ہوتے ہیں۔

جواب: اسم متمکن کے حروف اصلی تین سے کم نہیں ہوتے مگر یہ کہ کسی حرف پر حذف داخل ہو جائے۔ جیسے: یدٌ، دمٌ۔

سوال: مزید فیہ کے کتنے اوزان ہیں۔

جواب: مزید فیہ کے اوزان بہت زیادہ ہیں مگر کوئی وزن سات حروفوں سے تجاوز نہیں کرتا جس

طرح فعل چھ حرفوں سے تجاوز نہیں کرتا۔ سیبویہ نے نقل کیا کہ مزید فیہ کے اوزان کو تین سو آٹھ تک پہنچتے ہیں اور بعض نے اس پر اسی اوزان کا اضافہ کیا ہے۔

اسم کی دوسری تقسیم

سوال: اسم جامد کی تعریف کیجئے۔

جواب: جامد وہ اسم ہے جو غیر سے نہ لیا گیا ہو اور حدوث پر دلالت کرے یا ایسے معنی پر دلالت کرے جس کا صفت کے بغیر لحاظ نہ کیا جائے جس طرح اسمائے اجناس محسوسہ جیسے: رَجُلٌ، شَجَرٌ اور بَقَرٌ اور اسمائے اجناس معنوی جیسے: نَصْرٌ، فَهْمٌ، قِيَامٌ، قُعُوْدٌ، ضَوْءٌ، نُوْرٌ اور زَمَانٌ۔

سوال: اسم مشتق کی تعریف کیجئے اور اس کا اشتقاق بیان کیجئے۔

جواب: مشتق وہ اسم ہے جو غیر سے لیا گیا ہو اور ذات پر دلالت کرے جو کسی صفت کے ساتھ متصف ہو۔ جیسے: عَالِمٌ، ظَرِيْفٌ۔ نیز مشتق سے اسماء اجناس معنویہ مصدریہ نکلتے ہیں۔ جیسے: فَهِمَ فَهْمٌ سے نکلا ہے۔ اور اسماء اجناس محسوسہ سے اشتقاق کا ہونا نادر و شاذ ہے۔ جیسے: أَوْرَقَتِ الْاَشْجَارُ، أَسْبَعَتِ الْاَرْضُ ان میں أَوْرَقَت، وَرَقٌ اور أَسْبَعَتْ سَبُعٌ سے مشتق ہے۔

سوال: اشتقاق کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: اشتقاق یہ ہے ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے لینا اور دونوں کے درمیان معنی میں تناسب اور لفظ میں تغییر بھی ہو۔

سوال: اشتقاق کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: اشتقاق کی تین اقسام ہے:

اشتقاق صغیر: جس میں دو کلمات حروف اور ترتیب میں متحد ہوں۔ جیسے: عَلِمَ، عِلْمٌ

اشتقاق کبیر: جس میں دو کلمات حروف میں متحد ہو لیکن ترتیب میں متحد نہ ہوں۔ جیسے: جَبَذَ، جَذَبَ سے۔

اشتقاق اکبر: جس میں دو کلمات اکثر حروف میں متحد ہو بقیہ میں تناسب کے ساتھ ہو۔ جیسے: نَعَقَ

یہ نَھُقٌ سے ہے مخرج میں عین کی مناسبت کی وجہ سے۔

سوال: صرفیوں کے نزدیک اشتقاق کی اہم اقسام کونسی ہے۔

جواب: صرفیوں کے نزدیک اشتقاق کی اہم اقسام اشتقاق صغیر ہے۔

سوال: مشتقات میں اصل مصدر ہے یا فعل اس حوالے سے بصریوں اور کوفیوں کا مؤقف بمع دلیل بیان کیجئے۔

جواب: بصریوں کے نزدیک: مشتقات میں اصل مصدر ہے مصدر کے بسیط ہونے کی وجہ سے یعنی مصدر صرف حدث پر دلالت کرتا ہے۔ بر خلاف فعل کے کیونکہ فعل حدث اور زمانے پر دلالت کرتا ہے۔

کوفیوں کے نزدیک: مشتقات میں اصل فعل ہے کیونکہ مصدر تصریف (گردان) میں فعل کے بعد آتا ہے۔

سوال: مصدر سے کتنی چیزیں مشتق ہوتی ہیں۔

جواب: مصدر سے دس چیزیں مشتق ہوتی ہیں:

(1)۔ ماضی، (2)۔ مضارع، (3)۔ امر، (4)۔ نہی، (5)۔ اسم فاعل، (6)۔ اسم مفعول، (7)۔ صفت مشبہ، (8)۔ اسم تفصیل، (9)۔ اسم زمان و مکان اور (10)۔ اسم آلہ۔

مصدر کا بیان

سوال: فعل کے اوزان کتنے ہیں اور ہر وزن کے لئے کیا ہوتا ہے۔

جواب: فعل کے اوزان چار ہیں: ثلاثی، رباعی، خماسی اور سداسی اور ہر ایک وزن کے لیے ایک مصدر ہے۔

سوال: ماضی ثلاثی کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: ماضی ثلاثی کے تین اوزان ہیں:

فَعَلَ یہ متعدی اور لازم دونوں طرح ہوتا ہے۔ جیسے: ضَرَبَہ اور قَعَدَ۔

فَعِلَ یہ متعدی اور لازم دونوں طرح ہوتا ہے۔ جیسے: فَهِمَ الدرسَ اور رَمِی۔

فَعُلَ یہ فقط لازم ہوتا ہے۔

سوال: اگر فَعَلَ اور فَعِلَ دونوں متعدی ہو توان کا مصدر کیا آئے گا۔

جواب: اگر فَعَلَ اور فَعِلَ دونوں متعدی ہو تو دونوں کا مصدر فَعْلٌ آتا ہے۔ جیسے: ضَرَبَ کا مصدر ضَرْبًا۔ اگر فَعَلَ پیشے پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فِعَالَةٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: خِيَاطَةٌ کپڑے سینا۔

سوال: فَعِلَ اگر فعل لازم ہو تو مصدر کیا آئے گا۔

جواب: فَعِلَ اگر فعل لازم ہو تو اس کا مصدر قیاسی فَعَلٌ آتا ہے۔ جیسے: فَرِحَ کا فَرَحًا اور حَوِيَ کا حَوًى۔ نیز اگر یہ کسی پیشے یا ولایت پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فِعَالَةٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: وَلِيَ کا مصدر وِلَايَةٌ یا رنگ پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فُعْلَةٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: حَمِرَ کا حُمْرَةٌ۔ نیز اگر فعل حسی ہو اور اس کا وصف فَاعِلٌ کے وزن پر آئے تو قیاس یہ چاہتا ہے اس کا وزن فُعُولٌ آئے گا۔ جیسے: قَدِمَ من السفرِ قُدُوْمًا سفر سے آنا۔

سوال: فَعَلَ اگر فعل لازم ہو تو اسکا مصدر کس وزن پر آئے گا۔

جواب: فَعَلَ اگر فعل لازم ہو اور معتل العین نہ ہو تو اس کا مصدر فُعُوْلٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: قَعَدَ سے قُعُودًا۔ اگر معتل العین ہو لیکن امتناع پر دلالت نہ کرے تو اس کا مصدر فَعْلٌ یا فِعَالٌ یا فَعَالَةٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: سَيْرًا، قِيَامٌ اور نَبَاحَةٌ۔ اگر امتناع پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فِعَالٌ کے وزن پر آئے گا جیسے: أَبَى سے إِبَاءً اگر تقلب واضطراب پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فَعَلَانٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: جَالَ سے جَوَلَانًا، بیماری پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فُعَالٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: مَشَى بَطْنُهُ مُشَاءً دست کا آنا۔ سیر پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فَعِيْلٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: رَحَلَ سے رَحِيْلًا، آواز پر دلالت ے تو اس کا مصدر فُعَالٌ یا فَعِيْلٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: صَرَخَ سے صُرَاخًا اور صَهَلَ سے صَهِيْلًا گھوڑے کا ہنہنانا

پیشے یا ولایت پر دلالت کرے تو اس کا مصدر فِعَالَةٌ پر آئے گا۔ جیسے: تَجَرَ سے تِجَارَةٌ۔

سوال: فَعُلَ کا مصدر کس وزن پر آئے گا۔

جواب: فَعُلَ کا قیاسی مصدر فُعُوْلَةٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: صَعُبَ الشیءُ صُعُوْبَةٌ کسی شے کا مشکل ہونا اور فَعَالَةٌ کے وزن پر آئے گا۔ جیسے: بَلُغَ سے بَلَاغَةٌ۔

مصادر غیر ثلاثی کا بیان

سوال: ہر فعل غیر ثلاثی کا مصدر کیا ہے؟

جواب: ہر فعل غیر ثلاثی کا مصدر قیاسی ہے، قیاسی سے مراد ان کے اصول وضوابط ہے جن کے تحت یہ آتے ہیں قلیل غور وفکر کرنے سے ان کی معرفت معلوم ہو جاتی ہے۔

سوال: باب فَعَّلَ کا مصدر کس وزن پر آتا ہے۔

جواب: جب فعل صحیح اللام ہو تو فَعَّلَ کا مصدر تَفْعِيْلٌ آتا ہے۔ جیسے: طَهَّرَ تَطْهِيْرًا اور يَسَّرَ تَيْسِيْرًا۔ اور جب فعل معتل اللام ہو تو اس کا مصدر تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آئے گا تائے تفعیل کو حذف کر کے اور آخر میں اس کے عوض تاء لگادے گئے۔ جیسے: زَكّٰى تَزْكِيَةٌ، رَبّٰى تَرْبِيَةٌ اور کسی فعل صحیح کا مصدر تَفْعِلَةٌ پر لانا نادر ہے۔ جیسے: جَرَّبَ تَجْرِبَةٌ،

مصدر میں مہموز اللام کا معاملہ معتل اللام کی طرح ہے جیسے: بَرَّأَ تَبْرِئَة، جَزَّأَ تَجْزِئَةً

سوال: باب اَفْعَلَ کا مصدر بیان کیجئے۔

جواب: جب کلمہ صحیح العین ہو تو اَفْعَلَ کا مصدر اِفْعَالٌ ہو گا۔ جیسے: اَكْرَمَ اِكْرَامًا۔

اگر کلمہ معتل العین ہو تو عین کلمہ کی حرکت فاء کلمہ کی طرف نقل کر دے گئے پھر اسے الف سے تبدیل کر دے گئے اور اب اس کا ما قبل مفتوح ہو گا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے دوسری الف کو حذف کر دیئے گئے اور اس کے عوض آخر پر گول تاء لگا دے گئے۔ جیسے: اَقَامَ سے اِقَامَةٌ اور اَنَابَ سے اِنَابَةٌ نیز جب کلمہ مضاف ہو تو گول تاء کو حذف کر دے گئے۔ جیسے: اِقَامَ الصلاۃ اور کبھی اَفْعَلُ کا مصدر فَعَالاً کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے: أَعْطٰى عَطَاءً اور اس وقت اس کو اسم

مصدر کا نام دے گئے۔

سوال: وہ افعال جن کے اول میں ہمزہ وصلی قیاسی ہو تو اس کا مصدر کس طرح آئے گا۔

جواب: وہ افعال جن کے اول میں ہمزہ وصلی قیاسی ہو۔ جیسے: اِنْطَلَقَ؛ اِقْتَدَرَ، اِصْطَفٰی اور اِسْتَغْفَرَ تو ان کے تیسرے حرف کو کسرہ دے گئے اور ما قبل آخر میں الف کو زیادہ کیا جائے گا تو ان کا مصدر اِنْطِلَاقٌ، اِقْتِدَارٌ، اِصْطِفَاءٌ اور اِسْتِغْفَارٌ ہو جائے گا۔

سوال: اگر اِسْتَفْعَلَ معتل العین ہو تو اس کا مصدر کس طرح آئے گا۔

جواب: اگر اِسْتَفْعَلَ معتل العین ہو تو اس کے مصدر کا معاملہ اس طرح ہو گا جس طرح اَفْعَلَ کے مصدر کا معاملہ ہے۔ جیسے: اِسْتَقَامَ، اِسْتِقَامَةٌ اور اِسْتَعَاذَ، اِسْتِعَاذَةٌ

سوال: وہ افعال جن کے شروع میں تاء زائدہ ہو تو اس کے چوتھے حرف کا کیا حکم ہے۔

جواب: وہ افعال جن کے شروع میں تاء زائدہ ہو تو اس کے چوتھے حرف کو ضمہ دیا جائے گا۔ جیسے: تَدَحْرَجَ تَدَحْرُجاً اور تَجَوْرَبَ، تَجَوْرُباً لیکن جب اس کے لام کلمہ میں یاء ہو تو حرف مضموم کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے: تَوَانٰی تَوَانِیاً اور تَعَالٰی تَعَالِیاً۔

سوال: فَعْلَلَ کا مصدر کیا آتا ہے۔

جواب: فَعْلَلَ اور اسکے ملحقات کا مصدر قیاسی فَعْلَلَةٌ ہے۔ جیسے: دَحْرَجَ دَحْرَجَةٌ اور اگر کلمہ مضاعف میں سے ہو تو فِعْلَالٌ پر مصدر آئے گا جیسے: زَلْزَلَ زِلْزَالاً اور وَسْوَسَ وِسْوَاساً نیز غیر مضاعف میں یہ وزن سماعی ہے۔ جیسے: سَرْهَفَ سِرْهَافاً۔

سوال: فَاعَلَ کا مصدر بیان کیجئے۔

جواب: فَاعَلَ کا مصدر قیاسی فِعَالٌ اور مُفَاعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: قَاتَلَ قِتَالاً مُقَاتَلَةٌ اور جس کلمہ کا فاء کلمہ یاء ہو اس کا مصدر فِعَالٌ کے وزن پر لانا ممتنع ہے۔ جیسے: يَاسَرَ مُيَاسَرَةٌ اور يَامَنَ مُيَامَنَةٌ۔

سوال: ثلاثی یا غیر ثلاثی سے مصدر مرۃ (تعداد) بیان کرنے کے لئے کونسے وزن پر آتا ہے؟

جواب: فعل ثلاثی کا مصدر مرة پر دلالت کرنے والا صیغہ فَعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: جَلَسَ جَلْسَةً نیز جب مصدر اصلی کا صیغہ تاء کے ساتھ ہو تو اسکی صفت کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے: رَحِمَ رَحْمَةً واحدۃً۔

☆ اور غیر ثلاثی میں مرۃ کے مصدر کے آخر پر تاء زیادہ کرنے سے بن جائے گا۔ جیسے: اِنْطِلَاقَةٌ نیز اگر مصدر اصلی میں تاء لگی ہو تو اسکی صفت کا ذکر کرنا ضروری ہے۔ جیسے: اِقَامَةٌ وَاحِدَةٌ۔

سوال: ثلاثی اور غیر ثلاثی کے مصدر میں ہیئت کا معنی لینے کے لئے کونسا وزن آئے گا۔

جواب: فعل ثلاثی میں ہیئت کا معنی لینے کے لئے اس کا مصدر فِعْلَةٌ پر آئے گا۔ جیسے: جَلَسَ جِلْسَةً نیز جب مصدر اصلی میں تاء ہو تو اسکی صفت لانا ضروری ہے۔ جیسے: اَنْشَدَ الضالَّةَ نِشْدَةً عَظِيمَةً۔

☆ اور غیر ثلاثی سے ہیئت کا معنی لینے کے لئے کوئی مصدر نہیں آتا اور جو مصدر آئے وہ شاذ ہو گا۔ جیسے: خِمْرَةٌ اور رِعَمَّةٌ، اِخْتَمَرَتِ المراةُ اور تعمَّم الرجلُ۔

سوال: مصدر میمی کی وضاحت اور یہ کس وزن پر آتا ہے ان اوزان کو بیان کیجئے۔

جواب: جس مصدر کے ابتدا میں میم زائد ہو تو اس کو مصدر میمی کہتے ہیں۔

☆ ثلاثی سے مصدر میمی کا صیغہ مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: مَنْصَرٌ اور مَغْرَبٌ سوائے مثال صحیح اللام کے، جس کا فاء کلمہ مضارع میں حذف کر دیا جائے تو اس کا وزن مَفْعِلٌ پر آئے گا۔ جیسے: مَوْعِدٌ اور مَوْضِعٌ۔

☆ غیر مثال کا اس وزن پر مصدر میمی لانا شاذ ہے۔ جیسے: مَرْجِعٌ اور مِقْدِرَةٌ۔

☆ غیر ثلاثی سے مصدر میمی اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: مُكْرَمٌ، مَعْظَمٌ اور مُقَامٌ

سوال: مصدر صناعی کسے کہتے ہیں۔

جواب: ایک مصدر فعل کے حروف سے بنایا جاتا ہے اسکو مصدر صناعی کہا جاتا ہے اور یہ مصدر لفظ پر یائے مشددہ اور تائے تانیث زیادہ کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے: الحریة اور اَلْمَدَنِيَّةُ۔

اسم فاعل کا بیان

سوال: اسم فاعل کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو فعل معروف کے مصدر سے بنے اور اس ذات پر دلالت کرے جس سے فعل واقع ہو یا جس سے فعل متعلق ہو۔

سوال: ثلاثی اور غیر ثلاثی سے اسم فاعل بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: اسم فاعل سے ثلاثی کا وزن اکثر طور پر فَاعِلٌ آتا ہے۔ جیسے: نَاصِرٌ، ضَارِبٌ اور غیر ثلاثی سے اسم فاعل کا وزن مضارع کے وزن پر آتا ہے حرف مضارع کو میم مضموم سے تبدیل کر کے اور ماقبل آخر کو کسرہ دے کر۔ جیسے: مُدَحْرِجٌ اور تین الفاظ کا ماقبل آخر مفتوح شاذ ہے۔ جیسے: مُسْهَبٌ، مُحْصَنٌ اور مُلْفَجٌ۔ نیز کبھی اَفْعَلُ باب افعال کا اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ جیسے: اَعْشَبَ، عَاشِبٌ جگہ کا سبز گھاس والا ہونا۔

سوال: فَاعِلٌ کا صیغہ مبالغہ کے لئے بھی آتا ہے۔

جواب: جی ہاں! کبھی فَاعِلٌ کا صیغہ کثرت اور حدث میں مبالغہ کا معنی دینے کے لئے پانچ اوزان کی طرف تبدیل کر دیا جاتا ہے اور انھیں صیغہ مبالغہ کا نام دیا جاتا ہے:

فَعَّالٌ جیسے: اَکَّالٌ مِفْعَالٌ جیسے: مِنْحَارٌ فَعُوْلٌ جیسے: غَفُوْرٌ

فَعِیْلٌ جیسے: سَمِیْعٌ فَعِلٌ جیسے: حَذِرٌ

سوال: کیا ان پانچ اوزان کے علاوہ مبالغہ کے اور اوزان بھی ہیں۔

جواب: نیز ان پانچ کے علاوہ مبالغہ کے لیے اور الفاظ بھی اہل عرب سے سنے گئے ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں: فعیل جیسے: سِکِّیْرٌ مِفْعِیْلٌ جیسے: مِعْطِیْرٌ فُعَلَةٌ جیسے: هُمَزَةٌ

فَاعُوْلٌ جیسے: فَارُوْقٌ فُعَّالٌ جیسے: طُوَّالٌ یا طُوَالٌ۔

سوال: اسم فاعل سے مفعول مراد لینے کی مثال بیان کیجئے۔

جواب: کبھی اسم فاعل سے قلیل طور پر اسم مفعول مراد لیا جاتا ہے۔ جیسے: اللہ پاک کا قول: نِّیْ

عیشة راضیة اس میں راضیہ، مَرْضِیة اسم مفعول کے معنی میں ہے۔

نوٹ: کبھی فَعِیْلٌ سے مراد فَاعِلٌ لیا جاتا ہے۔ جیسے: قَدِیْرٌ، قَادِرٌ کے معنی میں اور اسی طرح فَعُولٌ فَاعِلٌ کے معنی میں ہوتا ہے۔ جیسے: غَفُوْرٌ غَافِرٌ کے معنی میں۔

اسم مفعول کا بیان

سوال: اسم مفعول کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو فعل مجہول کے مصدر سے بنے اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہو۔

سوال: ثلاثی اور غیر ثلاثی سے اسم مفعول بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: ثلاثی مجرد سے اسم مفعول کا وزن مَفْعُوْلٌ آتا ہے۔ جیسے: مَنْصُوْرٌ، مَوْعُوْدٌ۔

اور غیر ثلاثی سے اسم مفعول کا وزن بھی اسم فاعل کی طرح آتا ہے لیکن ما قبل آخر مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے: مُکْرَمٌ۔

سوال: مَقُوْلٌ، مَبِیْعٌ، مَرْمِیٌّ، مَوْقِیٌّ اور مَطْوِیٌّ کی اصل بیان کیجئے۔

جواب: مَقُوْلٌ، مَبِیْعٌ، مَرْمِیٌّ، مَوْقِیٌّ اور مَطْوِیٌّ کی اصل مَقْوُوْلٌ، مَبْیُوْعٌ، مَرْمُوْیٌ، مَوْقُوْیٌ، مَطْوُوْیٌ ہیں۔

سوال: اسم مفعول کا صیغہ اور کس وزن پر آتا ہے۔

جواب: کبھی اسم مفعول کا وزن فَعِیْلٌ آتا ہے۔ جیسے: قَتِیْلٌ اور جَرِیْحٌ نیز کبھی اسم مفعول سے مراد مصدر ہوتا ہے۔ جیسے: لَیْسَ لِفُلَانٍ مَعْقُوْلٌ اس مثال میں مَعْقُوْلٌ سے مراد عَقْلٌ ہے۔

سوال: وہ اسماء بیان تحریر کریں جو اسم فاعل اور مفعول دونوں کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

جواب: مُخْتَارٌ، مُعْتَدٌّ، مُنْعَبٌ، مُحَابٌ اور مُتَحَابٌّ یہ اسم فاعل و مفعول دونوں کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

سوال: کیا فعل لازم سے اسم مفعول کا صیغہ آتا ہے۔

جواب: فعل لازم سے اسم مفعول کا صیغہ نہیں آتا مگر ظرف یا جار مجرور یا مصدر کے ساتھ آسکتا ہے۔

صفت مشبہ کا بیان

سوال: صفت مشبہ کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو فعل لازم کے مصدر سے بنایا جائے اور ثبوت کے معنی پر دلالت کرے۔

سوال: صفت مشبہ کا وزن کس باب سے آتا ہے۔

جواب: عمومی طور پر صفت مشبہ کا صیغہ فعل لازم سے باب سَمِعَ اور کَرُمَ سے اور غیر عمومی طور پر ضرب اور نصر سے آتا ہے جیسے: سَیِّدٌ، مَیِّتٌ یہ سَادَ یَسُوْدُ اور مَاتَ یَمُوْتُ سے ہے۔

سوال: صفت مشبہ کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: صفت مشبہ کے اوزان کی غالباً تعداد بارہ ہے۔ جن میں دو وزن سَمِعَ کے ساتھ خاص ہیں۔

1۔ اَفْعَلُ جس کی مونث فَعْلَاءُ کے وزن پر ہو۔ جیسے: اَحْمَرُ حَمْرَاءُ

2۔ فَعْلَانَ جس کی مونث فَعْلٰی کے وزن پر ہو۔ جیسے: عَطْشَانَ، عَطْشٰی

اور چار ابواب کَرُمَ کے ساتھ خاص ہیں:

فَعَلُ جیسے: حَسَنُ فُعُلٌ جیسے: جُنُبٌ فُعَالٌ جیسے: شُجَاعٌ اور فُرَاتٌ

فَعَالٌ جیسے: رَجُلٌ جَبَانٌ بزدل ہونا۔

اور چھ ابواب ان دو ابواب کے درمیان مشترک ہیں:

(1): فَعْلٌ جیسے: سَبْطٌ باب سَمِعَ سے اور ضَخْمٌ باب کَرُمَ سے ہے۔

(2): فِعْلٌ جیسے: صِفْرٌ باب سَمِعَ سے اور مِلْحٌ باب کَرُمَ سے ہے۔

(3): فُعْلٌ جیسے: حُرٌّ باب سَمِعَ سے اور صُلْبٌ باب کَرُمَ سے ہے۔

(4): فَعِلٌ جیسے: فَرِحٌ باب سَمِعَ سے اور نَجِسٌ باب کَرُمَ سے ہے۔

(5): فَاعِلٌ جیسے: صَاحِبٌ باب سَمِعَ سے اور طَاهِرٌ باب كَرُمَ سے ہے۔

(6): فَعِيلٌ جیسے: بَخِيلٌ باب سَمِعَ سے اور كَرِيمٌ باب كَرُمَ سے ہے۔

سوال: غیر ثلاثی اور ثلاثی میں صفت مشبہ کس وزن پر آتا ہے۔

جواب: صفت مشبہ غیر ثلاثی سے اسم فاعل کے وزن پر آتا ہے جب اس میں ثبوت کا معنی پایا جائے۔ جیسے: مُعْتَدِلُ القَامَةِ۔ صفت مشبہ ثلاثی میں فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جب اس سے تجدد اور حدوث مراد لیا جائے۔ جیسے: زَيْدٌ شَاجِعٌ أَمْسِ۔

تنبیہات

سوال: باب سَمِعَ سے آنے والی صفات میں غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صفت کے تین احوال ہیں ان تین احوال کو قلم و قرطاس میں لائیے۔

جواب: باب سَمِعَ سے آنے والی صفات میں غور و فکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صفت کے تین احوال ہیں:

(1): کچھ صفات ایسی ہیں جو موصوف میں آتی ہیں اور جلدی زائل ہو جاتی ہیں۔ جیسے: فَرِحٌ (خوشی) اور ضَرِبٌ (غم)

(2): کچھ صفات ایسی ہیں جو ثبوت اور بقاء پر وضع ہوئی ہوتی ہیں لیکن یہ رنگ، عیب اور حلیہ کے درمیان دائر ہوتی ہیں۔ جیسے: اَلْحُمْرَةُ سرخی، السُمْرَةُ گندمی۔

(3): کچھ صفات ایسی ہیں جو امور میں حاصل بھی ہوتی ہیں اور زائل بھی لیکن ان کا زوال دیر سے ہوتا ہے۔ جیسے: اَلرِّيُّ تازگی، اَلْعَطَشُ پیاس۔

سوال: فَعِيلٌ مصدر کن کن معانی میں آتا ہے اس کی وضاحت کیجئے۔

جواب: فَعِيلٌ مصدر کبھی فاعل، مفعول، صفت مشبہ اور مُفَاعِلٌ کے معنی میں۔ جیسے: جَلِيسٌ، مُجَالِسٌ کے معنی میں، کبھی مُفْعَلٌ جیسے: حَكِيمٌ مُحْكَمٌ کے معنی میں اور کبھی مُفْعِلٌ جیسے: بَدِيعٌ

مُبْدِءٌ کے معنی میں آتا ہے۔

جب فَعِيْلٌ، فَاعِلٌ، مُفَاعِلٌ اور صفت مشبہ کے معنی ہو تو اس کے مونث میں تاء تانیث لاحق ہو گی۔ جیسے: رَحِيْمَةٌ، شَرِيْفَةٌ۔

اگر فَعِيْلٌ مفعول کے معنی میں ہو اور صفت موصوف کے تابع ہو تو مذکر اور مونث میں برابر ہو گا۔ جیسے: رَجُلٌ جَرِيْحٌ اور اِمْرَاَةٌ جَرِيْحٌ اور کبھی ھا (تائے تانیث) کو داخل کیا جاتا ہے باوجود اس کے کہ صفت موصوف کے تابع ہوتی ہے۔ جیسے: صِفَةٌ ذَمِيْمَةٌ۔

اسم تفضیل کا بیان

سوال: اسم تفضیل کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: اسم تفضیل وہ اسم ہے جو مصدر سے بنے اور اس بات پر رہنمائی کرے کہ دو چیزیں ایک صفت میں مشترک ہیں اور ان دونوں میں ایک دوسری پر صفت ہونے کے اعتبار سے زیادہ ہے۔

سوال: اسم تفضیل کس وزن پر آتا ہے۔

جواب: اسم تفضیل اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: زَيْدٌ اَكْرَمُ۔ اس وزن سے تین کلمے ایسے ہیں جو ہمزہ کے بغیر آتے ہیں اور وہ خَيْرٌ، شَرٌّ اور حَبٌّ ہیں۔ جیسے: خَيْرٌ مِنْهُ، شَرٌّ مِنْهُ۔

سوال: اسم تفضیل بنانے کی شرائط بیان کیجئے۔

جواب: اسم تفضیل بنانے کی آٹھ شرائط ہیں:

پہلی شرط: فعل ہو اور جس کلمہ سے فعل نہ ہو اس سے اسم تفضیل بنانا شاذ ہے۔ جیسے: اَقْمَنُ بِكَذَا وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔

دوسری شرط: فعل ثلاثی ہو اور غیر ثلاثی نہ ہو هٰذَا الكلام اَخْصَرُ من غيرہ یہ شاذ ہے۔ بعض صرفی حضرات نے باب اِفْعَالٌ سے مطلقاً اسم تفضیل بنانے کو جائز قرار دیا۔

تیسری شرط: فعل متصرف ہو۔ اس سے عَسٰى اور لَيْسَ نکل گئے کیونکہ ان سے اسم تفضیل نہیں آتا۔

چوتھی شرط: فعل تبدیلی کو قبول کرنے والا ہو۔ اس سے مَاتَ اور فَنِيَ نکل گئے کیونکہ ان سے اسم

تفضیل نہیں آتا۔

پانچویں شرط: فعل تام ہو اس سے افعال ناقصہ نکل گئے کیونکہ وہ حدث پر دلالت نہیں کرتے۔

چھٹی شرط: فعل منفی نہ ہو اگرچہ منفی لازم ہو۔ جیسے: مَاعَاجَ زَیْدٌ بِالدَّوَاءِ (زید کو دوا نے نفع نہ ہوا) تاکہ منفی کا مثبت سے التباس نہ ہو جائے۔

ساتویں شرط: اَفْعَلُ کا وزن صفت نہ ہو جس کا مونث فَعْلَاءُ پر ہو بایں طور پر وہ رنگ یا عیب یا حلیہ پر دلالت کرے کیونکہ یہ صیغہ صفت مشبہ کے ساتھ خاص ہے۔

اور اہل کوفہ اَفْعَلُ کے وزن پر مطلقاً اسم تفضیل کا صیغہ لاتے ہیں۔ نیز علامہ رضی نے کافیہ کی شرح میں فرمایا: عیوب اور ظاہری رنگوں میں اسم تفضیل کا منع ہونا مناسب ہے بر خلاف عیوب باطنہ کے ان سے اسم تفضیل کا صیغہ لایا جائے۔ جیسے: فُلَانٌ أَبْلَهُ مِنْ فُلَانٍ، وَاَرْعَنُ، وَاَحْمَقُ مِنْهُ۔

آٹھویں شرط: فعل مجہول نہ ہو اگرچہ صورتاً ہی ہو تاکہ فعل معروف سے التباس نہ آجائے۔ ان افعال کو شاذ سنا گیا ہے۔ جیسے: اَزْهٰی، اَشْغَلُ اور اَخْصَرُ۔

سوال: **اسم تفضیل کے لفظ کے اعتبار سے حالات بیان کیجئے۔**

جواب: اسم تفضیل کے لفظ کے اعتبار سے تین حالات ہیں:

پہلا: اسم تفضیل الف لام اور اضافت سے خالی ہو اور اس وقت واجب ہے کہ وہ مفرد مذکر ہو اور اس کے بعد مفضل علیہ پر مِنْ جارہ آئے۔ جیسے: لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰى اَبِيْنَا مِنَّا

دوسرا: اسم تفضیل پر الف لام ہو تو اس وقت موصوف کے مطابق ہونا واجب ہے اور اس کے ساتھ مِنْ جارہ نہ ہو۔ جیسے: مُحَمَّدٌ اَلْاَفْضَلُ، فَاطِمَةُ الْفُضْلٰى۔

تیسرا: اسم تفضیل مضاف ہو۔ اگر اس کی اضافت نکرہ کی طرف ہو تو اس میں مفرد اور مذکر کا ہونا ضروری ہے اور مضاف الیہ میں مطابقت کا لازم ہونا ہے۔ جیسے: اَلزَّيْدَانِ اَفْضَلُ رَجُلَيْنِ۔ اور اگر اس کی اضافت معرفہ کے لیے ہو تو مضاف الیہ سے مطابقت اور عدم مطابقت دونوں جائز ہے۔ جس طرح اللہ تعالی کا قول: وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا فِيْ كُلِّ قَرْيَةٍ اَكٰبِرَ مُجْرِمِيْهَا اور یہ قول وَلَتَجِدَنَّهُمْ

اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوۃٍ پہلی آیت میں مطابقت ہے اور دوسری میں عدم مطابقت ہے۔

سوال: اسم تفضیل کے معنی کے اعتبار سے حالات بیان کیجئے۔

جواب: اسم تفضیل کے معنی کے اعتبار سے تین حالات ہیں:

پہلا: کہ دو چیزیں ایک صفت میں مشترک ہو اور ان دونوں میں سے ایک دوسرے سے زیادہ ہو۔

دوسرا: ایک شے بذات خود صفت میں زیادہ ہو کسی دوسری شے کی صفت کے مقابلہ میں اور ان دونوں کے درمیان کوئی وصف مشترک نہ ہو۔ جیسے: اَلْعَسَلُ اَحْلٰی مِنَ الْخَلِّ اس کا معنی یہ ہے کہ شہد مٹھاس میں زیادہ ہے سرکہ کی کھٹاس کے مقابلے میں۔

تیسرا: کہ صفت کو اسکے محل میں ثابت کیا جائے فضیلت اور زیادتی پر نظر کئے بغیر۔

جیسا کہ اہل عرب کا قول: النَاقِصُ والأشَجُّ اَعْدَلَا بنی مَرْوان۔ یعنی ناقص یزید بن ولید اور اشج عمر بن عبد العزیز بنو امیہ میں عادل ہے۔ اور اس حالت میں مطابقت واجب ہے۔

تنبیهات

سوال: فعل تعجب کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: فعل تعجب وہ ہے کہ نفس کا شعور و احساس کے وقت اپنے سبب سے ناواقف ہونا۔

سوال: فعل تعجب کے صیغے بیان کیجئے؟

جواب: فعل تعجب کے لیے دو صیغے ہیں:

(1)۔ مَا أَفْعَلَهُ (2)۔ أَفْعِلْ بِهٖ جیسے: أَحْسَنَ الصدق اور اَحْسِنْ بِهٖ

اور انہیں دو صیغوں پر عربی کتب میں ابواب ہیں اگرچہ اس کے صیغے کثیر ہیں۔

سوال: اَحْسِنْ بِزَيْدٍ کی اصل کیا ہے۔

جواب: اَحْسِنْ بِزَيْدٍ کی اصل اَحْسَنَ زَيْدٌ ہے پھر جب اس کے حسن سے تعجب کا ارادہ کیا گیا تو اس کو صیغہ امر کی طرف پھیر اگیا اور فاعل میں باء زائدہ کا اضافہ کیا تا کہ لفظ خوبصورت ہو جائے۔

سوال: مَا اَفْعَلَه کی ترکیب کیجئے۔

جواب: مَا اَفْعَلَه اس میں مَا نکرہ تامہ ہے اور أَفْعَلَ فعل ماضی ہے۔

سوال: اگر کسی فعل سے اسم تفضیل یا تعجب بنانا ہو اور اس میں شرائط پوری نہ ہو تو کیا کریں گے۔

جواب: آپ کا ارادہ اسم تفضیل یا تعجب بنانے کا ہو اس فعل سے جس میں شرائط پوری نہ ہو تو آپ ایسا صیغہ لائے جو شرائط پوری کرتا ہو اور اس کے بعد شرط نہ پوری کرنے والے فعل کا مصدر بطور تمیز لائیں اگر اسم تفضیل بنانا ہوں اور اگر فعل تعجب بنانا ہو تو بطور معمول مفعول مطلق لائیں۔

اسم تفضیل کی مثال: فَلَانٌ اَشَدُّ اِسْتِخْرَاجًا لِلفَوَائِدِ۔

فعل تعجب کی مثال: مَا اَشَدَّ اِسْتِخْرَاجَهُ اور اَشَدَّ بِاِسْتِخْرَاجِه۔

اسم زمان اور مکان کا بیان

سوال: اسم زمان و مکان کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: اسم زمان و مکان دو ایسے اسم ہیں جو فعل کے وقوع یا فعل کی جگہ بیان کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

سوال: ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی سے اسم زمان و مکان بنانے کا طریقے بیان کیجئے۔

جواب: ثلاثی مجرد: جب ان کا مضارع مضموم العین یا مفتوح العین یا معتل اللام ہو مطلقاً سے تو اسم زمان و مکان مَفْعَلٌ کے وزن پر آئے گئے۔ جیسے: مَنْصَرٌ، مَذْهَبٌ، مَرْمًى اگر اس کا مضارع مکسور العین یا مثال غیر معتل اللام مطلقاً ہو تو اسم مکان مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا جیسے: مَجْلِسٌ، مَبِيعٌ، مَوْعِدٌ۔

غیر ثلاثی: غیر ثلاثی سے اسم زمان و مکان اسم مفعول کے وزن پر آتا ہے۔ جیسے: مُكْرَمٌ، مُسْتَخْرَجٌ اور مُسْتَعَانٌ اور اس سے یہ بات معلوم ہوئی کہ صیغہ زمان و مکان اور مصدر میمی کا غیر ثلاثی میں ایک ہی وزن ہے۔

سوال: اسم جامد کا اسم زمان و مکان کس وزن پر آتا ہے۔

جواب: اسم جامد کا اکثر طور پر اسم زمان و مکان مَفْعَلَةٌ کے وزن پر آتا ہے۔

جیسے: مَاسَدَۃٌ بہت شیروں والی جگہ، مَسْبَعَۃٌ بہت درندوں والی جگہ۔

سوال: وہ الفاظ بیان کیجئے جو عین کلمہ کے کسرہ اور بعض فتحہ کے ساتھ سنے گئے ہیں۔

جواب: کچھ الفاظ عین کلمہ کے کسرہ کے ساتھ سنے گئے ہیں لیکن ان کا قاعدہ فتحہ کا ہے وہ الفاظ ذیل میں پیش خدمت ہیں: مَسْجِدٌ، مَطْلِعٌ، مَنْسِكٌ، مَرْفِقٌ، مَسْقِطٌ، مَفْرِقٌ، مَحْشِرٌ، مَجْزِرٌ، مَظِنَّۃٌ اور مَغْرِبٌ۔ اور بعض میں فتحہ کو سنا گیا ہے۔ جیسے: مَسْكَنٌ، مَنْسَكٌ، مَفْرَقٌ، مَطْلَعٌ اور مَجْمَعٌ اور بعض صرفی حضرات کہتے ہیں ان سب میں فتحہ جائز ہے اگرچہ نہ سنا گیا ہو۔

اسم آلہ کا بیان

سوال: اسم آلہ کی تعریف تحریر کریں۔

جواب: اسم آلہ وہ اسم ہے جو مصدر ثلاثی سے بنایا جائے جو اس چیز پر دلالت کرتا ہے کہ فعل کا واقع ہونا اس کے واسطہ سے ہو۔

سوال: اسم آلہ کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: اسم آلہ کے تین اوزان ہیں: (1)۔ مِفْعَالٌ (2)۔ مِفْعَلٌ (3)۔ مِفْعَلَۃٌ،

جیسے: مِفْتَاحٌ (چابی)، مِنْشَارٌ (آری)، مِقْرَاضٌ (قینچی)، مِحْلَبٌ (دودھ کا کارخانہ)، مِبْرَدٌ (کولر)،

سوال: وہ الفاظ بیان کیجئے جو ان اوزان کے خلاف آتے ہیں۔

جواب: کچھ الفاظ ان اوزان کے خلاف بھی آتے ہیں ان میں سے بعض یہ ہیں:

مُسْعُطٌ (نسوار کی ڈبیا)، مُنْخُلٌ (قلم لگانا)، مُنْصُلٌ (تلوار)، مُدْهُنٌ (تیل ملنے کا آلہ) مُكْحُلَۃٌ (سرمہ کی سلائی) اور مُحْرُضَۃٌ (اشنان رکھنے کا برتن) یہ تمام میم اور عین کلمہ کے ضمہ کے ساتھ ہے۔

سوال: اسم جامد سے اسم آلہ کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: اسم جامد سے اسم آلہ کے مختلف اوزان آتے ہیں جن کا کوئی ضابطہ نہیں ہے۔ جیسے:

اَلْفَاْسُ (کلہاڑی)، اَلْقَدُوْمُ (بسولا)، اَلسِّكِّيْنُ (چھری)

تیسری تقسیم کا بیان

سوال: مذکر اور مؤنث کی تعریف کریں۔

جواب: **مذکر:** وہ اسم جس میں تانیث کی کوئی علامت نہ پائی جائے۔ جیسے: رَجُلٌ، کِتَابٌ

مؤنث: وہ اسم جس میں تانیث کی علامت پائی جائے۔

سوال: مؤنث کی نوع بیان کیجئے۔

جواب: مؤنث کی دو نوع ہے:

مؤنث حقیقی: جو شرمگاہ والی ذات پر دلالت کرے۔ جیسے: فَاطِمَةٌ اور هِنْدٌ

مؤنث مجازی: جو مؤنث حقیقی کی طرح نہ ہو۔ جیسے: اُذُنٌ، نَارٌ اور شَمْسٌ

سوال: مؤنث مجازی کی پہچان کس طرح ہوگی۔

جواب: مؤنث مجازی کی پہچان کا علم یا ضمیر مؤنث یا اس کے اسم اشارہ یا تائے تانیث کے فعل میں لاحق ہونے جیسے: هٰذِهِ الشَّمْسُ رَاَيْتُهَا طَلَعَتْ یا اس کی تائے ثانیت کو تصغیر میں ظاہر کرنے جیسے: اُذَيْنَةٌ یا اسم عدد میں تاء کے حذف ہونے کے ساتھ ہوگا۔ جیسے: ثَلَاثُ اٰبَار

سوال: علامت تانیث کے ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے مؤنث کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: علامت تانیث کے ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے مؤنث کی تین اقسام ہیں:

مؤنث لفظی: جس کو مذکر کے لیے وضع کیا جائے اس کی علامات میں سے ایک علامت تاء تانیث کا ہونا۔ جیسے: طَلْحَةُ۔

مؤنث معنوی: جو مؤنث کے لیے نام ہو اور اس میں علامت ثانیت نہ ہو۔ جیسے: مَرْيَمُ

مؤنث لفظی و معنوی: جو کسی مونث کے لیے علم ہو اور اس میں علامت ثانیت بھی ہو۔ جیسے: فَاطِمَةُ، سَلْمٰى، عَاشُوْرَاء ان سب کو مونث کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال: مذکر کسی علامت کی طرف محتاج کیوں نہیں ہے۔

جواب: مذکر کسی علامت کی طرف محتاج اس لئے نہیں ہے کیونکہ مذکر اصل ہے اور جو اصل ہوتا

ہے وہ کسی علامات کی طرف محتاج نہیں ہوتا ہے۔

سوال: مؤنث کی علامات بیان کیجئے۔

جواب: مؤنث کی دو علامات ہیں:

پہلی علامت تاء: تاء کبھی فعل میں ساکن اور کبھی متحرک ہوتی ہے۔ جیسے: قَامَتْ هِنْدٌ اور هِیَ تَقُوْمُ اور اسم میں گول تاء ہوتی ہے۔ جیسے: صَائِمَةٌ۔

دوسری علامت الف: الف کی دو قسمیں ہے: **پہلی مفردہ:** اسکو الف مقصورہ کہتے ہیں جیسے: حُبْلٰی اور بُشْرٰی

دوسری غیر مفردہ: اور وہ یہ ہے جس سے پہلے الف ہو پھر اسے ہمزہ سے تبدیل کر دیا جائے۔ جیسے: حَمْرَاءُ اور عَذْرَاءُ

سوال: علامت تانیث تاء کی اصل وضع بیان کیجئے۔

جواب: علامت تانیث تاء کی اصل وضع اسم کے مذکر اور مونث کے درمیان فرق کرنا اور اوصاف مشتقہ جو مذکر اور مونث کے درمیان مشترک ہو ان کے درمیان بھی فرق کرنا، چنانچہ ایسا وصف جو عورت کے ساتھ خاص ہو تو اس پر تاء داخل نہیں ہوتی۔ جیسے: حَائِضٌ، حَائِلٌ (بانجھ عورت)، فَارِكٌ (شوہر کو نہ چاہنے والی عورت۔ بہر حال تاء کا اسم جامد پر داخل ہونا جس کا معنی مذکر اور مؤنث کے درمیان مشترک ہو تو یہ سماعی ہے۔ جیسے: رَجُلٌ وَ رَجُلَةٌ۔

سوال: وہ پانچ وصف بیان کیجئے جن میں مذکر و مؤنث کے درمیان مشترک ہونے کی وجہ سے مؤنث پر تاء داخل نہیں ہوتی۔

جواب: وہ پانچ وصف مندرجہ ذیل ہیں:

پہلا: فَعُوْلٌ بمعنی فَاعِلٌ جیسے: رَجُلٌ صَبُوْرٌ اور اسی سے وَمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا بھی ہے۔ بَغِيًّا اصل میں بَغُوْيًا تھا واؤ اور یاء اکٹھے جمع ہو گئے ان دونوں میں سے پہلا ساکن تھا تو واؤ کو یاء سے بدل دیا اور یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا۔ اور اِمْرَأَةٌ مَلُوْلَةٌ اس میں

تاء مبالغہ کے لیے بھی ہے۔ نیز اگر فَعُوْلٌ بمعنی مفعول ہو اس میں تاء لاحق ہو گی۔ جیسے۔ جَمَلٌ رَکُوْبٌ۔

دوسرا: فَعِیْلٌ بمعنی مَفْعُوْل اگر اپنے موصوف کے تابع ہو۔ جیسے: رَجُلٌ جَرِیْحٌ۔

اگر فَعِیْلٌ بمعنی فاعل ہو یا موصوف کے تابع نہ ہو تو اس میں تاء لاحق ہو گی۔ جیسے: اِمْرَأَۃٌ رَحِیْمَۃٌ

تیسرا: مِفْعَالٌ جیسے: مِھْذَارٌ اور مِیْقَانَۃٌ شاذ ہے۔

چوتھا: مِفْعِیْلٌ جیسے: مِعْطِیْرٌ اور مِسْکِیْنَۃٌ شاذ ہے۔

پانچواں: مِفْعَلٌ جیسے: مِغْشَمٌ

سوال: تاء کا اضافہ کیوں کیا جاتا ہے اسکی وجوہات بیان کیجئے۔

جواب: کبھی تاء کا اضافہ کیا واحد کو اس کی جنس سے ممتاز کرنے کے لیے۔ جیسے: لَبِنٌ وَ لَبِنَۃٌ، مبالغہ کے لیے جیسے: رَوَایَۃٌ، مبالغہ میں تاکید پیدا کرنے کے لئے۔ جیسے: عَلَّامَۃٌ، فاء کلمہ کے بدلے میں جیسے: عِدَۃٌ، عین کلمہ کے بدلے میں جیسے: اِقَامَۃٌ، لام کلمہ کے بدلے میں جیسے: سَنَۃٌ، عجمی کو عربی بنانے کے لیے جیسے: کَیْلَجَۃٌ سے کَیْلَجٌ (ایک پیمانہ کا نام)، جمع میں یاء نسبتی کے بدلے میں جو اس کے مفرد میں ہے۔ جیسے: اَشَاعِتَۃٌ اور اَزَارِقَۃٌ، کبھی محض وزن میں کثرت پیدا کرنے کے لیے جیسے: قَرْیَۃٌ اور مفرد کے ساتھ الحاق کرنے کے لیے تاء کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ جیسے: صَیَارِفَۃٌ کو کَرَاھِیَۃٌ کے ساتھ الحاق کرنے کے لیے۔

سوال: الف مقصورہ کے اوزان مثال کے ساتھ بیان کیجئے۔

جواب: الف مقصورہ کے کئی اوزان میں کچھ اوزان پیش خدمت ہیں:

فُعَلٰی: جیسے: اُرَبٰی، اُدَمٰی اور اسی طرح شُعَبٰی۔

فُعْلٰی: جیسے: بُھْمٰی، حُبْلٰی اور بُشْرٰی۔

فَعَلٰی: جیسے: بَرَدٰی، حَیَدٰی اور بَشَکٰی۔

فَعْلٰی: جیسے: مَرْضٰی، نَجْوٰی اور شَبْعٰی۔

فُعَالٰی: جیسے: حُبَارٰی اور عُلَادٰی۔

فُعَّلٰی: جیسے: سُمَّھٰی۔

فِعَلّٰی: جیسے: سِبَطْرٰی۔

فِعْلٰی: جیسے: حِجْلٰی

فِعِّیلٰی: جیسے: هِجِّیریٰ اور حِثِّیثیٰ۔

فُعُلّٰی: جیسے: حُذُرّیٰ اور کُفُرّیٰ۔

فُعَّیلٰی: جیسے: لُغَّیزیٰ اور خُلَّیطیٰ

فُعَالٰی: جیسے: خُبَازیٰ، شُقَّاریٰ اور حُضَاریٰ۔

سوال: الف ممدودہ کے اوزان مثال کے ساتھ بیان کیجئے۔

جواب: الف ممدودہ کے کئی اوزان میں سے چند یہ ہیں:

فَعْلَاءُ: جیسے: صَحْرَاءُ، رَغْبَاءُ اور حَمْرَاءُ۔

اَفْعِلَاءُ: جیسے: اَرْبِعاء۔

فُعْلُلَاءُ: جیسے: قُرْفُصَاءُ۔

فَاعُوْلَاءُ: جیسے: تَاسُوْعَاءُ اور عَاشُوْرَاءُ۔

فَاعِلَاءُ: جیسے: قَاصِعَاءُ اور نَافِقَاءُ۔

فِعْلِيَاءُ: جیسے: كِبْرِيَاءُ۔

فُعَلَاءُ: جیسے: جُنَفَاءُ، سِيَرَاءُ اور نُفَسَاءُ۔

فُنْعُلَاءُ: جیسے: خُنْفُسَاءُ۔

فَعِيْلَاءُ: جیسے: قَرِيْثَاءُ۔

مَفْعُوْلَاءُ: جیسے: مَشْيُوْخَاءُ۔

سوال: الف ممدودہ اور مقصورہ کے درمیان مشترک اوزان بیان کیجئے۔

جواب: الف ممدودہ اور مقصورہ کے درمیان مشترک اوزان یہ ہیں:

فَعْلٰی: جیسے: سَکْرٰی اور صَحْرَاءُ۔

فُعَلٰی: جیسے: اُرَبٰی اور حُنَفَاءُ۔

فَعَلٰی: جیسے: جَمَزٰی اور جَنَفَاءُ۔

اَفْعَلٰی: جیسے: اَجْفَلٰی اور اَرْبَعَاءُ۔

اسم کی چوتھی تقسیم کا بیان

سوال: اسم منقوص کی تعریف اور فوائد و قیودات بیان کیجئے۔

جواب: وہ اسم معرب جس کے آخر میں یائے لازمہ ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو۔ جیسے: دَاعِیْ اور مُنَادِیْ

فوائد و قیودات: تعریف میں اسم کہنے سے فعل نکل گیا جیسے: رَضِيَ اور معرب کی قید سے بنی نکل گیا جیسے: اَلَّذِیْ یائے کہنے سے اسم مقصور نکل گیا اور لازمۃٌ کہنے سے پانچ اسماء جو حالت جر میں ہیں وہ نکل گئے اور مکسورٌ مَا قبلھا کہنے سے ظَبْیٌ اور رَمْیٌ نکل گئے کیونکہ یہ صحیح کے ساتھ ملحق ہیں۔

سوال: اسم مقصور کی تعریف اور فوائد و قیودات بیان کیجئے۔

جواب: وہ اسم معرب جس کے آخر میں الف لازمہ ہو۔ جیسے: ھُدٰی اور مُصْطَفٰی

فوائد و قیودات: اسم کی قید سے فعل اور حرف نکل گیا جیسے: دَعَا اور اِلٰی اور معرب سے مبنی نکل گیا جیسے: اَنَا اور ھٰذَا اور آخرہٗ الفٌ کہنے سے اسم منقوص نکل گیا اور لَازِمَۃٌ سے اسماء خمسہ حالت نصبی اور تثنیہ حالت رفعی نکل گیا۔

سوال: اسم ممدود کی تعریف کیجئے۔

جواب: وہ اسم معرب جس کے آخر میں ہمزہ ہو اور اس سے متصل الف زائد ہو۔ جیسے: صَحْرَاءُ اور حَمْرَاءُ۔

سوال: اسم صحیح کی تعریف کریں۔

جواب: اسم صحیح وہ ہے جو ان کے علاوہ ہو۔ جیسے: رَجُلٌ اور کِتَابٌ

سوال: اسم مقصور اور اسم ممدود میں سے ہر ایک کیا ہوگا۔

جواب: اسم مقصور اور ممدود میں سے ہر ایک قیاسی اور سماعی ہوگا نیز قیاسی اہل صرف اور سماعی اہل لغت کا موضوع ہے۔

سوال: اسم مقصور قیاسی کو بیان کیجئے۔

جواب: وہ اسم معتل اللام ہے جس کی نظیر صحیح اللام میں ہو اور اس کا ما قبل آخر لازمی طور پر مفتوح ہو اور یہ فعل معتل اللام کے مصدر کی طرح ہے جو فَعِلَ کے وزن پر ہے۔ جیسے: جَوِیَ، اور عَمِیَ اور ان کی نظیر فَرِحَ، اور ضَرَبَ ہے۔ اسی طرح فَعِلَ کی جمع فِعْلَۃٌ ہے۔ جیسے: فِرْیَۃٌ فِرًی اور فُعْلٌ کی جمع فُعْلَۃٌ ہے۔ جیسے: مُدْیَۃٌ مُدًی۔

☆ اسی طرح ہر اسم مفعول معتل اللام جو زائد علی الثلاثہ ہو۔ جیسے: مُعْطًی اور مُسْتَدْعًی چنانچہ ان دونوں کی نظیر مُکْرَمٌ اور مُسْتَخْرَجٌ ہے۔

☆ اسی طرح صیغہ أَفْعَلُ اسم تفضیل جیسے: اَقْصٰی یا غیر اسم تفضیل جیسے: اَعْمٰی ان دونوں کی نظیر صحیح میں اَلْاَبْعَدُ اور اَعْمَشُ ہے۔

☆اسی طرح اَفْعَل کی مونث فُعْلیٰ کی جمع ہے۔ جیسے: الدُّنْیا اور دُنا ہے۔

☆اسی طرح وہ اسماء اجناس جو تاء سے خالی ہونے کے ساتھ جمع پر دلالت کرتے ہیں اور تاء کے ساتھ مفرد پر دلالت کرتے ہیں اور فَعَلٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: حَصَاۃٌ و حَصَی اور اس کی نظیر مَدَرَۃٌ و مَدَرٌ۔

☆ اور اسی طرح وہ اسم جو مَفْعَلٌ پر دلالت کرے اور مصدر یا زمان یا جگہ کے معنی میں ہو۔ جیسے: مَلْهًی، مَسْعًی اور ان کی نظیر مَذْهَبٌ اور مَشْرَحٌ ہے۔

سوال: اسم ممدود قیاسی کی تعریف کیجئے۔

جواب: ہر وہ اسم معتل اللام جس کی نظیر صحیح الاخر میں ہو اور اس کے ماقبل آخر میں ایک الف زائد کا التزام ہو اس کی مثال ہر اس مصدر کی طرح ہے جس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہو۔ جیسے: اِرْعَوٰی، اِرْعِوَاءً اور اِسْتَقْصٰی اِسْتِقْصَا اس کی نظیر صحیح سے اِحْمَرَّ اِحْمِرَارًا اور اِسْتَخْرَجَ اِسْتِخْرَاجًا۔

☆اسی طرح ہر فعل معتل اللام کا مصدر جو اَفْعَلَ کے وزن پر ہو۔ جیسے: اَعْطٰی اِعْطَاءً اس کی نظیر صحیح سے یہ ہے۔ جیسے: اَکْرَمَ اِکْرَامًا۔

☆اسی طرح ہر وہ کلمہ جس کا مفرد أَفْعِلَۃٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے: کِسَاءٌ وَ اَکْسِیَۃٌ اور رِدَاءٌ وَ اَرْدِیَۃٌ اس کی نظیر صحیح سے حِمَارٌ وَ اَحْمِرَۃٌ اور سِلَاحٌ وَ أَسْلِحَۃٌ۔

☆اسی طرح ہر اس فَعَلَ کا مصدر جو آواز یا بیماری پر دلالت کرے۔ جیسے: الرُّغَاءُ اونٹ کی آواز اور الثُّغَاءُ بکری کی آواز اس کی نظیر صحیح میں الصُّرَاخُ مور کی آواز اور اس کی نظیر صحیح میں الزُّکَامُ ہے۔

سوال: اسم مقصور اور ممدود کے سماعی اوزان بیان کیجئے۔

جواب: اسم مقصور سماعی: جیسے: اَلْفَتٰی، اَلْحِجَا، اَلسَّفَا اور الثَّرٰی۔

اسم ممدود سماعی: جیسے: اَلثَّرَاءُ، اَلْحِذَاءُ، اَلْقُتَاءُ اور اَلسَّنَاءُ۔

سوال: اسم ممدود کو مقصور بنانے کا حکم تحریر کیجئے۔

جواب: اسم ممدود کو مقصور: صرفی حضرات نے اسم ممدود کو مقصور بنانے کی اجازت دی ہے ضرورت کے وقت۔ جیسے: لَابُدَّ من صَنْعَا وَاِنْ طَالَ السَّفَرِ۔

لیکن بصریوں نے اسم ممدود کو مقصور بنانے سے منع کیا اور کوفیوں نے اس کی اجازت دی۔

اسم کی پانچویں تقسیم

سوال: مفرد کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: مفرد وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلٌ یا مفرد وہ ہے جو تثنیہ یا جمع اور ان دونوں کے ساتھ ملحق نہ ہو اور نہ ہی وہ ان اسماء خمسہ مبنیہ سے ہو جن کا بیان نحو میں کیا جاتا ہے۔

سوال: مثنیٰ کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: جو الف نون یا یاء نون کی زیادتی کے ساتھ مطلقا دو پر دلالت کرے۔ جیسے: رَجُلَانِ، یا رَجُلَيْنِ نیز کِلَا، کِلْتَا، اِثْنَانِ، اِثْنَتَانِ، زَوْج اور شَفْع یہ تثنیہ نہیں ہے کیونکہ ان کی دو پر دلالت زیادتی (الف نون اور یاء نون) کے ساتھ نہیں ہے۔

سوال: تثنیہ بنانے کی شرائط بیان کیجئے۔

جواب: اسم سے تثنیہ بنانے کی شرائط درج ذیل ہیں:

پہلی شرط: وہ اسم مفرد ہو۔ نیز جمع یا کسی تثنیہ کی تثنیہ نہیں بنائی جاسکتی۔

دوسری شرط: وہ اسم معرب ہو۔ بہر حال اللذَانِ اور ھَذَانِ تثنیہ نہیں ہیں اسی طرح ان دونوں کے مونث اللتَانِ اور ھَاتَانِ کیونکہ یہ دونوں صورتاً تثنیہ ہیں۔

تیسری شرط: وہ اسم لفظ، وزن اور معنی میں متفق ہو۔ چنانچہ عُمَرَان حضرت ابو بکر اور عمر کے لیے نہیں کہا جاسکتا کیونکہ اس میں لفظ متفق نہیں ہے اور نہ عَمْرَانِ عَمرو اور عمر کے لیے نہیں کہا جاسکتا کیونکہ یہ وزن میں سے متفق نہیں ہے اور نہ ہی عَيْنَانِ (آنکھ اور چشمہ کو نہ کہا جائے کیونکہ یہ معنی میں متفق نہیں ہے۔

چوتھی شرط: وہ اسم نکرہ ہو۔ نیز کسی علم کو علمیت پر باقی رکھتے ہوئے تثنیہ نہیں بنا سکتے۔ **پانچویں شرط:** وہ اسم مماثل بھی ہو۔ اس لیے شَمْسٌ اور قَمَرٌ کی تثنیہ نہیں بنا سکتے اس میں مماثلت کے نہ ہونے کی وجہ سے۔

چھٹی شرط: وہ اسم تثنیہ سے مستغنی نہ ہو اسکے غیر سے تثنیہ آنے کی وجہ سے، اس لیے سَوَاءٌ کا تثنیہ نہیں آئے گا سِیٌّ سے تثنیہ آنے کی وجہ سے۔

سوال: تثنیہ بنانے کا طریقے بیان کیجئے۔

جواب: جس اسم سے آپ تثنیہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہو خواہ وہ اسم صحیح یا صحیح کے قائم مقام ہو۔ جیسے: رَجُلٌ اور دَلْوٌ تو الف نون یا یاء نون کا اضافہ کر دیا جائے اس کے علاوہ کوئی عمل نہ کیا جائے۔ جیسے: رَجُلَانِ اور دَلْوَانِ۔

سوال: اسم منقوص سے تثنیہ کس طرح بنایا جائے گا۔

جواب: اسم منقوص اور اس کی یاء حذف ہو۔ جیسے: قَاضٍ اور دَاعٍ تو تثنیہ بناتے وقت اس کی یاء واپس آجائے گی۔ جیسے: قَاضِیَانِ اور دَاعِیَانِ

سوال: اسم مقصور سے تثنیہ بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: اسم مقصور کا تثنیہ بناتے وقت اگر اس کا الف تین حروف سے تجاوز کر گیا ہو تو اس کو یاء سے تبدیل کر دیا جائے گا۔ جیسے: حُبْلَیَانِ اور مُسْتَدْعَیَانِ

☆ اگر الف تیسری جگہ پر ہو تو اس کو یاء سے بدل دیا جائے گا۔ جیسے: فَتَیَانِ اور رَحَیَانِ۔

☆ اگر الف کلمہ میں چوتھی جگہ پر ہو تو یاء سے بدل دیا جائے گا۔ جیسے: حُبلٰی سے حُبْلَیَانِ۔

☆ الف مقصور کو واؤ سے بدل کر تثنیہ بنایا جائے گا اگرچہ الف واؤ سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے: عَصَا اور عَصَوَانِ

☆ اسی طرح الف کو واؤ سے بدل دیا جائے گا جب وہ واؤ سے بدلا ہوا نہ ہو اور نہ ہی اس میں امالہ ہو۔ جیسے: لَدَیٰ اور اِذَا جب یہ دونوں نام ہو تو لَدَوَانِ اور اِذَاوَانِ۔

سوال: اسم ممدود سے تثنیہ بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: اسم ممدود کا تثنیہ بناتے وقت اس کے ہمزہ کو باقی رکھنا واجب ہے جبکہ وہ ہمزہ اصلی ہو۔ جیسے: قَرَّاءَانِ اور وُضَّاءَانِ۔

☆ اگر اسم ممدود میں ہمزہ تانیث کا ہو تو اس کو واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ جیسے: حَمْرَاوَانِ اور

صَحْرَاوَانِ۔

☆اگر ہمزہ اصل سے بدلا ہوا ہو تو اس میں تصحیح اور تقلیب دونوں جائز ہے لیکن تصحیح زیادہ راجح ہے۔ جیسے: کِسَاءٌ اور حَيَاءٌ ان دونوں کی اصل کِسَاوٌ اور حَيَايٌ ہے تو آپ کہیں گے کِسَاوَانِ اور حَيَاوَانِ۔

جمع کا بیان

سوال: جمع کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: جمع کو تین اقسام کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے:

(1)۔مذکر سالم (2)۔مونث سالم (3)۔جمع تکسیر

سوال: جمع مذکر سالم کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: وہ لفظ جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے، واؤ نون یا یاء نون کی زیادتی کے ساتھ۔ جیسے: زَيْدُوْنَ اور زَيْدِيْنَ۔

سوال: جامد سے جمع مذکر سالم بنانے کی شرط بیان کیجئے۔

جواب: جامد سے جمع مذکر سالم بنانے کی شرط یہ ہے کہ وہ مذکر عاقل کا علم ہو، تاء سے خالی ہو اور ترکیب سے بھی خالی ہو۔ اس لئے رَجُلٌ میں رَجُلُوْنَ نہیں کہا جا سکتا علمیت نہ ہونے کی وجہ سے، زَيْنَبُ میں زَيْنَبُوْنَ نہیں کہا جا سکتا مذکر نہ ہونے کی وجہ سے، لَاحِقٌ میں لَاحِقُوْنَ نہیں کہا جا سکتا عقل نہ ہونے کی وجہ سے، طَلْحَةٌ میں طَلْحَتُوْنَ نہیں کہا جا سکتا تاء کے پائے جانے کی وجہ سے اور سیبویہ میں سِيْبَوَيْهُوْنَ نہیں کہا جا سکتا ترکیب کے پائے جانے کی وجہ سے۔

سوال: اسم مشتق سے جمع مذکر سالم بنانے کی شرط بیان کیجئے۔

جواب: اسم مشتق سے جمع مذکر سالم بنانے کی شرط یہ ہے کہ وہ مذکر عاقل کی صفت ہو، تاء سے خالی ہو اور ایسا أَفْعَلُ کا وزن نہ ہو جس کی مونث فَعْلَاء آئے اور فَعْلَان کا وزن نہ ہو جس کی مونث فَعْلٰی پر آئے اور نہ ہی مذکر اور مؤنث میں برابر ہو۔

اس لئے مُرْضِعٌ کی جمع مُرْضِعُوْنَ نہیں کہا جا سکتا مذکر نہ ہونے کی وجہ سے، فَارِهٌ کی جمع فَارِهُوْنَ نہیں

کہا جاسکتا عقل نہ ہونے کی وجہ سے، عَلَّامَۃٌ کی جمع عَلَّامَتُوْنَ نہیں کہا جاسکتا تاء کے پائے جانے کی وجہ سے، اَحْمَرُ کی جمع اَحْمَرُوْنَ نہیں کہا جاسکتا أَفْعَلُ کا وزن جس کی مؤنث فَعْلَاءُ کے آنے کی وجہ سے ،عَطْشَانَ کی جمع عَطْشَانُوْنَ نہیں کہا جاسکتا اس لیے فَعْلَان جس کی مونث فَعْلٰی آنے کی وجہ سے، اور نہ ہی عَدْلٌ، صَبُوْرٌ اور جَرِيْحٌ جس کی جمع عَدْلُوْنَ، صَبُوْرُوْنَ اور جَرِيْحُوْنَ نہیں کہا جاسکتا اس لیے مذکر اور مؤنث میں برابر ہونے کی وجہ سے۔

سوال: اسم صحیح سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: اسم صحیح سے جمع مذکر سالم بنانے کا ارادہ ہو تو واؤنون یا یاء نون کا اضافہ کیا جائے۔

سوال: اسم منقوص سے جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: اسم منقوص میں یاء کو جمع میں حذف کر دیا جائے اور ما قبل واؤ کو ضمہ اور ما قبل یاء کو کسرہ دیا جائے۔ جیسے: قَاضُوْنَ اور دَاعُوْنَ یا قَاضِيْنَ اور دَاعِيْنَ۔

سوال: اسم مقصور کی جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: اسم مقصور کی جمع بنانے میں اس کی الف کو حذف کر دیا جائے اور فتحہ کو باقی رکھا جائے تا کہ الف پر دلالت رہے۔ جیسے: وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ یہ اصل میں اَلْاَعْلَوُوْنَ۔

سوال: اسم ممدود کی جمع مذکر سالم بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: اسم ممدود کی جمع بنانے کا وہی حکم ہے جو تثنیہ میں اس کا حکم ہے۔ جیسے: وُضَّاءَ کی جمع وُضَّاءُوْنَ اور حَمْرَاءُ اگر مذکر کا علم ہو تو حَمْرَاوُوْنَ کہیں۔

سوال: جمع مؤنث سالم کی تعریف کیجئے۔

جواب: وہ اسم جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اپنے مفرد پر الف اور تاء کی زیادتی کے ساتھ جیسے: فَاطِمَاتُ۔

سوال: جمع مؤنث سالم بنانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: جب مفرد بغیر تاء کے ہو۔ جیسے: زَيْنَبُ اس میں الف اور تاء کا اضافہ کیا جائے زَيْنَبَاتِ۔

☆اسم مقصور کی جمع بنانے میں وہی معاملہ کیا جائے گا جو اس کی تثنیہ بنانے میں کیا جاتا ہے۔:
فَتَيَاتٍ، حُبْلَيَاتٍ، مُصْطَفَيَاتٍ۔
☆اگر وہ اسم اسم ممدود یا اسم منقوص ہو۔ جیسے: صَحْرَاوَاتٍ، قُرَّءَاتٍ، عِلْبَاوَاتٍ یا عِلْبَاءَاتٍ، كِسَاءَ، كِسَاءَاتٍ یا كِسَاوَاتٍ۔
☆جب مفرد کے آخر میں تاء زائد ہو۔ جیسے: فَاطِمَةُ اور خَدِيجَةُ یا اصل کے بدلے میں ہو۔ جیسے: أُخْتٌ، بِنْتٌ اور عِدَةٌ جمع مؤنث بنانے میں اس تاء کو حذف کر دیا جائے گا۔ فَاطِمَاتٌ، خَدِيجَاتٌ، بَنَاتٌ، أَخَوَاتٌ اور عِدَاتٌ
☆جب کلمہ مفرد اسم ثلاثی ہو، سالم و ساکن العین ہو، مؤنث ہو، برابر ہے آخر پر تاء ہو یا نہ ہو تو اس کی جمع مؤنث میں عین کلمہ پر فتحہ، سکون اور عین کلمہ کی پیروی فاء کے لیے جائز ہے مگر یہ کہ کلمہ فاء مفتوح ہو تا کہ اتباع میں تعین ہو جائے۔

سوال: جمع مؤنث سالم کہاں کہاں آتی ہے۔

جواب: جمع مؤنث سالم تمام اعلام میں آتی ہے۔ جیسے: زَيْنَبُ۔
☆جمع مؤنث سالم اس میں بھی آتی ہے جس کے آخر میں مطلقاً تاء ہو۔ جیسے: فَاطِمَةُ اور طَلْحَةُ۔
☆ہر وہ اسم جس میں الف تانیث مطلقاً لاحق ہو جائے مقصورہ ہو یا ممدود اس سے بھی جمع مؤنث سالم آتی ہے۔ جیسے: سَلْمٰى اور حُبْلٰى، صَحْرَاءُ اور حَسْنَاءُ۔
☆غیر عاقل کی صفت کی جمع مؤنث سالم آتی ہے۔ جیسے: شَامِخٌ کی صفت شَامِخَاتٌ اور مَعْدُودٌ جو یوم کی صفت ہے جیسے: مَعْدُودَاتٌ
☆ہر اسم خماسی جس کی جمع مکسر نہ سنی گئی ہے اس کی بھی جمع مؤنث سالم آتی ہے۔ جیسے: سُرَادِقُ، حَمَّامٌ اور اِصْطَبْلَ۔
☆اور ان کے علاوہ کی جمع سماع پر موقوف ہے۔ جیسے: سَمٰوَاتٌ، سِجِلَّاتٌ اور اُمَّهَاتٌ

سوال: جمع تکسیر کی تعریف کیجئے۔

جواب: جمع تکسیر وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے۔ مفرد کی صورت کے تبدیل ہونے کے ساتھ چاہیے تبدیلی تقدیراً ہو۔ جیسے: فُلْکٌ مفرد اور جمع کے لیے مفرد میں اس کا وزن قُفْلٌ اور جمع میں اُسُدٌ کے وزن کی طرح ہے۔

سوال: جمع مکسر عقلاء کے لئے ہے یا غیر عقلاء کے لئے۔

جواب: جمع مکسر عقلاء اور غیر عقلاء میں عام ہے چاہے مذکر ہو یا مؤنث۔

سوال: جمع مکسر کے کتنے اوزان ہیں۔

جواب: جمع مکسر کے اوزان ستائیس ہیں ان میں سے چار جمع قلت کے اور باقی جمع کثرت کے ہیں۔

سوال: کیا جمع قلت اور کثرت مبدا اور غایت میں ایک جیسی ہے۔

جواب: جی نہیں! جمع قلت اور کثرت کے بارے میں کیا گیا ہے کہ یہ مبدأ اور غایت کے اعتبار سے مختلف ہے اور ایک قول یہ ہے کہ جمع قلت و کثرت مبدأ میں متفق ہے، لیکن غایت میں نہیں۔ کیونکہ جمع قلت تین سے دس تک کے لیے اور جمع کثرت گیارہ سے لا انتہاء کے لیے ہے۔

سوال: جمع قلت کا استعمال کہاں ہوتا ہے۔

جواب: جمع قلت کا استعمال نکرات کی جمع میں ہوتا ہے بہر حال معرفہ، الف لام یا اضافت کی جمع یہ قلت و کثرت دونوں کی صلاحیت رکھتی ہے۔

سوال: جمع قلت و کثرت میں نیابت وضعی سے کیا مراد ہے۔

جواب: کبھی جمع قلت اور جمع کثرت ایک دوسرے کی نائب بن کر بطور وضع استعمال ہوتی ہے۔ اس طرح اہل عرب ان دونوں میں سے ایک کے وزن کی ایسی جمع وضع کر لیتے ہیں جو قلت و کثرت کی صلاحیت رکھتی اور وہ دوسرے کی جمع وضع کرنے سے بے پرواہ ہو جاتی ہیں، تو اس جمع کی جگہ کو اشتراک معنوی کے اعتبار سے استعمال کیا جاتا ہے نہ کہ مجاز کے اعتبار سے، اور اس کو نیابت وضعی کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال: نیابت استعمالی کی تعریف کیجئے۔

جواب: اگر کسی لفظ کے لیے دو جمع کے صیغے وضع کر دیے جائیں۔ جیسے: فَلْسٌ کی جمع اَفْلُسٌ اور فُلُوْسٌ تو ان دونوں میں ایک کا استعمال دوسرے کے لیے مجازاً ہو گا جس طرح اَفْلُسٌ کا اطلاق گیارہ پر اور فُلُوْسٌ کا اطلاق تین پر ہے اس کو نیابت استعمالی کا نام دیتے ہیں۔

سوال: جمع قلت کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: مصنف علیہ الرحمہ نے جمع قلت کے چار اوزان بیان کئے ہیں:

پہلا اَفْعُلٌ: ہر اسم ثلاثی صحیح الفاء اور عین جو مضاعف بھی نہ ہو اور فَعْلٌ کے وزن پر آئے اس کی جمع اکثر اَفْعُلُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے: کَلْبٌ سے اَکْلُبُ، ظَبْيٌ سے اَظْبٌ

دوسرا اَفْعَالٌ: یہ ہر اس جمع کا وزن ہے جس کی جمع اَفْعُلُ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے: ثَوْبٌ سے اَثْوَابٌ، حَمْلٌ سے اَحْمَالٌ، صُلْبٌ سے اَصْلَابٌ، بَابٌ سے اَبْوَابٌ۔

تیسرا اَفْعِلَةٌ: یہ ہر اس اسم رباعی کی جمع کا وزن ہے جو مذکر ہو اور اس کے آخر سے پہلے حرف مدہ ہو۔ جیسے: طَعَامٌ سے اَطْعِمَةٌ اور رَغِيْفٌ سے اَرْغِفَةٌ۔

چوتھا فِعْلَةٌ: یہ جمع قلت کا وزن کسی شے میں خاص نہیں بلکہ کچھ الفاظ اس وزن پر سنے گئے ہیں ان میں سے کچھ یہ ہیں: شَيْخٌ سے شِيْخَةٌ، ثَوْرٌ سے ثِيْرَةٌ، فَتًى سے فِتْيَةٌ، صَبِيٌّ سے صِبْيَةٌ، غُلَامٌ سے غِلْمَةٌ اور ثُنْيٌ سے ثِنْيَةٌ۔

سوال: جمع کثرت کے اوزان مختصر اور آسان انداز میں بیان کیجئے۔

جواب: جمع کثرت کے 23 اوزان درج ذیل ہیں:

(1) فُعْلٌ: یہ وزن اَفْعَلُ اور اس کی مونث فَعْلَاءُ کے لیے قیاسی ہے جبکہ ان میں صفت کا معنی ہو۔ جیسے: حُمْرٌ کی جمع اَحْمَرُ اور حَمْرَاءُ اگر عین اور لام کلمہ صحیح ہو مضاعف نہ ہو تو اس کے عین کلمہ کو ضمہ دیا جاتا ہے۔ جیسے: أَنْكَرَتْنِيْ ذَوَاتُ الأَعْيُنِ النُّجُلِ۔

(2) فُعُلٌ: اس صیغہ صفت میں استعمال ہوتا ہے جو فَعُوْلٌ بمعنی فاعل کے وزن پر ہو۔ جیسے: غَفُوْرٌ غُفُرٌ۔

☆اور ہر وہ اسم رباعی جس کا ما قبل آخر مدہ ہو اور آخری حرف صحیح ہو چاہے مذکر ہو یا مونث اس کی بھی جمع فُعُلٌ کے وزن پر آئے گی۔ جیسے: قَذَالٌ کی جمع قُذُلٌ، حِمَارٌ کی حُمُرٌ۔

(3) **فُعَلٌ:** اس میں استعمال ہوتا ہے جس کا وزن فُعْلَةٌ پر آئے، اور فُعْلی، اَفْعَلُ کا مونث ہو۔ جیسے: غُرْفَةٌ، مُدْيَةٌ اور حُجَّةٌ انکی جمع غُرَفٌ، مُدًی اور حُجَجٌ ہے۔ اسی طرح صُغْرٰی، کُبْرٰی ان کی جمع صُغَرٌ اور کُبَرٌ ہے۔

(4) **فِعَلٌ:** یہ ہر اس جمع میں استعمال ہوتا ہے جو فِعْلَةٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: حِجَّةٌ کی جمع حِجَجٌ، کِسْرَةٌ جمع کِسَرٌ۔

(5) **فُعَلَةٌ:** یہ جمع عاقل کی صفت میں استعمال ہوتا ہے، جو فَاعِلٌ معتل اللام کے وزن پر ہو۔ جیسے: قاضٍ کی جمع قُضَاةٌ، رَامٍ کی جمع رُمَاةٌ۔

(6) **فَعَلَةٌ:** یہ مذکر عاقل کی صفت کا وزن ہے جو صحیح اللام ہو۔ جیسے: کَاتِبٌ کی جمع کَتَبَةٌ، سَاحِرٌ کی جمع سَحَرَةٌ۔

(7) **فَعْلٰی:** یہ عموماً ایسی جمع کا وزن ہے جو ہلاکت، درد یا انتشار و افتراق پر دلالت کرے فَعِيْلٌ کے وزن کے ساتھ جیسے: قَتِيْلٌ کی جمع قَتْلٰی، یا فَعِلَ کے وزن کے ساتھ جیسے: زَمِنَ کی جمع زَمْنٰی، یا فَاعِلٌ کے وزن کے ساتھ جیسے: هَالِكٌ کی جمع هَلْکٰی، یا فَيْعَلٌ کے وزن کے ساتھ جیسے: مَيِّتٌ کی جمع مَوْتٰی، یا اَفْعَلُ کے وزن کے ساتھ جیسے: اَحْمَقُ کی جمع حَمْقٰی، یا فَعْلَانٌ کے وزن کے ساتھ جیسے: عَطْشَانٌ کی جمع عَطْشٰی۔

(8) **فِعَلَةٌ:** یہ ہر اس اسم صحیح اللام کا وزن ہے جو فُعْلٌ کے وزن پر کثیر ہو۔
جیسے: قُرْطٌ کی جمع قِرَطَةٌ، دُرْجٌ کی جمع دِرَجَةٌ۔

(9) **فُعَّلٌ:** یہ اس صفت کی جمع ہے جو فَاعِلٌ اور فَاعِلَةٌ صحیح اللام کے وزن پر ہو۔
جیسے: رَاكِعٌ، رَاكِعَةٌ اور صَائِمٌ، صَائِمَةٌ ان دونوں کی جمع میں رُكَّعٌ اور صُوَّمٌ۔

(10) **فُعَّالٌ:** یہ اس صفت کی جمع کا وزن ہے جو فَاعِلٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: صَائِمٌ کی جمع

صُوَّامٌ اور عَاذِلٌ کی جمع عُذَّالٌ۔ اور فَاعِلَةٌ کے وزن پر آنے والی صفت میں یہ جمع نادر و شاذ ہے۔

(11) فِعَالٌ: یہ جمع ہر اس صفت کے لیے جو فَعْلَانٌ مذکر فَعْلٰی مؤنث فُعْلَانٌ اور فُعْلَانَةٌ کے لیے عام ہے۔ جیسے: غَضْبَانٌ وَغَضْبٰی اسکی جمع غِضَابٌ، عَطْشَانٌ وَعَطْشٰی اسکی جمع عِطَاشٌ۔

فِعَالٌ آٹھ انواع میں استعمال ہوتا ہے:

(1،2) فَعْلٌ فَعْلَةٌ: وہ دو اسم یا دو وصف ہو جو فَعْلٌ اور فَعْلَةٌ کے وزن پر آئیں ان دونوں کے عین اور فاء کلمہ میں یاء نہ ہو۔ جیسے: کَلْبٌ، کَلْبَةٌ اسکی جمع کِلَابٌ اور مفرد کے واؤ کو جمع میں یاء سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ ثَوْبٌ کی جمع ثِیَابٌ۔

(3،4) فَعَلٌ فَعَلَةٌ: جو اسم فَعَلٌ اور فَعَلَةٌ پر آئے اور وہ اسم صحیح لام ہوں اس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کا نہ ہوں جیسے: جَمَلٌ کی جمع جِمَالٌ۔

(5) فِعْلٌ: وہ اسم جو فِعْلٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: قِدْحٌ کی جمع قِدَاحٌ۔

(6) فُعْلٌ: وہ اسم جو فُعْلٌ کے وزن پر ہو واوی العین اور یائی اللام نہ ہو۔ جیسے: رُمْحٌ کی جمع رِمَاحٌ۔

(7،8) فَعِیْلٌ فَعِیْلَةٌ: یہ باب کَرُمَ کی دو صفتیں ہیں جو صحیح اللام ہو۔

جیسے: ظَرِیْفٌ، ظَرِیْفَةٌ

(12) فُعُوْلٌ: یہ عموماً اس جمع میں استعمال ہوتا ہے جو فَعِلٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: کَبِدٌ کی جمع کُبُوْد۔ اور اسم ثلاثی ساکن العین مثلث الفاء کی جمع کا وزن بھی ہے جو فَعْلٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: کَعْبٌ کی جمع کُعُوْبٌ۔

(13) فِعْلَانٌ: چند اسماء کی جمع کا وزن ہے:

جو اسم فُعَالٌ کے وزن پر آئے جیسے: غُرَابٌ کی جمع غِرْبَانٌ یا فُعَلٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: صُرَدٌ کی جمع صِرْدَانٌ جو فُعْلٌ یا فَعْلٌ کے وزن پر آئے جس کا عین کلمہ ساکن اور واوی ہو۔ جیسے: حُوْتٌ کی جمع حِیْتَانٌ۔

(14) فُعْلَانٌ: چند اسماء میں کثیر استعمال ہوتا ہے۔

1۔ جو اسم فَعْلٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: ظَهْرٌ کی جمع ظُهْرَانٌ۔

2۔ جو اسم فَعَلٌ صحیح کے وزن پر آئے اور اس کا عین اور لام کلمہ ایک جنس کا نہ ہو۔ جیسے: ذَكَرٌ کی جمع ذُكْرَانٌ۔

3۔ جو اسم فَعِيْلٌ کے وزن پر آئے جیسے: قَضِيْبٌ کی جمع قُضْبَانٌ۔

(15) فُعَلَاءُ: یہ ممدود ہے اور چند اسماء میں استعمال ہوتا ہے:

1۔ مذکر عاقل کی صفت جو فَعِيْلٌ بمعنی فَاعِلٌ کے وزن پر ہو نیز مضاعف، معتل اللام اور واوی العین نہ ہو۔ جیسے: كَرِيْمٌ کی جمع كُرَمَاءُ۔

2۔ جو فَعِيْلٌ بمعنی مُفْعِلٌ ہو۔ جیسے: سَمِيْعٌ بمعنی مُسْمِعٌ ان کی جمع سُمَعَاءُ یا فَعِيْلٌ بمعنی مُفَاعِلٌ ہو۔ جیسے: خَلِيْطٌ بمعنی مُخَالِطٌ ان کی جمع خُلَطَاءُ ہے۔

3۔ جو فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور ایسے معنی پر دلالت کرے جو موصوف کی طبیعت کا حصہ ہو۔ جیسے: صَالِحٌ کی جمع صُلَحَاءُ۔

(16) أَفْعِلَاءُ: یہ اس مذکر عاقل کی صفت کا وزن ہے جسکا ذکر پہلے گزر چکا ہے لیکن شرط یہ ہے وہ معتل اللام یا مضاعف ہو۔ جیسے: غَنِيٌّ کی جمع أَغْنِيَاءُ۔

(17) فَوَاعِلُ: یہ اس اسم یا صفت کا وزن ہے جو فَاعِلَةٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: نَاصِيَةٌ کی جمع نَوَاصٍ یا وہ اسم جو فَوْعَلٌ یا فَوْعَلَةٌ یا فَاعِلٌ کے وزن پر آئے۔ جیسے: جَوْهَرٌ کی جمع جَوَاهِرُ، یا فَاعِلٌ مؤنث کی صفت ہو جیسے: حَائِضٌ کی جمع حَوَائِضُ یا فَاعِلٌ مذکر غیر عاقل کی صفت ہو۔ جیسے: صَاهِلٌ کی جمع صَوَاهِلُ نیز یہ جمع فَاعِلٌ میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ جیسے: قَاصِعَاءُ کی جمع قَوَاصِعُ۔

(18) فَعَائِلُ: یہ رباعی مؤنث کا وزن ہے جس کا تیسرا حرف مدہ ہو چاہیے وہ تانیث بالتاء ہو یا مطلقا الف ہو یا تانیث معنوی ہو۔ جیسے: سَحَابَةٌ کی جمع سَحَائِبُ، رِسَالَةٌ کی جمع رَسَائِلُ۔

(19،20) فَعَالِي فَعَالَى: یہ دونوں صیغے کچھ اشیاء میں مشترک ہیں اور کچھ اشیاء میں منفرد ہیں۔ یہ فَعْلَاءُ اسم ممدود میں مشترک ہے جیسے: صَحْرَاءُ یا اس صفت میں شریک ہے جسکا مذکر نہ آتا

ہو۔ جیسے: عَذْرَاءُ، یا الف مقصورہ تانیث کے لیے ہو۔ جیسے: حُبلی یا الحاق کے لیے ہو جیسے: ذِفرَی ان کی جمع میں کہو: جیسے صِحَارِ کی جمع صَحَارَی، عَذَارِ کی جمع عَذَارَی، حَبَالٌ کی جمع حَبَالِی، ذَفَارِ کی جمع ذَفَارَی۔

فَعَالِی کچھ اشیاء میں فَعَالَی سے منفرد ہے چند درج ذیل ہیں۔

(1) فَعْلَاةٌ جیسے: مَرْمَاةٌ (2) فِعْلَاةٌ جیسے: سِعلَاةٌ۔ (3) فِعْلِيَةٌ جیسے: هِبْرِيَةٌ۔

(4) فَعْلُوَةٌ جیسے: قَرْقُوَةٌ۔ ان سب کی جمع میں آپ کہیں: مَوَامٍ، سَعَالٍ، هَبَارٍ۔

فَعَالَی صفت میں فعَالِی سے منفرد ہے جو فُعْلَانٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے: عَطْشَانٌ غَضْبَانٌ یا فَعْلَی کے وزن پر آئے۔ جیسے: عَطْشَی، غَضْبَی ان کی جمع میں آپ کہو، عَطَاشَی غَضَابَی۔

(21) فَعَالِیُّ: یہ ہر اسم ثلاثی ساکن العین کا وزن ہے جس کے آخر میں یاء مشدد زائد ہو اور وہ یاء نسبت کے لیے متجدد نہ ہو۔ جیسے: کُرسِیٌّ، بُخْتِیٌّ اور قُمْرِیٌّ ان کی جمع کَرَاسِیُّ، بَخَاتِیُّ، قَمَارِیُّ۔

(22) فَعَالِلُ: رباعی مجرد مزید اور اسی طرح خماسی مجرد و مزید کی جمع میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: جَعْفَرٌ، بُرْثُنٌ اور زِبْرِجٌ ان کی جمع جَعَافِرُ، بَرَاثِنُ اور زَبَارِجُ۔

(23) شبہ فَعَالِلُ: جو جمع فَعَالِلُ کے مشابہ ہو تعداد حروف اور شکل میں اگرچہ وزن میں مختلف ہو۔ جیسے: مَفَاعِلُ، فَوَاعِلُ، فَيَاعِلُ اور أَفَاعِلَةٌ یہ جمع ثلاثی مزید میں آتی ہے۔

خاتمہ

سوال: خاتمہ کے مسائل کو مختصر انداز میں بیان کیجئے۔

جواب: خاتمہ مختلف مسائل پر مشتمل ہے ان میں سے کچھ مسائل پیش خدمت ہیں:

پہلا: یاء کو ما قبل آخر حذف کے بدلے میں لانا جائز ہے چاہیے محذوف اصلی ہو یا زائد۔ جیسے: سَفَرْجَلٌ، مُنْطَلِقٌ میں سَفَارِيجُ اور مَطَالِيقُ۔

دوسرا: ہر وہ کلمہ جو فعل پر جاری ہو اور اس کے شروع میں میم ہو تو وہ جمع صحیح ہے نہ کہ جمع تکسیر کیونکہ فعل سے اس کی مشابہت ہونے کی وجہ سے۔ اور ثلاثی اسم مفعول جیسے: مَدْعُون

،مَیمُونٌ کی جمع مَلَاعِینُ۔

تیسرا: کبھی حاجتِ جمع کی جمع کی طرف بلاتی ہیں جس طرح تثنیہ کی طرف بلاتی ہے جیسے: جِمَالٌ یا بُیُوتٌ کا تثنیہ جِمَالَانِ اور بُیُوتَانِ اسی طرح جمع الجمع جِمَالَاتٌ اور بُیُوتَاتٌ۔ جب کسی مکسر کی جمع الجمع بنانے کا ارادہ ہو تو اسکے مفرد کی شکل کی طرف دیکھا جائے پھر اس کے مفرد سے جمع بنائی جائے اسی طریقہ پر جس سے اس کی جمع مکسر بنائی۔ جیسے: اہل عرب کا قول أَعْبُدٌ سے أَعَابِدُ، أَسلحۃٌ کی جمع أَسَالِحُ۔ جو اسماء مَفَاعِلُ یا مَفَاعِیلُ کے وزن پر آئے تو ان کی جمع مکسر نہیں آتی کیونکہ مفرد میں ان کی کوئی نظیر نہیں لیکن ان کی جمع جمع تصحیح لائی جاسکتی ہے۔ جیسے: نَوَاکِسُ اور أَیَامِنُ کی جمع نَوَاکِسُونَ اور أَیَامِنُونَ۔

چوتھا: کبھی صیغہ منتھی الجموع میں یاء محذوفہ کے بدلے تاء لاحق کی جاتی ہے۔ جیسے: قَنَادِلَۃٌ سے قَنَادِیلُ۔ اور کبھی جموع کے بعض صیغوں میں تاء کو لاحق کیا جاتا ہے مؤنث کی تاکید کے لیے ۔جیسے: حِجَارَۃٌ ،عُمُومَۃٌ اور خُئُولَۃٌ

پانچواں: مرکبات اضافیہ جن کو علم بنایا گیا ہو ان کی جمع ان کے اول جزء سے بنے گی جسطرح تثنیہ اول جزء سے بنتی ہے۔ جیسے: آپ کہتے ہیں عبدَاللهِ، عَبدَانِ اللهِ، عِبَادَاللهِ، مرکبات مزجیہ، مرکبات اسنادیہ، مثنی اور جمع جب آپ ان کو اعلام بنائیں تو ان کی تثنیہ اور جمع نہیں بنائی جائے گی بلکہ تثنیہ یا جمع کے لیے حسب حاجت ذُو لگایا جائے گا۔ جیسے: ذَوَا بَعْلَبَكَّ یا أَذْوَاءِ سِیبَوَیہ، ذُو سِیبَوَیہ۔

سوال: اسم جنس جمعی کی تعریف کیجئے۔

جواب: جو اپنے واحد سے ممتاز ہو اس کو جنس جمعی کہتے ہیں۔ اب واحد سے ممتاز ہونا کئی اعتبار سے ہو سکتا ہے یا تو واحد میں یاء ہو جیسے: زُنْجٌ سے زُنْجِیٌّ یا مفرد میں عموماً تاء ہو اور وہ تاء تانیث کی نہ ہو، جیسے: تَمرٌ سے تَمرَۃٌ اگر ان کی واحد کو تاء کے ساتھ بنایا اور تانیث کا التزام کیا جائے تو ان کے ساتھ مونث والا معاملہ کیا جائے گا۔ جیسے: تُخَم اور تُہَم کا اسم جنس جمعی تُخَمَۃٌ اور تُہَمَۃٌ ہے۔

سوال: اسم جمع کی تعریف بیان کریں۔

جواب: جسکا واحد اس کے لفظ سے نہ ہو نہ ہی جمع کے خالص اوزان پر ہو نہ ہی جمع کے عمومی اوزان پر ہو۔ جیسے :قَومٌ اور رَھطٌ اور اس کا واحد ہو لیکن اوزان جمع کے مخالف ہو۔ جیسے : رَکْبٌ اور صَحْبٌ یہ رَاکِبٌ اور صَاحِبٌ کی اسم جمع ہے یا پھر اس کا واحد ہو اور جمع کے موافق ہو لیکن مفرد کے لیے برابر ہو جب اس کی طرف نسبت کی جائے۔ جیسے : رِکابٌ یہ رِجَالٌ کے وزن پر ہے۔ اس کی اسم جمع رَکُوبَۃٌ ہے ہم نسبت میں اسے رکابی کہتے ہیں۔

تصغیر کا بیان:

سوال: تصغیر کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے۔

جواب: تصغیر کا لغوی معنی: قلیل ہے اصطلاح میں مخصوص تبدیلی کو تصغیر کہتے ہیں۔

سوال: تصغیر کے فوائد بیان کیجئے۔

جواب: تصغیر کے فوائد بہت زیادہ ہیں جن میں سے چند یہ ہیں۔

(1) کسی ذات کو اور اسکی مقدار کو کم کر کے بیان کرنا۔ جیسے : کُلَیبٌ۔

(2) کسی کی شان کی تحقیر کرنا جیسے: رُجَیلٌ

(3) کسی شے کی جگہ کو قریب بیان کرنا جیسے: قُبَیل العصرِ۔

(4) کسی کی قربت و مرتبہ کو قریب بنانا جیسے: صُدَیِّقیٌ

(5) کسی چیز کو عظیم بنانا۔

سوال: تصغیر بنانے کی شرائط تحریر کریں۔

جواب: تصغیر کے بنانے کی شرائط درج ذیل ہیں:

(1) کلمہ اسم ہو کیونکہ فعل اور حرف سے تصغیر نہیں بنائی جاتی۔

(2) کلمہ حرف کے مشابہ ہونے میں غلو کرنے والا نہ ہو اس لیے مضمرات، مبہمات اور کلمہ کَیفَ کی تصغیر نہیں آتی۔

(3) اسم تصغیر تصغیر کے مشابہ صیغہ سے خالی ہو اس لیے کُمیت اور شُعَیبٌ کی تصغیر جائز نہیں۔

(4) تصغیر کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو اسی لیے اسماء معظمہ کی تصغیر لانا جائز نہیں۔

سوال: تصغیر کے اوزان بیان کیجئے۔

جواب: تصغیر کے تین اوزان ہیں:

(1) فُعَیْلٌ جیسے: فُلَیْسٌ (2) فُعَیْعِلٌ جیسے: دُرَیْھِمٌ (3) فُعَیْعِیلٌ جیسے: دُنَیْنِیْرٌ

ان اوزان کو واضع امام خلیل ہیں۔ امام خلیل نے فرمایا ان اوزان پر لوگوں کے معاملات کی بنیاد ہے۔

سوال: تصغیر میں ثلاثی کے ساتھ کونسا وزن خاص ہے۔

جواب: فُعَیْلٌ ثلاثی کے ساتھ خاص ہے اور اس میں پہلے حرف پر ضمہ ضروری ہے اگرچہ تقدیری ہو اور دوسرے حرف پر فتحہ اور تیسرے حرف میں یائے ساکنہ کا ہونا ضروری ہے جسکو یاء تصغیر کا نام دیا جاتا ہے۔

سوال: اگر اسم مصغر ثلاثی مزید ہو تو اب اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر اسم مصغر ثلاثی مزید ہو تو اس میں ایک چوتھے کام کی طرف محتاجی ہو گی اور وہ یاء تصغیر کے بعد کسرہ دینا جو فُعَیْعِل کا وزن ہیں، جیسے: جَعْفَرٌ سے جُعَیْفِرٌ پھر اگر مکسور کے بعد آخر سے پہلے حرف مدہ ہو اور اگر وہ یاء ہو تو باقی رہے گی جیسے: قِنْدِیلٌ میں قُنَیْدِیلٌ ورنہ اسے یاء سے تبدیل کر دیا جائے۔ جیسے: مِصْبَاحٌ کی تصغیر مُصَیْبِیْحٌ۔

سوال: ویستثنی من کسر مابعد یاء التصغیر فیما تجاوز الثلاثۃ، اس عبارت کی وضاحت کیجئے۔

جواب: یائے تصغیر کے بعد کسرہ آنے سے ثلاثی مزید کے یہ اسماء مستثنی ہے:

(1) جو علامت تانیث سے پہلے ہو۔ جیسے: شَجَرَۃٌ اور حُبْلٰی۔

(2) جو مدہ زائد اور الف تانیث سے پہلے آئے۔ جیسے: حَمْرَاءُ

(3) جو الف افعال سے پہلے آئے۔ جیسے: أَجْمَالٌ اور أَفْرَاسٌ۔

(4) جو فَعْلَانٌ کی الف سے پہلے ہو جسکی جمع فَعَالِینٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے: سُکْرَانٌ اور عُثْمَان

سوال: مقدر انفصال کیا ہے اور ان کی تصغیر اور تکسیر بھی بیان کیجئے۔

جواب: مقدر انفصال وہ ہے جو چار حروف کے بعد واقع ہو اور وہ یہ ہیں:

(1) الف تانیث ممدودہ ہو۔ جیسے: قُرْفُصاءُ

(2) تائے تانیث ہو۔ جیسے: حَنْظَلَةٌ

(3) علامت نسب ہو۔ جیسے: عَبْقَرِیٌّ

(4) الف نون زائد تان ہو۔ جیسے: زَعْفَرانٌ، جُلْجُلانٌ

(5) دو علامت تثنیہ ہو۔ جیسے: مُسْلِمَیْنِ اور مُسْلمان

(6) دو علامت جمع تصحیح مذکر مؤنث ہو۔ جیسے: جُعَیْفِرِینَ، جُعَیْفِرُونَ اور مُسَیْلِمات

(7) مرکب اضافی و مزجی ہو۔

نیز یہ تمام اپنی تصغیر اور تکسیر میں خلاف ہو گئے۔

تصغیر میں آپ کہو: جیسے: قُرَیْفِصاءُ، حُنَیْظِلَةٌ، عُبَیْقِرِیٌّ، زُعَیفِرَانٌ، جُلیجِلانٌ، مُسَیْلِمَین یا مُسَیْلِمانِ، جُعَیْفِرِینَ یا جُعَیْفِرُونَ، مُسَیْلِماتٌ، أُمَیْرِیءُ القیس اور بُعَیْلَبَكَ ان کی جمع تکسیر کے بارے میں آپ کہو: قرافِصُ، حَناظِلُ، عباقِرُ، زَعافِرُ اور جَلاجِلُ۔

سوال: اگر الف مقصورہ چوتھی، چھٹی یا ساتویں جگہ آئے تو تصغیر میں اس کا کیا حکم ہو گا۔

جواب: الف مقصورہ چوتھی جگہ پر آئے تو تصغیر میں اس کو ثابت رکھا جائے گا جیسے: حُبلیٰ کی تصغیر حُبَیْلیٰ، اگر الف مقصورہ چھٹی یا ساتویں جگہ پر آئے تو اسے حذف کیا جائے گا۔ جیسے: لُغَیْزیٰ اور بَرْدَرایا ان کی تصغیر میں آپ کہو لُغَیْغِیزٌ اور بُرَیْدِرٌ۔

سوال: اگر الف مقصورہ پانچویں جگہ آئے تو تصغیر میں اس کا حکم کیا ہو گا۔

جواب: الف مقصور پانچویں جگہ ہو اور اس سے پہلے حرف مدہ ہو۔ جیسے: قَرْقَریٰ اس کی تصغیر میں کہو قُرَیْقِرٌ اگر اس سے پہلے حرف مدہ ہو تو حرف مدہ اور الف تانیث کو حذف کرنے کے درمیان اختیار ہے۔ جیسے: حُبَاریٰ اور قَرِیْثٌ تو آپ کہیں حُبَیِّر یا حُبَیْرَیٰ اور قُرَیِّث یا قُرَیْثٌ۔

سوال: قِینَۃٌ اور مَاءٌ کی تصغیر کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔

جواب: اگر اسم مصغر کا دوسرا حرف لین ہو اور اپنے غیر سے بدلا ہوا ہو تو اسے اسکی طرف لوٹایا جائے گا چاہیے وہ واو ہو جو یاء یا الف سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے: قِیْمَۃٌ اور مَاءٌ انکی تصغیر قُوَیْمَۃٌ اور مُوَیْہ کیونکہ ان دونوں کی اصل قِوْمَۃٌ اور موۃٌ ہے۔

سوال: اہل عرب عیدٌ کی تصغیر کیا لاتے ہیں۔

جواب: اہل عرب عیدٌ کی تصغیر عُیَیْدٌ لاتے ہیں حالانکہ عیدٌ عَوْدٌ سے مشتق ہے اور یہ شاذ ہے کیونکہ التباس کے خوف نے ایسا کرنے کی طرف بلایا تاکہ اس عُوْدٌ سے اشتباہ نہ ہو جائے۔ عُوْدٌ، أعوادٌ کے مفرد ہے۔

سوال: اگر اسم مصغر کا دوسرا حرف یاء ہو جو واؤ یا الف سے بدلا ہوا ہو اس کی تصغیر کس طرح آئے گی۔

جواب: اگر اسم مصغر کا دوسرا حرف یاء ہو جو واو یا الف سے بدلا ہوا ہو۔ جیسے: مُوْقِنٌ اور نَابٌ آپ ان دونوں کی تصغیر میں کہیں گے: مُیَیْقِنٌ اور نُیَیْبٌ یا پھر ہمزہ یاء سے تبدیل شدہ ہوں جیسے: ذِیْبٌ اس کی تصغیر ذُوَیْبٌ، یا دوسرا حرف صحیح ہو ہمزہ کے علاوہ جیسے: دُنَیْنِیْرٌ یہ تصغیر ہے دِیْنَارٌ کی کیونکہ اس کی اصل دِنَّارٌ ہے۔

سوال: اگر اسم کے بعض حرف اصلی حذف ہو جائے تو ان کی تصغیر کس طرح آئے گی۔

جواب: اگر اسم کے بعض حرف اصلی حذف کر دیا جائے اگر تین باقی رہے جیسے: شَاكٍ اور قَاضٍ تو اس کی تصغیر میں آپ کہو، شُوَیْكٍ اور قُوَیْضٍ اگر دو حرف باقی بچ جائے تو محذوف کو لوٹانا واجب ہے جیسے: کُلْ، خُذْ اور عِدْ تو آپ ان کی تصغیر میں کہیں گے: أُکَیْلٌ، أُخَیْذٌ، وُعَیْدٌ۔

سوال: تصغیر ترخیم سے کیا مراد ہے۔

جواب: اہل عرب کے نزدیک ایک تصغیر ہے جسکو تصغیر ترخیم کا نام دیا جاتا ہے۔ اسکا وزن فُعَیْلٌ اور فُعَیْعِلٌ ہیں کیونکہ تصغیر ترخیم زوائد سے خالی ہونے کا نام ہے۔ چنانچہ ثلاثی کی تصغیر فُعَیلٌ کے وزن پر آئے گی تاء سے خالی ہو کر، اگر کسی مذکر کا نام ہو جیسے: حُمَیْد یہ حَامِدٌ، محمودٌ، محمدٌ، أحمَد اور حَمُّودَۃٌ کی تصغیر ہے۔

سوال: حَائِضٌ اور طَالِقٌ کی تصغیر ترخیم اور تصغیر غیر ترخیم بیان کیجئے۔

جواب: حَائِضٌ اور طَالِقٌ ان کی تصغیر ترخیم میں کہیں گے حُيَيْضٌ اور طُلَيْقٌ بغیر تاء کے، ان کی تصغیر غیر ترخیم بنائیں تو آپ کہیں حُوَيِّضٌ اور طُوَيلِقٌ۔

سوال: رباعی کی تصغیر بیان کیجئے۔

جواب: رباعی کی تصغیر فُعَيْعِيْلٌ کے وزن پر آئے گی جیسے: قِرطَاسٌ اور عُصفُورٌ کی تصغیر قُرَيْصٌ اور عُصَيفرٌ اور اِبْرَاهِيم اور اِسماعيل کی تصغیر ترخیم بُرَيْه اور سُمَيْعٌ بنے گی۔ اور غیر ترخیم میں بُرَيْهِيه اور سُمَيْعِيل یا أُبَيْرَةٌ اور أُسَيْمِعٌ وزن بنے گا۔

سوال: جمع سے تصغیر لانے کا طریقہ بیان کیجئے۔

جواب: جب جمع سے تصغیر لانے کا ارادہ ہو تو اس کو مفرد کی طرف لوٹا کر اس کی تصغیر بنائے، پھر اگر وہ مذکر عاقل ہو تو اس کی جمع مذکر لائے، اور اگر مؤنث ہو تو جمع مونث لائے۔ جیسے: غِلمانٌ ،جَوَار اور دَرَاهِمُ میں غُلَيْمونَ یا غُلَيِّمِين، جُوَيْرِياتٌ اور دُرَيْهِماتٌ۔

سوال: اسم اشارہ اور اسم موصول کی تصغیر کس طرح آئے گی۔

جواب: اسم اشارہ اور اسم موصول کے پہلے حرف اس کے حال پر چھوڑ دیا جائے گا یعنی فتحہ پر جیسے: ذَا اور الذِی میں، اور مثنی کے آخر میں الف کا اضافہ کیا جائے گا جیسے: ذَيَّا تَيَّا اور ذَيَّان ،تَيَّان، أُولَيَّاء، اللَّذَيَّا، اللَّتَيَّا، اللَّذَيَّان، اللَّتَيَّان۔

نیز اسم اشارہ اور موصول میں تصغیر جائز ہے کیونکہ یہ دونوں صفتیں ہیں اور ان کو موصوف بھی بنایا جاتا ہے اور تصغیر معناً وصف ہی ہے۔

نسب کا بیان

سوال: نسب کا نام بیان کیجئے۔

جواب: امام سیبویہ نے نسب کا نام اضافت اور امام ابن حاجب نے نسبت بمعنی اضافت رکھا یعنی اضافت معکوسہ جو اضافت فارسیہ کی طرح ہے۔

سوال: نسب میں کتنی طرح کی تبدیلی ہوتی ہے۔

جواب: نسب میں تین طرح کی تبدیلی ہوتی ہے: (1) لفظی (2) معنوی (3) حکمی

پہلا: اسم کے آخر میں یاء مشدد کا اضافہ کیا جائے جس کا ماقبل مکسور ہو تاکہ وہ دلالت کرے اپنے منسوب کے اس اسم پر جو نسبت سے خالی ہو۔ جیسے: مِصرِیٌّ، شَامِیٌّ اور عِرَاقِیٌّ

دوسرا: اس اسم کا اسم منسوب کے لیے ہو۔

تیسرا: منسوب کا معاملہ صفت مشبہ کے معاملہ کی طرح ہے اس کے اسم ظاہر اور مضمر کو رفع دیا جائے گا۔ جیسے: زَيْدٌ قُرَشِيٌّ أَبُوْهُ۔

سوال: منسوب کی یاء کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں کتنی چیزیں حذف کی جائے گی۔

جواب: منسوب کی یاء کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں چھ چیزیں حذف کی جائے گی:

اول: یائے مشدد جو تین حروف کے بعد واقع ہو خواہ وہ زائد ہو جیسے: کُرْسِیٌّ، یا نسبتی ہو جیسے: شَافِعِیٌّ۔

دوسرا: تائے تانیث: جیسے: آپ مکہ کی طرف نسبت کرتے ہوئے مَکِّیٌّ اور عوام کا قول خَلِیفَتِیٌّ خلیفةٌ غلط ہے اور درست خَلَفِیٌّ ہے۔

تیسرا: وہ الف جو پانچویں جگہ یا اس سے آگے کسی جگہ میں ہو یا الف چوتھی جگہ پر ہو اور کلمہ کا دوسرا حرف متحرک ہو اولی یہ ہے یہ الف تانیث ہے۔

جیسے: حُبَارٰی میں آپ کہیں گے حُبَار، حُبَارِیٌّ، اگر کلمہ کا دوسرا حرف ساکن ہو تو اس کے الف کو حذف اور واؤ سے تبدیل کرنا جائز ہے چاہے الف تانیث کا ہو یا الحاق کے لیے ہو۔ جیسے: حُبْلٰی اور عَلْقٰی آپ کہیں گے حُبْلِیٌّ یا حُبْلَوِیٌّ، عَلْقِیٌّ یا عَلْقَوِیٌّ۔

چوتھا: یائے منقوص جو پانچویں جگہ ہو جیسے: مُعْتَدِیٌّ یا چھٹی جگہ پر ہو، جیسے: مُسْتَعْلِی ان دونوں کی نسبت میں کہوں مُعْتَدِیٌّ اور مُسْتَعْلِیٌّ، بہر حال جو یاء چوتھی جگہ پر ہو، جیسے: قَاضِیٌّ تو یہ مَلْھٰی کی الف کی طرح ہے، تو آپ کہو قَاضِیٌّ اور قَاضَوِیٌّ۔

پانچواں اور چھٹا: تثنیہ اور جمع مذکر سالم کی دونوں علامتیں بشرطیکہ وہ علم ہوں جب ان کو اعراب بالحروف دیا جائے تو آپ زَیدَان اور زَیدُون کی طرف نسبت کرتے ہوئے کہیں گے زَیدِیّ۔ اگر الف جمع میں پانچویں جگہ سے زیادہ پر ہو تو اسکا حذف واجب ہے خواہ وہ جمع قیاسی ہو، جیسے: مُسْلِمَاتٌ یا جمع شاذ ہو جیسے: سُرَادِقَاتٌ آپ ان میں کہیں مُسْلِمِیٌّ اور سُرَادِقِیٌّ۔

سوال: منسوب کی وہ چھ چیزیں بیان کیجئے جن کا حذف واجب ہے۔

جواب: پہلا: یاء مکسورہ جو اپنی مثل یاء سے مدغم ہو جیسے: طَیِّب، هَیِّن، طَیْبِیٌّ، اور هَیْنِیّ۔

دوسرا: یائے فَعِیلَةٌ جو صحیح العین غیر مضاعف ہو۔ جیسے: حَنِیفَةٌ سے حَنَفِیٌّ اور صَحِیفَةٌ سے صَحَفِیٌّ تاء کو حذف کر کے پھر عین کلمہ کے کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کر دیا۔

تیسرا: فُعَیْلَةٌ کی یاء غیر مضاعف کی یاء ہے، جیسے: جُهَیْنَةٌ اور قُرَیْظَةٌ ان دونوں کی نسبت میں کہوں جُهَنِیّ اور قُرَظِیّ تاء کے حذف کے ساتھ پھر یاء کے حذف کے ساتھ۔

چوتھا: فَعُولَةٌ کی واؤ جو صحیح العین اور غیر مضاعف ہو۔ جیسے: شَنُوءَةٌ میں آپ کہیں شَنَئِیّ۔

پانچواں: فَعِیلٌ یائی اللام یا واوی اللام کی یاء جیسے: غَنِیٌّ اور عَلِیٌّ میں پہلی یاء حذف ہوگی پھر کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کر دیا جائے گا پھر دوسری یاء کو الف سے تبدیل کر دیں گے پھر الف کو واؤ سے بدل دیا جائے گا جیسے: غَنَوِیٌّ اور عَلَوِیٌّ۔

چھٹا: فُعَیْلٌ معتل اللام کی یاء جیسے: قُصَیّ پہلی یاء کو حذف کر دیں گے، پھر دوسری یاء کو الف سے تبدیل کر دیں گے، پھر الف کو واؤ سے بدل دیں گے پھر آپ کہیں گے قُصَوِی، پھر اگر فَعِیلٌ اور فُعَیْلٌ کا لام کلمہ صحیح ہو جیسے عَقِیلٌ اور عُقَیْلٌ تو ان دونوں میں سے کوئی شے حذف نہیں کریں گے۔

سوال: ہمزہ ممدود کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: ہمزہ ممدود کا حکم تثنیہ کے حکم کی طرح ہے، اگر وہ اصلی ہو تو باقی رہے گا، جیسے: قُرَّاءٌ میں قُرَّائِی، اگر ہمزہ تانیث کا ہو تو واؤ سے تبدیل کیا جائے گا۔ جیسے: حَمْرَاء اور صَحْرَاء میں حَمْرَاوِی اور صَحْرَاوِی، اگر ہمزہ الحاق کے لیے ہو جیسے: عِلْبَاء یا حرف اصلی سے بدلا ہوا ہو جیسے: کِسَاء تو اس

میں آپ کو اختیار ہے چاہے تو اصل سے بدل لیں یا واؤ سے بدل لیں۔ جیسے: عِلْبائی یا عِلْباوِی اور کِسَائی یا کِسَاوِیٌّ، مرکب اسنادی اگر علم ہو تو اس کی نسبت شروع کے جزء کی طرف کی جائے گی، جیسے: بَرَقَ نَحرُہ اور تأبط شرًا میں بَرَقِیٌّ اور تَأَبَّطِیٌّ، یا مرکب مزجی میں جیسے: بَعْلَبَكُّ اور مَعْدِیكَرِبُ میں بَعْلِیٌّ اور مَعْدِیٌّ چاہے کلمہ کا اول جزء صحیح یا معتل ہو۔

سوال: اگر منسوب کالام کلمہ محذوف ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

جواب: منسوب کالام کلمہ محذوف ہو اگر تثنیہ اور جمع سالم میں کمی پوری کر دی جائے اور وہ واپس آجائیں:، جیسے: أَبٌ، أَخٌ، عِضَة آپ کہیں أَبَوَانِ، أَخَوَانِ، عِضَوات۔ اگر تثنیہ اور جمع میں کمی پوری نہ ہو تو دو امر منسوب میں جائز ہے۔ ان دونوں امر میں آپ کہیں، غَدٍ اور شَفَةٍ میں غَدِی، شَفِی یا غَدَوِی اور شَفَوِی۔

سوال: یَدٌ اور دم میں اسم منسوب کس طرح آئے گا۔

جواب: یَدٌ اور دمٌ میں اسم منسوب کی دو صورتیں جائز ہیں:

ان حضرات کے نزدیک جو تثنیہ میں ان کے لام کلمہ کو واپس نہیں لاتے تو اس وقت اسم منسوب یَدِیٌّ اور دَمِیٌّ ہو گا اور جو لام کلمہ واپس لاتے ہیں ان کے نزدیک اسم منسوب یَدَوِی اور دَمَوِی ہو گا۔

سوال: جب اسم منسوب کا لام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض تائے تانیث لائی گئی ہو جو وقف میں ھاء سے تبدیل نہ ہو تو نسبت میں اس تاء کا کیا حکم ہو گا۔

جواب: جب اسم منسوب کالام کلمہ محذوف ہو اور اس کے عوض میں تائے تانیث لائی گئی ہو جو وقف میں ھاء سے تبدیل نہ ہوتی ہو تو نسبت میں اس کی تاء کو حذف کر دیں گے، تو آپ بِنْتٌ اور أُخْتٌ میں بَنَوِیٌّ اور أَخَوِیٌّ کہیں۔ اور امام یونس کے نزدیک آپ بِنتی اور اُختی کہیں۔

سوال: اسم منسوب کے قواعد بیان کیجئے۔

جواب: اسم منسوب کے قواعد مندرجہ ذیل ہیں:

(1): اسم منسوب کا عین کلمہ محذوف ہو اور یہ کلام عرب میں قلیل ہے، اگر لام کلمہ صحیح ہو اور

مضاعف نہ ہو تو محذوف کو لوٹایا نہیں جائے گا، جیسے سَنَۃٌ اور رِمَدٌ جب یہ دونوں کسی کے نام ہوں تو آپ کہیں گے سنہی اور رمذی۔

(2) جب اسم منسوب وضع کے اعتبار سے دو حرفی ہو تو دوسرے حرف کو مضاعف کریں اگرچہ معتل ہو۔ جیسے: لَوْ اور کَیْ جب یہ کسی کے نام ہو لَوٌّ اور کَیٌّ نیز کلمہ لا جب نام ہو تو آپ لاء کہیں اور جب نسبت کی جائے تو لَوِیٌّ اور کَیَوِیٌّ اور لَائِیٌّ یا لَاوِیٌّ۔

(3) جب کلمہ جماعت پر دلالت کرے تو اس کی طرف نسبت اسی لفظ سے کی جائے گی جس سے وہ اسم جمع ہیں، جیسے: قَوْمٌ اور رَھْطٌ میں قَوْمِیٌّ اور رَھْطِیٌّ۔

سوال: قد یُستغنی عن یاء النسب غالباً۔۔۔ مذکور عبارت کی وضاحت شذا العرف کی روشنی میں کیجئے۔

جواب: اس عبارت میں یہ بیان کیا جارہا ہے کہ یاء نسبت سے عموماً مختلف صیغوں کے ساتھ بے پرواہی کی جاتی ہے:

پہلا: اسم فاعل کے صیغہ کے ساتھ جب اس کا معنی کسی چیز والا ہو۔ جیسے: طَاعِمٌ، کَاسٍ اور تَامِرٌ۔

دوسرا: یا پھر یائے نسب سے بے پرواہی کی جاتی ہے فعّالٌ کا وزن لا کر، جس کے ذریعے مقصود پیشہ ہوتا ہے۔ جیسے: نجّارٌ، عطّارٌ، اور بزّازٌ۔

تیسرا: یا پھر فعِلٌ کا وزن لا کر بے پرواہی کی جاتی ہے۔ جیسے: طَعِمٌ اور لَبِنٌ۔

چوتھا: کبھی مِفْعالٌ کے وزن پر لا کر بے پرواہی کی جاتی ہے۔ جیسے: مِعْطَارٌ اور مِفْعِیْلٌ کے وزن پر بھی لا کر۔ جیسے: فَرَسٌ محضِیر۔

سوال: اسم منسوب کے مذکور اصول سے خارج اسماء منسوب بیان کیجئے۔

جواب: اسم منسوب کے مذکور اصول سے خارج اسماء منسوب شاذ ہے اور وہ یہ ہیں۔ جیسے: رَقْبَانِیٌّ، شَعْرَانِیٌّ، فُوقَانِیٌّ، اور تَحْتَانِیٌّ، مَرْوَزِیٌّ، أَمَوِیٌّ، دُھْرِیٌّ، بدَوِیٌّ، جَلُولِیٌّ اور حَرُورِیٌّ۔

تیسرا باب

اسم اور فعل کے احکام کے بارے میں

سوال: کلمہ میں فاء، عین اور لام کلمہ کے علاوہ جو اضافہ ہوتا ہے وہ کس لئے ہوتا ہے۔

جواب: کلمہ میں فاء، عین اور لام کلمہ کے علاوہ جو اضافہ ہوتا ہے وہ یا تو معنی کے فائدہ کے لیے ہوتا ہے جیسے: فَرَّحَ تشدید کے ساتھ فَرِحَ سے، یا دوسرے کلمہ کے ساتھ الحاق کرنے کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے: قَرْدَدٌ، (پہاڑ کا نام) کا الحاق جَعْفَرٌ کے ساتھ۔

سوال: حروف زائدہ کی نوع بیان کیجئے۔

جواب: حروف زائدہ کی دو نوع ہیں:

پہلی: جس میں حرف اصلی کا تکرار الحاق یا کسی اور وجہ سے ہو۔

دوسرا: جس میں حرف اصلی کے ساتھ تکرار نہ ہو، اور یہ تکرار دس حروف سے ہوگا جس کا مجموعہ سألتمونيها ہے۔

سوال: حروف زائدہ کی جگہیں کتنی ہے۔

جواب: حروف زائدہ کی جگہیں چار ہیں کیونکہ حرف زائدہ یا تو فاء کلمہ سے پہلے یا فاء اور عین کلمہ کے درمیان یا عین اور لام کلمہ کے درمیان یا لام کلمہ کے بعد ہوگا۔

سوال: ایک حرف زائدہ کہاں پائے جاتے ہیں؟

جواب: ایک حرف زائدہ فاء کلمہ سے پہلے جیسے: أُصْبُعٌ فاء اور عین کلمہ کے درمیان جیسے: کَاهِلٌ اور ضَارِبٌ، عین اور لام کلمہ کے درمیان جیسے: غَزَال، اور لام کلمہ کے بعد پائے جاتے ہیں جیسے: حُبْلیٰ۔

سوال: دو حرف زائدہ کہاں پائے جاتے ہیں۔

جواب: دو حرف زائدہ درج ذیل مقامات پر پائے جاتے ہیں:

(1): فاء کلمہ کے درمیان جیسے: أجادلُ۔ (2): عین کلمہ کے درمیان جیسے: عَاقُولٌ (3): لام کلمہ کے درمیان قُصَيْرىٰ (4): فاء اور عین کلمہ کے درمیان جیسے: اِعْصَارٌ (5): عین اور لام کلمہ کے در

میان جیسے :خَیْزَلیٰ (6):فاء، عین اور لام کلمہ کے درمیان جیسے :أَجْفلیٰ۔(7):فاءاور عین کلمہ کے درمیان۔ جیسے : جَوَاهِرُ۔(8): عین اور لام کلمہ کے درمیان جیسے: خُطَّافٌ (9): لام کلمہ کے بعد ہوں گے جیسے :عِلْبَاءٌ۔

سوال: تین حرف زائدہ کہاں پائے جاتے ہیں۔

جواب: تین حرف زائدہ درج ذیل مقامات پر پائے جاتے ہیں:

(1): الگ الگ تین حرف زائدہ ہوں گے۔ جیسے :تَمَاثِیلُ (2): فاء کلمہ سے پہلے جیسے: مُسْتَخْرِجٌ (3): عین اور لام کلمہ کے درمیان۔ جیسے: سَلَالِیمُ (4): لام کلمہ کے بعد۔ جیسے: عُنْفُوَانٌ (5): الگ الگ جگہ پر تین حرف زائدہ جمع ہوں گے جیسے :أُفْعُوَانٌ۔

سوال: چار حرف زائدہ کہاں ہوں گے۔

جواب: چار حرف زائدہ الگ الگ ہوں گے۔ جیسے: اِحْمِیْرَارٌ جو احمارّ کا مصدر ہے اور چار حروف زائدہ ایک جگہ جمع ہو کر نہیں پائے جاتے ہیں۔

سوال: حروف زائدہ کے نو دلائل بیان کیجئے۔

جواب: حروف زائدہ کے نو دلائل درج ذیل ہیں:

پہلا: بعض کلمہ کا اپنی اصل سے ساقط ہو جانا، جیسے: ضَارِبٌ میں الف اور تَضَارَبَ میں الف اور تاء

دوسرا: بعض کلمہ کا فرع سے گر جانا، جیسے: سُنْبُلٌ اور حَنْظَلٌ کے دونوں نون أَسْبَلَ الزَّرْعُ، حَظِلَت الابلُ سے مشتق ہیں، یہ دونوں نون زائدہ ہیں کیونکہ دو فرع سے گر گئے ہیں۔

تیسرا: اگر ہم کلمے کے حروف کو اصلیہ مانیں تو اس کلمہ کا وزن اسکی نوع کے اوزان سے خارج ہو جائے۔ جیسے :نَرْجِسٌ ،اور ھُنْدَلِعٌ کا نون۔

چوتھا: کلمہ کا ایک بار رباعی کے ساتھ اور دوسری بار ثلاثی کے ساتھ بولنا۔ جیسے :أَیْطَلٌ اور اِطْلٌ۔

پانچواں: جس کلمہ کو اصل اعتبار کیا جائے تو اس کلمہ کی نظیر میں نظیر کا نہ ہونا لازم آئے، جیسے: تُنْفُلٌ۔ فُعْلُلٌ کے پائے جانے کی وجہ سے اس میں عدم نظیر کو مرتب نہیں کیا گیا۔

چھٹا: وہ حرف کسی معنی پر دلالت کرتا ہو، جیسے: حرف مضارعہ اور اسم فاعل کی الف۔

ساتواں: حرف کا عدم اشتقاق کے ساتھ ہونا ایسی جگہ میں جہاں پر اشتقاق کے ساتھ زیادتی لازم ہو۔ جیسے: تیسری جگہ نون جو ساکن اور غیر مدغم ہو اور اس کے بعد دو حروف ہوں جس طرح وَرَنْتَلٌ اور شَرَنْبَثٌ۔

آٹھواں: حرف کا ایسی جگہ میں واقع ہونا جس میں مشتق کے ساتھ زیادتی غالب ہو۔ جیسے: أَرْنَبٌ اور أَفكَلٌ کی ہمزہ کیونکہ اس میں مشتق کے ساتھ حرف زائد پایا جارہا ہے۔

نواں: حرف کا وجود ایسی جگہ میں ہو جو زائدہ ہو جیسے: حِنطَأْو اور كِنْتَأْو۔

سوال: الف پر زائدہ کا حکم کب لگایا جاتا ہے۔

جواب: الف پر زائدہ کا حکم لگایا جاتا ہے جب اس کے ساتھ دو حروف اصلیہ سے زائد ہو، جیسے: ضَارِبٌ، عِمَاد اور حُبْلٰی ان امثلہ میں الف زائدہ ہے اور دو حروف اصلی سے زائد ہیں۔

سوال: واؤ پر زائدہ کا حکم کب لگایا جاتا ہے۔

جواب: واؤ پر زائدہ کا حکم لگایا جاتا ہے جب اس کا ساتھی دو حروف اصلیہ سے زائد ہو اور واؤ شروع میں نہ ہو اور باب سِمْسِمٌ کا کلمہ نہ ہو۔ جیسے: مَحْمُودٌ اور بُويِعٌ۔

سوال: یاء پر زائدہ کا حکم کب لگایا جاتا ہے۔

جواب: یاء پر زائدہ کا حکم کا لگایا جاتا ہے جب اس کا ساتھی دو حروف اصلی سے زائد ہو اور تین حروف اصلی سے زائد پہلے نہ ہو اور وہ کلمہ باب سِمْسِمٌ سے نہ ہو۔ جیسے: يَضْرِبُ فعل اور يَرْفَعٌ اسم ہے۔

سوال: میم کے زائدہ کا حکم کب لگایا جاتا ہے۔

جواب: میم کے زائدہ ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے جب دو حروف اصلی سے زائد پہلے ہو اور اس میں اشتقاق لازم نہیں ہے۔ جیسے: مَحْمُودٌ، مَسْجِدٌ، مِنْطَلِقٌ اور مِفْتَاحٌ۔

سوال: ہمزہ پر زائدہ کا حکم کب لگایا جاتا ہے۔

جواب: ہمزہ شروع میں ہو تو اس کے زائدہ ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے جب اسکا ساتھی دو حروف

اصلی سے زائد ہو۔ جیسے: أَحْفَظُ فعل، أَفْعَلُ اسم مشتق، اِصْبَعٌ اسم جامد اور أَفْلُس جمع ہے اور یا ہمزہ متأخر ہو اس شرط پر کہ الف سے پہلے دو حروف اصلیہ سے زائد حرف ہو۔ جیسے: حَمْرَاءُ اور صَحْرَاءُ۔

سوال: نون پر زائدہ کا حکم کب لگایا جاتا ہے۔

جواب: نون کنارے میں ہو تو اس کے زائدہ ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے اگر الف سے پہلے دو حرف اصلیہ سے زائد حرف ہو۔ جیسے: سَكْرَانٌ اور غَضْبَانٌ اور نون چار حروف کے درمیان ہو اگرچہ غیر مضاعف ساکن ہو۔ جیسے: غَضَنْفَرٌ اور قَرَنْفُلٌ یا نون بابِ انفعال سے ہو۔ جیسے: اِنْطَلَقَ اور مُنْطَلِقٌ۔

سوال: تاء کے زائدہ کا حکم کب لگایا جاتا ہے۔

جواب: تاء کے زائدہ ہونے کا حکم باب تَفَعُّلٌ میں جیسے: تَدَحْرَج، باب تفاعلٌ میں جیسے: تَعَاوُنٌ باب اِفْتِعَالٌ میں جیسے: اِقْتِرَابٌ اور اِسْتِفْعَالٌ میں جیسے: اِسْتِغْرَابٌ اور اِسْتِغْفَارٌ میں تَفْعِيلٌ یا تَفَعْلُلٌ یا تانیث میں جیسے: قَائِمَةٌ یا مضارع کے شروع میں اور تاء کو بطور سماع زائد کا حکم لگایا جاتا ہے۔ جیسے: مَلَكُوتٌ، جَبَرُوتٌ، رَهَبُوتٌ اور عَنْكَبُوتٌ۔

ہمزہ وصل کے بیان

سوال: ہمزہ وصل کی تعریف کیجئے۔

جواب: ہمزہ وصل وہ ہے جس کے ذریعے ساکن کے تلفظ کی طرف پہنچا جائے اور کلمہ سے ملنے کے وقت اس کا ماقبل گر جائے۔

سوال: کیا ہمزہ وصل کسی حرف پر آتا ہے۔

جواب: ہمزہ وصل کسی حرف میں نہیں آتا سوائے أَلْ اور اسی طرح أَمْ کے جو لغت حمیر میں ہے

سوال: وہ مقامات بیان کیجئے جہاں ہمزہ وصل نہیں ہوتا؟

جواب: وہ مقامات درج ذیل ہیں جہاں ہمزہ وصل نہیں ہوتا:

(1): فعل مضارع
(2): فعل ماضی ثلاثی جیسے: أَمَرَ اور أَخَذَ
(3): ماضی رباعی أَكْرَمَ اور أَعْطَى
(4) ماضی خماسی جیسے: اِنْطَلَقَ اور اِقْتَدَرَ

(5): ماضی سداسی جیسے: اِسْتَخْرَجَ اور اِحْرَنْجَمَ اور ان دونوں کے امر میں۔

(6): فعل ثلاثی کا وہ امر جسکا دوسرا حرف مضارع میں لفظاً ساکن ہو جیسے: اِضْرِبْ۔

سوال: وہ دس اسماء بیان کیجئے جہاں ہمزہ وصل مسموع ہیں۔

جواب: ان دس اسماء میں ہمزہ وصل مسموع ہیں:

(1) اِسْمٌ (2) اِسْتٌ (3) اِبْنٌ (4) اِبْنَمٌ (5) اِبْنَةٌ (6) اِمْرُءٌ (7) اِمْرَاَةٌ (8) اِثْنَانٌ

(9) اِثْنَتَانِ (10) اَیْمُنُ اور ان کے علاوہ میں ہمزہ قطعی ہیں۔

سوال: ثلاثی کا امر جس عین کلمہ مضموم ہو اس کے ہمزہ وصل کو کونسا اعراب دیا جائے گا۔

جواب: ثلاثی کا امر جس ک اعین کلمہ مضموم ہو تو اس کے ہمزہ وصل کو بھی ضمہ دیا جائے گا جیسے: اُدْخُلْ اور اُکْتُبْ برخلاف اِمْشُوا اور اِقْضُوا کے کیونکہ ان میں عین کلمہ کے کسرہ کو ضمہ بنایا گیا واو کی مناسبت سے پھر ہمزہ کو کسرہ دیا گیا۔

سوال: ہمزہ وصل کو کہاں حذف کیا جاتا ہے۔

جواب: اگر کلام سے پہلے ہو تو ہمزہ وصل کو لفظاً حذف کیا جاتا ہے اور علم سے پہلے ہونے میں اِبْنٌ میں لفظاً اور خطاً حذف کیا جاتا ہے اور اِبْنٌ کے بعد علم ہو۔ اس شرط پر کہ پہلے کے لئے وہ صفت ہو اور دوسرا لفظ اس کے باپ کا نام ہو، جب یہ پہلی سطر میں واقع نہ ہو۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم میں ہمزہ وصل کو لفظاً اور خطاً حذف کیا جاتا ہے۔

سوال: اگر ہمزہ وصل استفہام کے بعد ہو تو اب اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر ہمزہ وصل ہمزہ استفہام کے بعد واقع ہو اور اگر یہ مکسور ہو تو حذف کر دیا جائے۔ جیسے: {أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا}، {أَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ} برخلاف اس کے جب یہ مفتوحہ ہو تو پھر اسے الف میں تبدیل کر دیتے ہے۔

سوال: کیا ہمزہ وصل میں تسہیل بھی کرتے ہیں۔

جواب: جی ہاں! کبھی ہمزہ وصل میں تسہیل بھی کرتے ہیں۔ جیسے: {آٰللّٰهُ أَذِنَ لَكُمْ}

سوال: الف لام کے ہمزہ کو خطاً اور لفظاً کب حذف کرتے ہیں۔

جواب: الف لام کے ہمزہ کو خطاً اور لفظاً حذف کرتے ہیں جب اس پر لام حرفی داخل ہو، چاہے وہ جر کے لیے ہو، یا لام قسم اور تاکید کے لیے، یا استغاثہ کے لیے، یا تعجب کے لیے ہو۔ جیسے:

{لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ} {وَإِنَّهُ لَلْحَقُّ مِنْ رَبِّكَ} {وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الْأُولَى}

اعلال وابدال کا بیان

سوال: اعلال کی تعریف کیجیے۔

جواب: جس میں حرف علت کو تخفیف کے لیے تبدیل کیا جاتا ہے، چاہے بدل دیا جائے، یا ساکن کر دیا جائے، یا حذف کر دیا جائے۔

سوال: اعلال کی اقسام بیان کیجیے۔

جواب: اعلال کی تین اقسام ہیں:

قلب: حرف علت کو کسی دوسرے حرف میں تبدیل کرنا، جیسے: یاء کو واؤ میں بدلنا۔

اسکان: حرف علت کو ساکن کرنا، جیسے: یاء کو ساکن کر دینا۔

حذف: حرف علت کو مکمل طور پر حذف کر دینا، جیسے: یاء یا واؤ کو حذف کرنا۔

سوال: ابدال کی تعریف بیان کیجیے۔

جواب: مطلق حرف کی جگہ کسی اور حرف کو رکھنا اس کو ابدال کہتے ہیں۔ ابدال کی تعریف میں اطلاق کی قید سے اعلال بالقلب نکل گیا کیونکہ یہ حروف علت کے ساتھ خاص ہے۔ ہر اعلال کو ابدال کہا جا سکتا ہے لیکن ہر ابدال کو اعلال نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ قَالَ اور رَمَیَ میں دونوں جمع ہے لیکن اصْطَبَرَ اور اِدَّکَرَ میں ابدال ہے۔ مکان کی قید سے عوض نکل گیا کبھی یہ غیر مکان المعوض میں ہوتا ہے۔ جیسے: تاء کو عِدَۃٌ اور استقامَۃٌ میں عوض دیا گیا۔

سوال: امام اشمونی ابدال کے بارے میں کیا فرماتے ہیں۔

جواب: امام اشمونی فرماتے ہیں ابدال کا اطلاق قلب پر عام ہے مگر یہ کہ ابدال ازالہ ہے جبکہ

قلب احالہ ہے۔ اور احالہ ہم مثل اشیاء کے درمیان ہوتا ہے اور اسی وجہ سے قلب حرف علت اور ہمزہ میں معروف ہے۔ کیونکہ ان میں تبدیلی کی کثرت ہوتی ہے۔

سوال: وہ حروف جن کو غیر سے بدلا جاتا ہے ان کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: وہ حروف جن کو غیر سے بدلا جاتا ہے ان کی تین اقسام ہیں:

پہلی اقسام: جس میں ابدال ادغام کے لئے عام ہو۔ جیسے: تمام حروف سوائے الف کے۔

دوسری اقسام: جس میں ابدال غیر ادغام کے لئے عام ہو اور یہ بائیس حروف ہیں ان کا مجموعہ تیرے اس قول لجد صرف شکس أمن طي ثوب عزته ہے۔ اس مجموعہ سے نو حروف میں گردان ضروری ہے جسکا مجموعہ هَدَأتُ مُوطِيا ہیں۔

تیسری اقسام: جو ان دونوں قسموں کے علاوہ ہے، ان میں ابدال غیر ضروری ہے۔ جیسے: کہ أُصَلَان جو کوفیوں کے نزدیک أَصِيْلٌ کی جمع ہے، یا یہ أُصَيْلٌ کی تصغیر ہے۔

سوال: وہ حروف بیان کیجئے جن میں ابدال شاذ ہے۔

جواب: وہ حروف جس میں ابدال نادر وشاذ ہے وہ چھ حروف ہے۔ حاء، خاء، عین، قاف، ضاد، اور ذال۔

ہمزہ میں تعلیل کا بیان

سوال: یاء اور واؤ کو کتنی جگہوں پر ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔

جواب: یاء اور واو کو چار جگہوں پر ہمزہ سے بدلنا واجب ہے:

پہلی: واؤ اور یاء الف زائدہ کے بعد آخر میں ہو جیسے: سماءٌ اور بناءٌ ان کی اصل سَماوٌ اور بِنایٌ ہے۔

دوسری: جب واؤ اور یاء اسم فاعل کے عین کلمہ میں ہو اور اس فعل میں تعلیل بھی ہو چکی ہو۔ جیسے: قَائلٌ اور بَائعٌ، جن کی اصل قَاوِل اور بَايِع ہے۔

تیسری: جب واؤ اور یاء الف مَفَاعِل اور اس جیسے الفاظ کے بعد واقع ہو جو مفرد میں دو زائد مدوں کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جیسے: عجوزٌ اور عجائز اور صحیفةٌ اور صَحائفٌ۔

چوتھی: دونوں مدہ دوسری جگہ واقع ہو جن کے درمیان مفَاعِل کی الف ہو، چاہے مدہ دونوں یاء ہوں جیسے: نَیائف جو نیِّف کی جمع ہے، یادونوں واؤ ہوں جیسے: أوائل جو أوّلٌ کی جمع ہے، یادونوں مختلف ہوں جیسے: سَیائد جو سَیِّدٌ کی جمع ہے جس کی اصل سِیْوِدٌ ہے۔

سوال: ہمزہ کو واؤ سے بدلنا کب جائز ہے۔

جواب: ہمزہ کو واؤ سے بدلنا دو جگہوں میں جائز ہے۔

پہلا: جب واؤ غیر مشدد ہو اور لازمی ضمہ کے ساتھ ہو۔ جیسے: وُجوہ اور أُجُوہ، وُقوتٌ اور أُقوت جو وَقْتٌ اور وَجْہٌ کی جمع ہے۔

دوسرا: جب ہمزہ اول کلمہ میں ہو اور مکسور ہو۔ جیسے: إشاح اور إسادۃ ان کی اصل وِشاحٌ اور وِسادۃٌ ہے۔

سوال: ہمزہ کو یاء سے بدلنا کب جائز ہے۔

جواب: ہمزہ کو یاء سے بدلنا جائز ہے جب یاء الف کے بعد اور مشدد یاء سے پہلے آئے۔ جیسے: غنائیٌ اور رائیٌ جو نسبت میں غایۃ اور رایۃ ہیں۔

سوال: وهو قلب الهمزة یاء اوواوا، ولایکون ذلك الا فی بابین اس عبارت کی وضاحت شذا العرف کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: ہمزہ کو یاء یا واو میں بدلنا صرف دو ابواب میں ہوتا ہے:

پہلا: باب جمع جو مَفاعِل کے وزن پر ہو جب ہمزہ الف کے بعد واقع ہو، اور وہ ہمزہ اس میں عارضی ہو، اور اس کے لام کلمہ میں ہمزہ یا واو یا یاء ہو اس سے عارضی ہمزہ کی شرط نکل گئی۔ جیسے: مَرَائی جو مِرآۃ کی جمع ہے۔ چونکہ مفرد میں ہمزہ موجود ہے اور آخر میں لام کلمہ کی سلامتی ہے۔ جیسے: صحائفٌ، عجائزٌ اور رسائلٌ ان میں ہمزہ کو تبدیل نہیں کیا جاتا۔

دوسرا: دو ہمزہ جو ایک کلمہ میں ملے ہیں تو دوسرے ہمزہ میں تعلیل کی جائے گی کیونکہ ثقل ان سے ہی حاصل ہوتا ہے تو پھر دو ہمزہ خالی نہیں ہو گئے یا تو پہلا متحرک ہو گا اور دوسرا ساکن ہو گا یا اس کا

عکس ہو گایا دونوں متحرک ہو گئے۔

سوال: پہلی باب کی چار جگہیں بیان کیجئے جن میں ہم چار مثالوں کی طرف محتاج ہے۔

جواب: پہلی مثال: جس میں لام کلمہ ہمزہ ہو، جیسے: خَطَایَا جو خطیئۃٌ کی جمع ہے، جس کی اصل خَطَایِء پھر مکسور یاء کو ہمزہ میں بدلا جس طرح صحائف میں کیا گیا تو یہ خَطَائِء ہو گیا پھر دوسرے ہمزہ کو کنارے پر ہونے کی وجہ سے یاء سے بدلا پھر پہلے ہمزہ کے کسرہ کو تخفیف کے لئے فتحہ سے بدل دیا۔ پھر ما قبل کی حرکت کے مفتوح ہونے کی وجہ سے یاء کو الف سے بدلا تو یہ خَطَاءا ہو گیا، پھر ہمزہ کو یاء سے بدلا تو خَطَایَا ہو گیا۔

دوسری مثال: جس میں لام کلمہ اصلی ہو جیسے: قَضَایَا جو قضیۃٌ کی جمع ہے اس کی اصل قضایِي ہے تو پہلی یاء کو ہمزہ سے بدلا جس طرح صحائف میں کیا گیا۔ تو اب یہ قضائِیْ ہو گیا تو ہمزہ کے کسرہ کو فتحہ میں تبدیل کیا پھر یاء کو الف میں بدلا تو قَضَاءا ہو گیا پھر درمیانے ہمزہ کو یاء سے تبدیل کیا تو قَضَایَا ہو گیا، چار کاموں کے بعد۔

تیسری مثال: اس لام کلمہ کی مثال جس میں واؤ کو یاء سے بدلا جائے مفرد میں، جیسے: مَطِیئۃٌ اس کی اصل مَطِیْوَۃٌ ہے جو مَطَا سے ہے۔ (جسکا معنی پیٹھ ہے) یا پھر مَطْوٌ سے ہے۔ واو اور یاء جمع ہو گئے ان میں سے پہلا ساکن تھا تو واؤ کو یاء سے بدلا پھر ادغام کر دیا جس طرح سیّدٌ اور میّتٌ میں کیا گیا اس کی جمع مَطَایَا ہے جو اصل میں مَطَایِوُ ہے واؤ کو یاء سے بدلا تو پھر مَطَایِٔ ہو گیا پھر پہلی یاء کو ہمزہ سے بدلا پھر کسرہ کو فتحہ سے بدلا تو مَطَاءَیُ ہو گیا پھر یاء کو الف سے پھر درمیانے ہمزہ کو یاء سے بدلا تو مَطَایَا ہو گیا، پانچ کاموں کے بعد۔

چوتھی مثال: وہ لام کلمہ جس میں واؤ ظاہر ہو اور واحد سے سلامت ہو، جیسے: هِرَاوَۃ (عصا) جس کی جمع هَرَاوَی ہے اور اس کی اصل هَرَاؤِ ہے۔ یہ اس لئے ہے کہ واحد میں الف کو جمع میں ہمزہ سے تبدیل کیا گیا، جس طرح رِسالۃٌ اور رسائل میں ہوتا ہے، تو یہ هَرَاوُ ہو گیا۔ پھر واو کو یاء میں بدلا کیونکہ یہ کسرہ کے بعد آئی تو یہ هَرَائی ہو گیا، پھر ہمزہ کے کسرہ کو فتحہ میں بدلا تو یہ هَرَاءَیُ ہو گیا۔ پھر

یاء کو الف میں بدلا اس کے متحرک اور ماقبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے کیا گیا، تو یہ ھراءَا ہو گیا، پھر ہمزہ کو واوَ سے تبدیل کیا، تاکہ جمع کی شکل مفرد کے ساتھ ہو جائے تو یہ ھَرَاوَی ہو گیا۔

سوال: اگر پہلا ہمزہ متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو اب کیا حکم ہو گا۔

جواب: اگر پہلا ہمزہ متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو دوسرے ہمزہ کو پہلی کی حرکت کی جنس سے تبدیل کر دیں گے۔ جیسے: آمنتُ أومِنُ إیمانًا یہ اصل میں أأمَنْتُ أؤْمِنُ إئْمانًا ہے۔

سوال: اگر پہلا ہمزہ ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو اب کیا کریں گے۔

جواب: اگر پہلا ہمزہ ساکن اور دوسرا متحرک ہو اور یہ صرف عین یا لام کلمہ کی جگہ میں ہو گا اگر عین کلمہ کی جگہ میں تو پہلے ہمزہ کو دوسرے میں تبدیل کر کے ادغام کر دیں گے۔ جیسے: سأّل لأّل اور رَأس اگر ہمزہ لام کلمہ کی جگہ میں ہو تو دوسری ہمزہ کو مطلقا یاء میں تبدیل کر دیں گے۔ جیسے: قَرْأ قِرَأی، قِمَطْر کی مثال ہے۔

سوال: اگر دونوں ہمزہ متحرک ہوں اور آخر میں ہوں تو اس صورت میں کیا حکم ہو گا۔

جواب: اگر دونوں ہمزہ متحرک ہوں اور دونوں آخر میں ہوں یا دوسرا ہمزہ مکسور ہو تو مطلقاً یاء میں تبدیل کر دیں گے۔ اگر دونوں ہمزہ آخر میں نہ ہوں، اور دوسرا ہمزہ مضموم ہو تو دوسرے ہمزہ کو مطلقاً واوَ میں تبدیل کیا جائے گا۔ اگر دوسرا ہمزہ مفتوح ہو اور اس کا ماقبل مفتوح یا مضموم ہو تو دوسرے ہمزہ کو واوَ میں بدلا جائے گا، لیکن اگر مکسور ہو تو دوسرے ہمزہ کو یاء میں بدلا جائے گا۔

سوال: رَأْسٌ، لُؤْمٌ اور بِئْرٌ میں ہمزہ کو باقی رکھا جائے گا یا نہیں۔

جواب: رَأْسٌ، لُؤْمٌ اور بِئْرٌ میں ہمزہ کو باقی رکھنا اور ماقبل حرکت کی جنس سے تبدیل کرنا جائز ہے۔ نیز وضؤ اور مجیء میں ہمزہ کو باقی رکھنا اور ماقبل کی جنس سے ادغام کے ساتھ بدلنا جائز ہے۔

حروف علت میں تعلیل کا بیان

سوال: الف کو یاء سے کب تبدیل کیا جاتا ہے۔

جواب: **پہلا:** جب الف کا ما قبل مکسور ہو۔ جس طرح جمع تکسیر اور تصغیر میں ہوتا ہے۔ جیسے: مِصباحٌ اور مِفتاحٌ ان کی جمع مصابیحٌ اور مفاتیحٌ ہے۔

دوسرا: الف یاء تصغیر کے بعد واقع ہو۔ جیسے: غُلامٌ کی تصغیر غُلَیِّم۔

سوال: واؤ کو کتنی جگہوں پر یاء سے تبدیل کیا جاتا ہے۔

جواب: واؤ کو دس جگہوں پر یاء سے تبدیل کیا جاتا ہے:

پہلا: جب واؤ کلمہ کے آخر میں کسرہ کے بعد واقع ہو۔ جیسے: رَضِیَ، قَوِیَ اور عُفِیَ جب واؤ تائے تانیث پہلے ہو۔ جیسے: شجِیَۃٌ جب واؤ الف نون زائدین سے پہلے ہو۔ جیسے: غزو سے غزِیَان۔

دوسرا: جب واؤ کسی مصدر کے عین کلمہ میں واقع ہو جس کی فعل میں تعلیل ہو چکی ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو اور اس کے بعد الف ہو۔ جیسے: صِیامٌ، قِیامٌ، اِنقِیادٌ اور اعتِیادٌ میں۔

تیسرا: جب واؤ صحیح اللام جمع کا عین کلمہ ہو میں ہو اور اس سے پہلے کسرہ ہو اور اس کا مفرد یا تو معتل ہو، جیسے: دَارٌ دِیارٌ، حِیلۃٌ وحِیَلٌ یا معتل کے مشابہ ہو اور وہ ساکن ہو اس شرط پر کہ جمع میں اس کے ساتھ الف کا ملا ہوا ہونا شرط ہے۔ جیسے: سوط اور سِیاط، حَوض وحِیاضٌ۔

چوتھا: جب واؤ چوتھی جگہ پر کلمہ کے آخر میں فتحہ کے بعد واقع ہو۔ جیسے: أَعْطَیْتُ اور زَکَّیْتُ۔

پانچواں: جب واؤ کلمہ کے درمیان میں کسرہ کے بعد ساکن اور مفرد واقع ہو۔ جیسے: مِیزان اور مِیقاتٌ۔

چھٹا: اگر واو فُعْلَی کے لام کلمہ ہو بطور صفت ہو۔ جیسے: الدُّنیا اور العُلْیا۔
اور حجازیوں کا القُصْوَی کہنا قاعدہ کے اعتبار سے شاذ ہے۔ لیکن استعمال میں فصیح ہے۔

ساتواں: واؤ اور یاء کسی کلمے میں جمع ہوں، اور ان دونوں میں سے پہلا حرف اصلی اور ساکن ہو۔ جیسے: سیدٌ، میتٌ، طیّ اور رَیٌّ طویت اور لویت کے مصدر ہیں۔

آٹھواں: اگر واؤ مفعول کا لام کلمہ ہو اور اس کی ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو۔ جیسے: مَرْضِیّ اور مَقْوِیّ اگر فعل کا عین کلمہ مفتوح ہو تو واؤ سلامت رہے گی۔ جیسے: مدعوّ اور مغزوّ۔

نواں: واؤ فُعُول کے لام کلمہ میں ہو اور جمع ہو۔ جیسے: عِصِيٌّ، دَلِيٌّ، اور قِفِيٌّ۔

دسواں: واؤ فُعَّل کے عین کلمہ میں ہو اور صحیح لام کی جمع ہو جو اس سے جدا نہ ہو۔ جس طرح صُیَّم اور نُیَّم میں اور زیادہ تر صُوَّم اور نُوَّم میں واؤ سلامت رہتی ہے۔

سوال: الف کو واؤ سے کب بدلا جاتا ہے۔

جواب: الف کو واؤ سے بدلا جاتا ہے جب اس کا ما قبل مضموم ہو۔ جیسے: بُویِع، ضُورِب اور ضُوَیرِب

سوال: یاء کو واؤ سے کب بدلا جاتا ہے۔

جواب: یاء کو واؤ سے بدلا جاتا ہے جب یاء ساکنہ مفردہ ہو اور ما قبل مضموم ہو اور جمع نہ ہو، جیسے: مُوقِن، مُوسِر جو یُوقِنُ اور یُوسِرُ سے ہے۔ یاء کو واو سے بدلا جاتا ہے جب اس کا ما قبل مضموم ہو اور وہ فَعُلَ کا لام کلمہ ہو جیسے: نَهُوَ اور قَضُوَ۔

سوال: واؤ کو یاء سے کب بدلا جائے گا۔

جواب: واؤ کو یاء سے بدلا جائے گا جب فَعْلَی کا لام کلمہ اسم ہو صفت نہ ہو۔ جیسے: تَقْوَی اور شَرْوَی اس کی مثل فَتْوَی، یا یاء فُعْلَی کا عین کلمہ ہو۔ جیسے: طُوبَی یا ایسی صفت ہو جو اسماء کے قائم مقام ہو اور اسکا مؤنث أَفْعَلُ ہو جیسے: طُوبی، کُوسی۔

اگر فُعْلَی صفت محض ہو تو یاء کو سلامت رکھنا واجب ہے اور ضمہ کو کسرہ میں بدلا جائے گا۔ بعض لوگوں نے کہا ہے کہ اگر فُعْلَی صفت ہو اگر ضمہ سلامت رہے تو یاء کو واو میں بدلا جائے گا، اور اگر کسرہ سے بدلے تو یاء کو باقی رکھا جائے گا۔ جیسے: الطُوبَی، الطِّیبَی، الضُوقَی، الضِّیقی اور الکِیسَی۔

سوال: واؤ اور یاء کو الف سے تبدیل کرنے کی شرائط بیان کیجئے۔

جواب: واؤ اور یاء کو الف میں تبدیل کرنے کے کی دس شرائط ہیں:

پہلا: واؤ اور یاء متحرک ہو۔ اس سے قَالَ اور بِیعَ نکل گئے۔

دوسرا: حرکت اصلی ہو۔ اس سے جِیَل اور تَوَم نکل گئے۔

تیسرا: ان کا ما قبل مفتوح ہو۔ اس سے العِوَض، الحِیَل اور السُّوَر کے الفاظ خارج ہو گئے۔

چوتھا: دونوں کلموں میں فتحہ متصل ہو۔ اس سے ضَرب واقد اور کِتابُ یاسر جیسے الفاظ خارج ہو گئے

پانچواں: ان دونوں کا مابعد متحرک ہو، اگر واؤ یا یاء عین کلمہ میں ہوں۔ اس سے بَیانٌ، طَوِیلٌ اور خورنق نکل گئے۔

چھٹا: واؤ اور یاء فَعِلَ کے عین کلمہ میں نہ ہو جس فعل سے صیغہ صفت أَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہو جیسے: هَیِفَ اور عَوِرَ اس کی صفت أَهْیَفُ اور أَعْوَرُ ہے۔

ساتواں: جس فَعِل ماضی کا صیغہ صفت أَفعلُ کے وزن پر آتا ہے واؤ اور یاء کا اس کے مصدر میں عین کلمہ کی جگہ واقع نہ ہو۔ جیسے: هَیَفٌ اور عَوَر۔

آٹھواں: واؤ اس اِفْتَعَلَ کا عین کلمہ نہ ہو جو اِفْتَعَلَ فعل میں تشارک کے معنی پر دلالت کرے۔ جیسے: اِجْتَوَرُوا اور اِشْتَوَرُوا یہ تَجَاوَزُوا اور تَشَاوَرُوا کے معنی میں ہیں۔ اگر وہ تشارک کے معنی پر دلالت نہ کرے تو اس میں تعلیل واجب ہے۔ جیسے: اِخْتَان جو خَانَ اور اِختَار جو خَار کے معنی میں ہے۔

نواں: واؤ یا یاء میں سے کوئی ایک حرف کسی ایسے حرف کے ساتھ پڑھا نہ جائے جو تعلیل کا مستحق ہو۔

دسواں: واؤ اور یاء عین کلمہ میں نہ ہو جس کے آخر میں ایسی زیادتی ہو جو اسماء کے ساتھ خاص ہے۔ جیسے: الف نون اور الف تانیث۔

افتعال کی فاء اور تاء کا بیان

سوال: باب افتعال میں آنے والے واؤ اور یاء کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: جب باب افتعال کے فاء کلمہ میں واو یا یاء اصلی ہو، تو اسے تاء میں تبدیل کر کے تاء افتعال میں ادغام کر دیا جائے گا۔ جیسے: اتَّعَدَ، اتَّصَل اور اتَّسَرَ یہ وَعدٌ، وَصلٌ اور یُسرٌ ہے۔ اگر یاء یا واو ہمزہ سے تبدیل شدہ ہو تو اسے تاء میں تبدیل کر کے تاء افتعال میں ادغام کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسے: اِیتزر یہ ازارٌ سے ہے۔

سوال: اگر باب افتعال کے فاء کلمہ میں صاد، ضاد، طاء، یا ظاء ہو تو اس کا حکم بیان کیجئے۔

جواب: اگر باب افتعال کے فاء کلمہ میں صاد، ضاد، طاء، یا ظاء ہو، جن کو حروفِ اطباق کا نام دیا جاتا ہے۔ تو تاء کو طاء میں بدلنا واجب ہے۔ تو صَبَرَ سے اِفتَعلَ میں کہیں اِصطَبرَ، اور فصیح لغت میں ادغام کرنا جائز نہیں ہے۔ اور ضَرَبَ سے اِضطَرَبَ، نیز طَہَر میں اُطَّہَر کہیں اور اس حالت میں ادغام بھی واجب ہو گا۔

سوال: باب افتعال کے فاء کلمہ میں ظاء ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

جواب: اگر فاء کلمہ ظاء ہو تو اس میں تین صورتیں جائز ہیں:

(1): طاء کو ظاء کر کے ادغام کرنا جیسے: اِظَّلم (2): ظاء کو طاء کر کے ادغام کرنا، جیسے: اطّلم

(3): بغیر کسی تبدیلی کے دونوں کو اپنی حالت پر برقرار رکھنا۔

سوال: جب باب افتعال کے فاء کلمہ میں دال، ذال، یا زاء ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہو گا۔

جواب: جب باب افتعال کے فاء کلمہ میں دال، ذال، یا زاء ہو، تو تاء کو دال میں بدل دیا جاتا ہے۔ تو دَان سے اِدَّانَ ابدال اور ادغام کے ساتھ کہیں۔

اگر فاء کلمہ ذال ہو تو تین صورتیں جائز ہے:

(1): دال کو ذال سے بدل کر ادغام کرنا۔ جیسے: ذَکَرَ سے اِذَّکَرَ اور اِدَّکَرَ۔

(2) ذال کو دال سے بدل کر ادغام کرنا۔ (3): بغیر ادغام کے اپنی حالت پر برقرار رکھنا۔

سوال: تائے افتعال کو صاد سے بدلنا اور ادغام کے ساتھ پڑھنا بھی سنا گیا ہے اس مثال بیان کیجئے۔

جواب: جیسے: یَختَصِمُونَ سے آیت کریمہ میں {وَهُمْ یَخِصِّمُونَ}۔

سوال: میم کو واؤ سے بدلنے کا مقام بیان کیجئے۔

جواب: میم کو واو سے بدلنا واجب ہے لفظ فَمْ میں جب یہ اسم ظاہر یا ضمیر کی طرف مضاف نہ ہو۔ اس کی دلیل أفْوَاہٌ جمع تکسیر ہے۔ اور تکسیر اشیاء کو ان کی اصل کی طرف لوٹاتی ہے۔

کبھی کبھار اضافت کے باوجود واؤ کو میم سے بدلا جاتا ہے۔ جیسے نبی ﷺ کا قول (لخلوفِ فم الصائمِ أطیب عند الله من ریح المسک)۔

سوال: نون کو میم سے بدلنے کا مقام بیان کیجئے۔

جواب: نون کو میم سے بدلا جاتا ہے جب نون ساکن ہو اور اس کے بعد باء واقع ہو، چاہے وہ کلمہ میں ہو یا کسی اور لفظ سے ہو۔ جیسے: {إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا} نیز میم کو نون سے بدلنا شاذ ہے۔

اعلال بالنقل کا بیان

سوال: حرف علت متحرک کی ماقبل حرف صحیح ساکن کی طرف نقل کرنے کا ضابطہ بیان کیجئے۔

جواب: حرف علت متحرک کی ماقبل حرف صحیح ساکن کی طرف نقل کرکے حرف علت کو باقی رکھا جاتا ہے، جبکہ وہ حرف علت حرکت منقولہ کا ہم جنس ہو، جیسے: یَقُولُ اور یَبِیعُ۔ ورنہ اسے ہم جنس حرف سے تبدیل کر دیتے ہے جو حرکت سے ہم جنس ہو۔ جیسے: یَخَافُ اور یُخِیفُ۔

سوال: جب معتل ساکن ہو تو حرکت کو نقل کرنا کب ممنوع ہے۔

جواب: جب کلمہ فعل تعجب ہو۔ جیسے: ما أبینَهُ یا کلمہ فعل مضعف ہو، جیسے: ابیَضّ یا اگر لام کلمہ معتل ہو، جیسے: أحْوَی اور أھوی۔

سوال: اعلال بالنقل کل کتنے مقام پر منحصر ہے۔

جواب: اعلال بالنقل چار مقام پر منحصر ہے:

پہلا: فعل معتل عین کلمہ ہو جیسے: مُثّل

دوسرا: وہ اسم جو فعل مضارع سے صرف وزن میں مشابہ ہو۔ جیسے: مَقامٌ اور مَعاشٌ ان کی اصل مَقْوَم اور مَعْیَش ہے۔

تیسرا: وہ مصدر جو اِفْعالٌ اور اِسْتفعَالٌ کے وزن پر آئے، جیسے: إِقْوامٌ اور اِسْتَقْوامٌ۔

چوتھا: وہ صیغہ جو مفعول کے وزن پر ہو۔

سوال: اسم مشابہ فعل مضارع کی وضاحت کیجئے۔

جواب: وہ اسم صرف وزن میں فعل مضارع کے مشابہ ہو اور اس میں ایسی زیادتی ہو جس کے ذریعے وہ فعل سے ممتاز ہو۔ جیسے: مَفعَل کی میم جیسے: مَقوَم سے مَقَام یا پھر فعل سے ممتاز نہ

ہو۔ جیسے: مَعَاش میں عین کلمہ کی حرکت ماقبل کی نقل کر کے الف سے بدل دیا گیا۔

سوال: إِفْعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر آنے والے مصدر کی وضاحت کیجئے۔

جواب: اِفْعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر آنے والے مصدر میں مذکورہ تعلیل ہوتی ہے جیسے: إِقْوَامٌ اور اِسْتِقْوَامٌ تو ان میں تعلیل کے بعد دو الف میں سے ایک کو حذف کرنا واجب ہے التقائے ساکنین کی وجہ سے، اور کس الف کو حذف کیا جائے گا پہلی یا دوسرے کو؟ اس میں اختلاف ہے، صحیح یہ ہے کہ دوسری الف کو حذف کیا جائے اس کے قریب ہونے کی وجہ سے۔ اور اس کے عوض میں تاء کو لایا جائے گا۔ تو پھر کہا جائے گا إقامةٌ اور استقامةٌ۔ نیز کبھی تاء کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے، جیسے: أَجاب إِجَاباً۔ خصوصاً اضافت کے وقت، جیسے: {وَإِقَامِ الصَّلاةِ}۔

اور اِفعَال، اِستفعالٌ اور ان کی فروعات بغیر تعلیل کے بھی استعمال ہوتی ہے۔ جیسے: اعوَل اِعْوالٌ اور اِستَحوَذ استِحْواذٌ اور یہ بھی سماعی ہے۔

سوال: مفعول کے وزن پر آنے والے صیغے کے احکام بیان کیجئے۔

جواب: مفعول کے وزن پر آنے والا صیغہ اجوف واوی ہو تو پہلی واؤ کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کر کے دوسری واؤ کو حذف کرنا واجب ہے، اگر اجوف یائی ہو تو یاء کی حرکت ماقبل کی طرف نقل کر کے واؤ کو حذف کرنا اور ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ تا کہ واوی کا یائی سے التباس نہ ہو جائے۔ اور بنو تمیم والے اجوف یائی کو بغیر تعلیل کے صحیح قرار دیتے ہیں۔ جیسے: مَبْيُوع، مَدْيُون اور مَخْيُوطٌ۔

اعلال بالحذف کا بیان

سوال: حذف کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: حذف کی دو اقسام ہے:

پہلا: قیاسی: قاعدہ کے مطابق کسی حرف علت کو حذف کرنا۔ جیسے: کلمہ کا ثقیل ہونا۔

دوسرا: غیر قیاسی: قاعدہ سے ہٹ کر حرف علت کو حذف کرنا۔

سوال: قیاسی میں کتنے مسائل شامل ہے۔

جواب: قیاسی میں تین مسائل شامل ہے:

پہلا: فعل موجود حرف زائد کے ساتھ۔

دوسرا: فعل معتل اور اس کے مصدر کے فاء کلمہ کے ساتھ۔

تیسرا: فعل ثلاثی کے عین کلمہ کے ساتھ جبکہ عین اور لام ایک ہی جنس کے ہوں، اور اس کی اسناد ضمیر مرفوع متحرک کے لئے ہو۔

سوال: فعل موجود حرف زائد کے ساتھ ہو اس مسئلہ کی وضاحت کیجئے۔

جواب: اگر ماضی "أَفْعَلَ" کے وزن پر ہو، تو اس کے مضارع اور صفتوں میں ہمزہ کو حذف کرنا ضروری ہے، بشرطیکہ ہمزہ کو بدل نہ دیا گیا ہو، کیونکہ ہمزہ کے اجتماع کو ناپسند کیا جاتا ہے، خاص طور پر جب وہ ہمزہ متکلم کے شروع ہو۔ جیسے: أَكْرَمَ اور يُكْرِمُ، نُكْرِمُ، تُكْرِمُ، مُكْرِمٌ، اور مُكْرَمٌ۔
اگر أَفْعَلَ کے ہمزہ کو ھاء یا عین سے بدل دیا جائے تو اس وقت ہمزہ کو حذف نہیں کیا جائے گا۔ جیسے: ، أَرَاقَ، أَنْهَلَ سے هَرَاقَ، عَنْهَلَ۔

سوال: فعل ثلاثی والے مسئلے کی وضاحت کیجئے۔

جواب: جب فعل ماضی ثلاثی مکسور العین ہو اور اس کے عین اور لام کلمہ ایک ہی جنس کے ہوں تو آپ کے لئے اس کی اسناد ضمیر متحرک کی طرف کرنا تین وجہوں سے جائز ہے:

پہلا: اتمام جیسے: ظَلِلْتُ

دوسرا: عین کلمہ کی حرکت فاء کلمہ کی طرف نقل کر کے عین کلمہ کو حذف کرنا۔

تیسرا: حعین کلمہ بغیر حرکت نقل کئے بغیر حذف کرنا۔

جیسے ظِلْتُ ۔مذکورہ صورت میں اگر فعل تین حروف سے زائد مشتمل ہو تو مکمل کلمہ ادا کرنا ضروری ہے۔ جیسے: أَقْرَرْتُ۔

نیز اگر فعل مکسور العین ہو اور مضارع یا امر ہو اور اس میں نون نسوۃ متصل ہو، تو صرف پہلے دو

طریقے جائز ہیں۔ جیسے: یَقْرِرْنَ اور یِقْرِرْنَ یا اقْرِرْنَ وقِرْنَ۔

سوال: غیر قیاسی کی وضاحت کیجئے۔

جواب: غیر قیاسی یاء کا حذف کرنا جیسے: یَدٌ اور دمٌ جن کی اصل یَدَیٌ اور دَمَیٌ تھی اور واو کو حذف کرنا جیسے: اسمٌ، ابنٌ اور شفۃٌ جن کی اصل سِمْوٌ، بَنَوٌ اور شَفَوٌ تھی۔ ھاء کو حذف کرنا جیسے: استٌ جس کی اصل سَتَہٌ تھی۔ اور تاء کو حذف کرنا جیسے: اسطاع جس کی اصل استطاع ہے۔

ادغام کا بیان

سوال: ادغام کا تلفظ بیان کیجئے۔

جواب: کوفیوں کے نزدیک: ادغام دال کے سکون ساتھ، اور بصریوں کے نزدیک: دال کی تشدید کے ساتھ مستعمل ہے۔

سوال: ادغام کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیجئے۔

جواب: ادغام کا لغوی معنی: داخل کرنا آتا ہے اور اصطلاحاً دو حرفوں کو لانا جن میں ایک ساکن اور دوسرا متحرک ہو دونوں ایک ہی مخرج سے ہوں اور ان دونوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو اور ایک ہی دفعہ زبان اٹھتی اور گرتی ہو۔

سوال: ادغام کا اطلاق کن پر ہوتا ہے۔

جواب: ادغام کا اطلاق تمام حروف پر ہوتا ہے، سوائے الف لین کے، اس کے متماثلین اور متقاربین میں واقع ہونے کی وجہ سے چاہیے وہ ایک ہی کلمہ میں ہو یا دو کلموں میں۔

سوال: ادغام کی تین اقسام کے نام بیان کیجئے۔

جواب: ادغام کو تین اقسام ممتنع، واجب، اور جائز ہے۔

سوال: ادغام ممتنع کو بیان کیجئے۔

جواب: جب دو ہم مثل حرف میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔ جیسے: ظَلِلْتُ یا اس کا عکس ہو یعنی پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو اور پہلا حرف ھا سکت ہو، جیسے: {مَالِیَہ، ھَلَکَ عَنِّی

سُلْطَانِيَة} یا پھر وہ دونوں حروف متحرک ہوں لیکن ادغام نہ ہو الحاق کی غرض سے جیسے: قَرْدَد اور جَلْبَبَ یا پھر دوسرے اوزان سے مشابہ ہونے کا خوف ہو تو ان سب صورتوں میں ادغام ممتنع ہو گا۔ جیسے: دُرَر۔

سوال: ادغام واجب بیان کیجئے۔

جواب: جب دو ایک ہم مثل حروف میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو جبکہ پہلا نہ تو مدہ ہو اور نہ ہی فا سے جدا ہمزہ ہو۔ جیسے: سَأَل اور رَآس فَعّال کے وزن پر۔ اسی طرح جب دونوں حروف متحرک ہوں تب بھی ادغام واجب ہے۔

سوال: جب دونوں حروف متحرک ہوں تو گیارہ شرائط کے ساتھ ادغام واجب ہے۔ وہ گیارہ شرائط بیان کیجئے۔

جواب: وہ گیارہ شرائط درج ذیل ہیں:

پہلی شرط: دونوں حرف ایک کلمہ میں ہوں، جیسے: مدّ، مدّ کی اصل مَدَد۔ اور اگر دونوں دو کلموں میں ہوں تو ادغام جائز ہے، جیسے: جعلَ لکم۔

دوسری شرط: کوئی حرف شروع کلام میں نہ ہو، جیسے: دَدَن۔

تیسری شرط: کوئی حرف مدغم حرف سے متصل نہ ہو، جیسے: جُسَّس جمع جاسّ ہے۔

چوتھی شرط: وہ دونوں حروف ملحق کے وزن پر نہ ہوں جو دوسرے وزن میں شامل ہو۔ جیسے: قَرْدَد جو جعفر میں ملحق ہے۔

پانچویں، چھٹی، ساتویں اور آٹھویں شرط:

دونوں ایسے اسم کے وزن پر نہ ہوں جو فَعَلٌ کے وزن پر ہو۔ جیسے: طَلَل، یا فُعُلٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے: ذُلُل، یا فِعَلٌ کے وزن پر نہ ہو۔ جیسے: لِمَمٌ، یا فُعَلٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے: دُرَر۔

پس اگر کوئی حرف شروع کلام میں ہو، یا مدغم کے ساتھ متصل ہو یا ملحق کے وزن پر ہو یا فَعَلٌ، فِعَلٌ، فُعُلٌ اور فُعَل کے وزن پر ہو تو ان تمام صورتوں میں ادغام ممتنع ہے۔

نواں شرط: دونوں حروف میں سے کسی کی حرکت عارضی نہ ہو، جیسے: اخْصُصْ أَبِي اور اكْفُفِ الشَّر۔

دسواں شرط: دونوں حروف میں ایسی یاء نہ ہوں جن میں سے دوسری کی حرکت لازمی ہو، جیسے:

حیِيَ اور عَيِيَ۔

گیارھواں شرط: دونوں حروف افْتَعَل کی دونوں تاء نہ ہوں جیسے: استَتَرَ اور اقتَتَلَ۔

نیز آخری تین صورتوں میں ادغام کرنا اور ادغام نہ کرنا دونوں جائز ہیں۔

سوال: کن کن صورتوں میں ادغام کرنا اور نہ کرنا جائز ہے۔

جواب: ادغام کرنا اور نا کرنے کے قواعد درج ذیل ہیں:

پہلا: فعل مضارع کے شروع میں دو زائدہ تاء ہو، جیسے: تَتَجَلّٰى اور تَتَعَلَّمُ اگر ادغام کریں، تو پہلے میں ہمزہ وصل لائے گا تاکہ تلفظ میں آسانی ہو۔ نیز جب اس کی ابتداء میں تخفیف کا ارادہ کرے تو دو تاؤں میں سے ایک کو حذف کر دے اور وہ دوسری تاء ہو گی۔ جیسے: کہ قرآن مجید میں {نَارًا تَلَظّٰى} اور {وَلَقَدْ كُنْتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ}

کبھی فعلِ مضارع میں دوسرے نون کو بھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ جیسے:

عاصم کی قراءت میں {وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ} اس کی اصل نُنَجِّي۔

دوسرا: فعلِ مضارع مجزوم ہو یا فعل امر مبنی بر سکون ہو۔ جیسے: {وَمَنْ يَرْتَدِدْ مِنْكُمْ عَنْ دِينِهِ} اسے بغیر ادغام کے ساتھ پڑھا گیا ہے اور یہ حجازیوں کی لغت ہے، جبکہ ادغام تمیمیوں کی لغت ہے جیسے: {وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ} میں۔

سوال: جب حرف مدہ مدغم کے ساتھ ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہو گا۔

جواب: جب حرف مدہ مدغم کے ساتھ ملا تو اس کو مناسب حرکت دینا واجب ہے، جیسے: رُدُّوا جب مدغم کے ساتھ یاء غائبہ مل جائے تو اسے فتحہ دینا واجب ہے۔ اور جب یائے غائب اس کے ساتھ ملے تو ضمہ واجب ہے، بر خلاف ثلعب کے۔

سوال: جب مدغم ضمیر مرفوع متحرک کے ساتھ مل جائے تو اس صورت میں کیا حکم ہو گا۔

جواب: جب مدغم ضمیر مرفوع متحرک کے ساتھ مل جائے تو ادغام نہ کرنا واجب ہے۔ جیسے: {نَحْنُ خَلَقْنَاهُمْ وَ شَدَدْنَا أَسْرَهُمْ} اور اس کے علاوہ میں ادغام نہ کرنا شاذ ہے۔ جیسے: أَلِلَ السِّقَاءُ۔

متقاربین کا ادغام

سوال: حروف کے مخارج بیان کیجئے۔

جواب: حروف کے تقریباً چودہ مخارج ہیں:

1۔ الف، ہمزہ، اور ھاء: حلق کے پیچھے والے حصے سے

2۔ حاء اور عین: حلق کے درمیان سے

3۔ خاء اور غین: حلق کے نیچے سے

4۔ قاف اور کاف: زبان کے آخری حصے اور اس کے اوپر کے تالو سے

5۔ جیم اور شین: زبان کا درمیانی حصے اور اس کے اوپر کے تالو سے

6۔ ضاد: زبان کے ایک کنارے کو دائیں بائیں کے دانتوں کے ساتھ

7۔ لام: زبان کے کنارے سے لے کر آخر تک اور اس کے اوپر کے تالو کے ساتھ، لام کا مخرج ضاد کے قریب ہے، اور یہ سب سے وسیع مخرج والا حرف ہے۔

8۔ راء: زبان کا کنارہ اور اس کے اوپر کا حصہ یا اس کے قریب کا حصہ تو یہ لام کے مخرج سے نکلتا ہے۔

9۔ نون: خیشوم کے قریب، یعنی ناک کے آخری حصہ۔

10۔ طاء، دال اور تاء: زبان کا کنارہ، اوپر کے اگلے دانتوں کے ساتھ جو کہ اوپر اور نیچے کے دو دو دانت

11۔ صاد، زاء، اور سین: زبان کا کنارہ اور اگلے دانتوں کے ساتھ

12۔: ظاء، ذال، اور ثاء: زبان کا کنارہ اور اگلے دانتوں کے کنارے کے ساتھ

13۔ فا: نچلے ہونٹ کا اندرونی حصہ اور اوپر کے اگلے دانتوں کے ساتھ

14۔ باء، میم، اور واو: دونوں ہونٹوں کے درمیان سے

سوال: صاحب شذا العرف نے صفات کی کونسی اقسام بیان کی۔

جواب: صاحب شذا العرف صفات لازمہ کی درج ذیل اقسام بیان کی:

جہر، ہمس، رخاوت، شدت و توسط، اطباق، انفتاح، استعلاء، استفال، ذلاقہ، اصمات، صفیر اور لین

سوال: مجہور اور مہموس بیان کیجئے۔

جواب: مجہور وہ حرف جس کے ادا کرتے وقت نفس کا بہاؤ رک جاتا ہے اس کی قوت اور مخرج پر مضبوطی کی وجہ سے یہ حرف صرف مضبوط آواز کے ساتھ نکلتا ہے جو نفس کو اس کے ساتھ بہنے سے روکتا ہے۔

مہموس: جن حروف کو ادا کرتے وقت سانس جاری رہے۔ ان کا مجموعہ فَحَثَّهُ شخص سکَتَ اور جو ان کے علاوہ حروف ہیں وہ مجہور ہیں۔

سوال: شدید اور رخو سے کیا مراد ہے۔

جواب: شدید: وہ حروف جس کی آواز کی حرکت اس کے ٹھہرنے پر منحصر ہوتی ہے اور اس کے حروف أَجِدُكَ قَطَبْتَ ان حروف میں سے پانچ حروف کو قلقلہ کہا جاتا ہے جب یہ ساکن ہو اور وہ یہ ہے قُطُبُ جُدٌ۔

رخو: رخاوت اس کی ضد شدید ہے اس کے لئے نہ کوئی انحصار اس کو پورا کر سکتا ہے اور نہ ہی آواز کا بہاؤ اور اس کے حروف لَمْ یروِ عنا ہے۔

سوال: مطبق اور منفتح میں فرق بیان کیجئے۔

جواب: مطبق: وہ حروف جس کے ساتھ زبان اور تالو جڑ جاتے ہیں، اس کی آواز کا بہاؤ زبان اور اس کے قریبی تالو کے درمیان منحصر ہوتا ہے۔ اور اس کے حروف ص، ض، ط، ظ۔

منفتح: جو مطبق کے برخلاف ہو وہ منفتح ہے۔

سوال: مستعلی اور مستفل کی تعریف بیان کیجئے۔

جواب: مستعلی: وہ حرف جس کے ساتھ زبان کو تالو تک اٹھانا پڑتا اس کے حروف حرف اطباق

اور خاء، غین اور قاف ہے۔

مستفل: مستعلی کے علاوہ حروف مستفل ہے۔

سوال: ذلاقہ اور مصمتہ سے کیا مراد ہے۔

جواب: ذلاقہ: کلام میں فصاحت اور ہلکا پن ہے۔ اور جن حروف میں صفت پائی جاتی ہے وہ اپنے خارج سے سہولت کے ساتھ ادا ہوتے ہیں۔ ان حروف کا مجموعہ مُرِ بِنَفَل ہے۔

مصمتہ: ذلاقہ کے علاوہ حروف کو مصمتہ کہتے ہیں۔

سوال: حروف صفیر اور حروف لین بیان کیجئے۔

جواب: حروف صفیر: زاء، سین اور صاد کو کہتے ہیں۔

حروف لین: الف، واو، اور یاء۔

سوال: ادغام متقارب کے تین احکام بیان کیجئے۔

جواب: ادغام متقارب کے تین احکام (1): وجوب (2): امتناع (3): جواز ہے:

وجوب: لام تعریف میں جبکہ حروف شمسیہ میں سے کسی حرف کے ساتھ آئے۔ اور وہ ت، ث، د، ذ، ر، ز، س، ش، ص، ض، ط، ظ، ل، ن۔ اور لام ساکن کے ساتھ راء میں، جیسے: {بَلْ رَفَعَهُ اللهُ} اور نون ساکن کے ساتھ چھ حروف میں چار حروف میں غنہ کے ساتھ اور وہ ینمو (یعنی: ی، ن، م، و) ہے اور دو حروف میں غنہ کے بغیر (یعنی: ل، ر)، نون ساکن جب باء کے ساتھ ہو تو میم سے بدل کر ادغام واجب ہے۔

امتناع: ادغام ضَوِیَ مِشْفَرٍ کے حروف میں ممتنع ہے۔ کیونکہ ضاد استطالت ہے۔ یاء اور واو لین ہے، میم غنہ ہے، شین اور فاء تفشی ہے اور راء کا تکرار ہے۔

جواز: ان صورتوں کے علاوہ میں ادغام جائز ہے۔ جیسے: نون متحرک کا حروفِ یرملون میں سے کسی حرف کے ساتھ ادغام جیسے: ت، ث، د، ذ، ط، ز، س، ص میں ادغام کرنا۔

جیسے: سَکَتْ ثَابِت یادَارِم، ذَاکِریاطَالِب۔

التقاء الساکنین کا بیان

سوال: اگر دو ساکن جمع ہو جائے تو اس سے چھٹکارا کس طرح حاصل کیا جائے گا۔

جواب: جب دو ساکن حروف ایک کلمہ یا دو کلمہ میں مل جائیں تو پہلے ساکن کو حذف کر کے، یا اسے حرکت دے کر چھٹکارا حاصل کرنا ضروری ہے۔

سوال: اگر دو ساکن حروف ایک کلمہ میں ہو تو اسکا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر دو ساکن حروف ایک کلمہ میں ہوں تو پہلا حرف لفظاً اور خطاً حذف کرنا واجب ہے بشرطیکہ وہ مدہ ہو۔ چاہیے دوسرا حرف اس کلمہ کا جزء ہو یا جزء کی طرح اس میں ہو۔ جیسے: قُلْ، بِعْ، خَفْ اور أنتم تغزُون۔

سوال: اگر دو ساکن حروف دو کلمہ میں ہوں تو پھر کیا حکم ہے۔

جواب: جب دو ساکن حروف دو کلمہ میں ہو تو پہلے حرف کو صرف لفظاً حذف کر دے گے اگر پہلا حرف مدہ بھی ہو۔ جیسے: یغزو الجیش، ویرمی الرجل۔

نیز اگر پہلا حرف مدہ نہ ہو تو حرکت واجب ہے مگر دو صورتوں میں:

<u>پہلا:</u> نون تاکید خفیفہ، جب وہ ساکن سے ملا ہو تو اسے حذف کر دیا جاتا ہے۔

<u>دوسرا:</u> اس علم کا تنوین جو اِبْنٌ مضاف کی صفت ہو۔ جیسے: محمدُ بن عبد الله۔

سوال: ساکن حرف کو کونسی حرکت دی جاتی ہے۔

جواب: التقاء ساکنین سے بچنے کے لئے ساکن کو کسرہ دیا جاتا ہے، بعض کے نزدیک دو جگہوں میں ضمہ دینا واجب ہے:

<u>پہلا:</u> مضاعف فعل کا امر جو ہاء غائب کے ساتھ متصل ہو، اور اسکا مجزوم مضارع ہو۔ جیسے: رُدَّهُ ولم یَرُدَّهُ۔

<u>دوسرا:</u> مذکر کی جمع کا میم جو ضمیر مضموم کے ساتھ متصل ہو۔ جیسے: {کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ} اور {لَهُمُ الْبُشْرَی}۔

سوال: فتحہ تاء تانیث اور نون جارہ میں کب واجب ہے۔

جواب: فتحہ تاء تانیث میں واجب ہے جب وہ الف تثنیہ سے ملا ہوا ہوں۔ جیسے: قَالَتا اور نون جارہ جب وہ ألْ پر داخل ہو۔ جیسے: مِنَ الله، اور مِنَ الکتاب۔

سوال: التقاء ساکنین کتنی جگہوں پر معاف ہے۔

جواب: التقاء ساکنین تین جگہوں پر معاف ہے:

پہلا: جب پہلا ساکن حرف لین ہو، اور دوسرا ساکن اس میں مدغم ہو، اور دونوں ایک ہی کلمے میں ہوں۔ جیسے: {وَلَا الضَّالِّينَ}، مادّۃ۔

دوسرا: جب کلمات کی تفصیل کا ارادہ کیا جائے۔ جیسے: جیم، میم، قاف اور واؤ۔

تیسرا: وہ کلمات جن پر وقف کیا جائے۔ جیسے: قَالْ، زَيْدْ، ثَوْبْ، بکرْ اور عَمْرْو۔

سوال: وقف کی صورت میں سب سے خفیف کیا ہے۔

جواب: وقف کی صورت میں سب سے خفیف حروف لین میں سے الف، پھر واؤ اور یاء مدہ ہے، پھر بغیر مد کے واؤ اور یاء لین ہے۔ جیسے: کہ ثَوْب اور بَيْت۔

امالہ کا بیان

سوال: امالہ کے اور کیا نام ہے؟

جواب: امالہ کو کسر، بطح، اور اضجاع کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

سوال: امالہ کی تعریف سپرد قلم کیجئے۔

جواب: امالہ لغت میں أملْت الشیء إمالۃ کا مصدر ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ کسی چیز کو اس کی موجودہ سمت سے ہٹا دینا۔

اصطلاحاً: فتحہ کو یاء کی سمت کی طرف لے جانا جبکہ فتحہ کے بعد الف ہو۔ جیسے الفتی، اور فتحہ کو کسرہ کی طرف لے جانا اگر الف نہ ہو۔ جیسے نعمہ اور بسحر ہے۔

سوال: امالہ کو کون استعمال کرتے ہیں۔

جواب: امالہ کو بنو تمیم، اسد، قیس، اور اکثر اہل نجد استعمال کرتے ہیں اور حجاز کے لوگ بہت کم اس کا استعمال کرتے ہیں۔

سوال: امالہ کے اسباب سبعة تحریر کیجئے۔

جواب: امالہ کے اسباب سبعة پیش خدمت ہیں:

پہلا: یاء الف سے بدلا ہو کنارے پر ہو اور حقیقیہ ہو۔ جیسے: الفَتی، اور اسْتَرٰی، یا پھر یاء تقدیری ہو جیسے: فتاۃٌ۔

دوسرا: یاء کا بعض صیغوں میں الف کی جگہ واقع ہونا۔ جیسے: مَلْھٰی، أرْطَان، حُبْلَی کا الف، ان کے تثنیہ میں ملْھَیَان، أرْطَیان اور حُبْلَیَان۔

تیسرا: الف کا اس فعل کے عین کلمہ سے تبدیل ہونا جو فعل تاء ضمیر کی طرف اسناد کے وقت فِلتُ کے وزن پر ہو۔ جیسے: بَاعَ، کالَ، ھابَ، کادَ اور مَاتَ میں آپ بِعْتُ، کِلْتُ، ھِبْت، کِدْت اور مِتُّ کہتے ہیں ان کی لغت پر جنھوں نے میم کو کسرہ دیا۔

چوتھا: الف کا یاء سے پہلے واقع ہونا جیسے: بایَعْتُہ اور سَایَرْتُہ۔

پانچواں: الف کا یاء کے بعد واقع ہونا، چاہے وہ یاء متصل ہو یا منفصل جیسے: عِیانٌ، شَیْبانٌ۔

چھٹا: الف کا کسرہ سے پہلے براہ راست واقع ہونا۔ جیسے: سَالِمٌ یا اس الف کے بعد واقع ہونا جو کسی حرف کے ساتھ منفصل ہو۔ جیسے: کِتَابٌ یا دو حرفوں کے ساتھ جو دونوں متحرک ہوں، جن میں دوسرا حرف ہاء ہو، اور پہلا حرف مضموم نہ ہو۔ جیسے: یرید أن یضربَھا۔

ساتواں: دو کلموں کے درمیان تناسب کا ارادہ ہو جن میں سے ایک کسی مقدم سبب کی وجہ سے امالہ کیا گیا ہو۔ جیسے: وَالضُّحَی میں ابو عمرو کی قراءت میں امالہ کرنا سَجَی اور قَلَی کی مناسبت کی وجہ سے۔

سوال: موانع امالہ بیان کیجئے۔

جواب: موانع امالہ دو ہیں:

پہلا: راء جب مکسور نہ ہو اور الف کے ساتھ متصل ہو۔ جیسے: رَاشِدٌ یا الف کے بعد راء ہو۔

جیسے: ھٰذا الجدار۔ نیز اگر الف کے قریب کوئی اور راء ہو تو پہلی راء امالۃ کو نہیں روکے گا۔ جیسے:
{إنّ الأبرار}

دوسرا: سات حروف مستعلیہ: خاء، غین، صاد، ضاد، طاء، ظاء، قاف، چاہے یہ الف سے پہلے یا بعد میں آئے۔ تو یہ امانع امالہ ہے۔

لیکن ان میں کچھ شرائط یہ ہے: ان میں سے کوئی بھی حرف مکسور نہ ہو۔ لہذا طِلابٌ اس سے خارج ہوگئے۔ اور حروف مستعلیہ الف کے ساتھ ملے ہوں، یا ایک حرف کے فاصلے پر ہوں۔ جیسے: صالحٌ، ضامنٌ۔ اور یہ بھی شرط ہے کہ یہ حروف مستعلیہ کسی کسرہ کے بعد ساکن نہ ہوں، لہذا مصباحٌ، إصلاحٌ اور مِطواعٌ اس سے خارج ہوگئے۔

سوال: جس امالہ کو مانع روک دیتا ہے اس کی شرائط سپرد قلم کیجئے۔

جواب: جس امالہ کو مانع روک دیتا ہے اس کی شرائط درج ذیل ہیں:

پہلا: امالہ کا سبب کسرہ مقدر نہ ہو۔ جیسے: خَاف۔

دوسرا: امالہ کا سبب یاء ہے جو الف میں تبدیل ہو۔ جیسے: طَاب۔ کیونکہ سبب مقدر یہاں سبب ظاہر سے زیادہ قوی ہے۔ اس لئے سبب ظاہر یا تو الف پر مقدم ہوتا ہے۔ جیسے: کسرہ کِتَابٌ میں، یا یاء بَیانٌ میں، یا الف سے متاخر ہوتا ہے۔ جیسے: غَانِمٌ اور بَایِعٌ۔

سوال: امالہ کا سبب کس صورت میں مؤثر ہوتا ہے۔

جواب: امالہ کا سبب اس وقت تک مؤثر ہوتا جب تک وہ الف کے ساتھ ایک لفظ میں نہ ہو، کیونکہ عدمِ امالہ اصل ہے، اس لئے ادنی وجہ سے بھی امالہ ترک کیا جاتا ہے۔ اس لئے لِزَیْدٍ مَال میں امالہ نہیں کیا جاتا۔ کیونکہ الف اور کسرہ مختلف کلمہ میں موجود ہیں۔

سوال: مانع امالہ کس صورت میں مؤثر ہوتا ہے۔

جواب: مانع امالہ مطلقاً مؤثر ہوتا ہے کیونکہ امالہ جو کہ خلاف اصل ہے اس کی طرف صرف اسی وقت رجوع کیا جاتا ہے جب اس کا اثر قوی ہو۔ اس لئے کِتَابٌ کی الف میں امالہ نہیں کیا جاتا۔

سوال: فتحہ میں امالہ کرنے کے مقامات بیان کیجئے۔

جواب: فتحہ کو تین حروف سے پہلے إمالة دی جاتی ہے۔

پہلا: الف سے پہلے: اور شرط یہ ہے کہ فتحہ کسی حرف اور نہ ہی حرف کے مشابہ کسی اسم میں ہو۔ کیونکہ إمالة ایک نوع تصرف ہے۔

دوسرا: راء سے پہلے، اور اس کی شرط راء مکسور ہو، اور فتحہ یاء میں نہ ہو چاہیے فتحہ وراء دونوں متصل ہوں۔ جیسے: مِن الکبر یا ایسے الفاظ میں ہو جو کسی ساکن حرف سے جدا ہوں لیکن وہ یاء نہ ہو۔ جیسے: مِنْ عمرو۔

تیسرا: ھاء تانیث سے پہلے، خاص طور پر وقف میں، جیسے: رحمةٌ اور نعمةٌ کیونکہ ھاء تانیث کو الف کے ساتھ مشابہت دی جاتی ہے کیونکہ دونوں کا مخرج، معنی، زیادتی، اور ناموں کے ساتھ اختصاص میں اتفاق ہوتا ہے۔

مسائل تمرین

سوال: تمرین کی تعریف اور اس کی ماخوذ منہ تحریر کیجئے۔

جواب: تمرین یہ "مرّنه علی کذا" کا مصدر ہے اور اہل عرب کے اس قول مَرَنَ علی الشیء مُرونًا وَمَرَانَةً سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ کسی چیز کو عادت بنا لینا اور اس پر قائم رہنا۔ یہاں اس کا معنی یہ ہے کہ طالب علم کو صرفی قواعد پر عمل کرنے کی عادت ڈالنا۔

سوال: المطلوب ان تَبنِیَ من کذا لفظاً بِزنة کذا اس عبارت کی وضاحت اور مراد شذا العرف کی روشنی میں بیان کیجئے۔

جواب: اس قول کے بارے کئی اقوال ہے: لیکن سب سے درست بات یہ ہے کہ اس کا مطلب ہے ضَرَبَ سے جَعْفَر کے وزن پر کوئی لفظ بناؤ، یعنی کہ اس وزن فرعی میں وہی تصرفات کیے جائیں جن کا قانون تقاضا کرتا ہے۔ جیسے: قلب، حذف، یا ادغام، اگر اس وزن فرعی میں کوئی ایسے اسباب ہو جن کا یہ تقاضا کر رہا ہے تو اس کے مطابق قانون لانا چاہیے۔ جیسے: اگر اصل میں کوئی زائد حرف ہے تو فرع

میں بھی زائدہ حرف کا اضافہ کرنا پڑے گا۔ جب اصل میں قلب ہو تو فرع میں بھی وہی قلب ہو گا۔ اگر فرع میں کوئی ایسی چیز موجود ہو جو عدم ادغام کا تقاضا کرتی ہو، تو اس پر عمل کیا جائے۔

سوال: امام سیبویہ مذکور گفتگو کے بارے میں کیا فرماتے ہیں اور علامہ حماوی اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

جواب: امام سیبویہ کے نزدیک ہر اس وزن پر کوئی صیغہ تیار کیا جا سکتا ہے جو وزن کلام عرب سے ثابت ہو۔ اگرچہ فرع مطلوب میں اس لفظ پر کلام نہ کیا گیا ہو (یعنی اس لفظ کا استعمال نہ ہو)۔ تو ضَرَبَ کو شَمَنْبَث کے وزن پر لانا درست ہے۔ اور ضَرَنْبَب کہا جا سکتا ہے حالانکہ عربی میں اس طرح کا لفظ استعمال نہیں ہوا۔

علامہ حملاوی فرماتے ہیں: کہ امام سیبویہ کی بات میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ غرض صرف تمرین ہے، اور یہ کہنا درست نہیں کہ ایسے وزنوں کا ثابت ہونا ضروری ہے جو عربی میں استعمال نہیں ہوئے۔ جیسے: جالینوس اور میکائیل کے وزن پر کوئی لفظ نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ یہ عربی زبان میں ثابت نہیں ہیں۔

تطبیق

سوال: جب صیغہ بَاعَ اور قَالَ سے عَنْسَل کے وزن پر لانا ہو تو کس طرح لائے گے۔

جواب: جب صیغہ لائے بَاعَ اور قَالَ سے عَنْسَل کے وزن پر لانا ہو تو بَنْيَع اور قَنْوَل بغیر ادغام کے کہیں۔ حالانکہ یہاں دو متقارب حروف ہیں متقاربین میں ادغام کی شرط یہ ہے کہ کوئی التباس نہ ہو۔

سوال: قَالَ اور بَاعَ سے قِنْفَخْر کے وزن پر کیسے صیغہ لایا جائے گا۔

جواب: قَالَ اور بَاعَ سے قِنْفَخْر کے وزن پر صیغہ لانا ہو تو قِنْوَل اور بِنْيَع بغیر ادغام کے کہوں۔ حالانکہ یہاں بھی دو متقارب حروف ہیں یعنی نون اور واو، اور نون اور یاء۔ اس لیے کہ ادغام سے بچا جائے تا کہ عِلَّكْد سے التباس نہ ہو جائے۔

سوال: ضَرَبَ مضاعف العین کو مُحَوِيّ کے وزن پر کس طرح لاؤں گے۔

جواب: ضَرَب مضاعف العین کو مُحوِی کے وزن پر لانا ہو تو مُضَرِّبٍ کہو۔

سوال: جب کسی درخت یا پھل کا نام مُسْطاۃٌ کے وزن پر لانا ہو تو کیا کیا جائے گا۔

جواب: کسی درخت یا پھل کا نام مُسْطاۃٌ کے وزن پر لانا ہو تو مُسْتاۃٌ کہو۔

سوال: وَأیت کو کَوْکَبٌ کے وزن پر کیسے بنایا جائے جبکہ یہ تخفیف شدہ حالت میں جمع سلامت کے ساتھ ہے۔ اور اس کی اضافت یاء متکلم کی طرف کی جائے۔

جواب: اس میں أوِیٌ کہو، یعنی سب سے پہلے وَأی کو کَوْکَبٌ کے وزن پر بناؤ، پھر وَوْأی کہو، پھر فتیً کی طرح اس میں تعلیل کرو، تو وَوْأیٌ ہو جائے گا۔ پھر جب اس کی ہمزہ کو تخفیف دے کر اس کی حرکت کو پہلے حرف پر منتقل کیا جائے گا تو پھر وَوًی فتیً کے وزن پر کہو، پھر پہلی واو کو ہمزہ میں تبدیل کرو تو یہ أوًی ہو جائے گا۔ اور بعض نے عدم قلب کو جائز قرار دیا ہے۔ جب اسے جمع سلامت کرو تو آپ اس میں کہوں أوَوْنَ فَتَوْنَ کی طرح، جب اس کی اضافت یاء متکلم کی طرف کی جائے تو أوَوِیَ کہو، پھر دوسری واو کو یاء میں تبدیل کرو، اور اسے یاء میں مدغم کرو اور پہلی واو کو یاء کی مناسبت سے کسرہ دو، تو یہ أوِیَّ ہو جائے گا۔

سوال: وَأیتَ کو أبْلُم کے وزن پر کیسے بنایا جائے۔

جواب: اس میں أُوٍ کہو، اور اس کی اصل أوْؤُی ہے، پھر اس کی قَاضٍ کی طرح تعلیل کرو، تو أوٍ ہو جائے گا۔

سوال: أوَیْتَ کو أبْلُم کے وزن پر کیسے بنایا جائے۔

جواب: اس میں کہو أوٍ، اس کی اصل أُوْوُیٌ ہے، دوسرے ہمزہ کو واو سے تبدیل کیا اور ہم مثل حروف کو مدغم کیا گیا ہے۔ پھر اس کی قَاضٍ کی طرح تعلیل کی گئی۔ تو یہ أوٍ بن گیا ہے۔

سوال: وَأیتَ کو إوَزَّۃ کے وزن پر کیسے بنایا جائے۔

جواب: اس میں کہو إیئَاۃ، کیونکہ أوزۃٌ کی اصل أوْزَزَۃ ہے، تو اس لئے إیئَاۃ کی اصل إوْأیَۃ ہے۔ واو کو یاء سے بدلا کیونکہ اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہے تو یہ ایْأیَۃ بن گیا ہے۔ پھر دوسری یاء

کو الف میں بدلا گیا اس کے متحرک ہونے کی وجہ سے اور ما قبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے تو یہ إِيَاةٌ بن گیا ہے جس طرح سِعلاۃٌ ہے۔

سوال: اَوَيتُ کو اِوَزَّةٌ کی مثل کیسے بنایا جائے گا۔

جواب: اس میں کہو اِيَاةٌ، کیونکہ اس کی اصل اَأْوِيَةٌ ہے۔ پہلی ہمزہ زائدہ ہے، دوسری ہمزہ فاء کلمہ ہے، اور واو اس کا عین کلمہ ہے۔ دوسری ہمزہ کو یاء میں بدل دیا گیا ہے کیونکہ اس سے پہلے حرف پر کسرہ ہے۔ پھر واو اور یاء اکٹھے ہو گئے، اور ان میں سے ایک سکون ہے تو واو کو یاء میں بدلا اور دونوں کا ادغام کر دیا، اور اس وقت تین یاء اکٹھے ہو گئے ہیں تو آخری یاء کو الف میں بدل دیا گیا ہے کیونکہ اس کے متحرک اور ما قبل کے مفتوح ہونے کی وجہ سے تو یہ اِيَاةٌ بن گیا ہے۔

سوال: قَالَ اور بَاعَ کو عَنْكَبُوْت کے وزن پر کیسے بنایا جائے۔

جواب: اس میں بَيْعَوُوْت اور قَوْلَلُوت کہو۔

سوال: قَالَ اور بَاعَ کو اِغْدَوْدِنَ کے وزن پر کیسے بنایا جائے۔

جواب: جب یہ مجہول ہو تو اُقُوْوُدِل اور اُبْيُوْيِع بغیر ادغام کے کہو۔ کیونکہ اُقُوْوُدِلَ میں دوسری واو اور اُبْيُوْيِع میں حرف مدہ یہ دونوں زائدہ ہے اس لئے ان میں ادغام نہیں کیا گیا۔

سوال: قَوِيَ کو بَيْقُورٌ کے وزن پر کیسے بنایا جائے۔

جواب: اس میں قَيُّوٌ کہو، کیونکہ اس کی اصل قَيْوُوْوٌ ہے اس میں پہلی واو کو یاء میں بدل دیا۔ کیونکہ یاء کا یاء کے ساتھ جمع ہونے کی وجہ سے، اور ان میں سے ایک ساکن تھا تو دونوں کا ادغام کیا گیا پھر دوسری واو کو تیسری واو میں مدغم کیا گیا ہے، اور انہیں یاء میں تبدیل نہیں کیا گیا ہے کیونکہ ان دونوں کے کنارے پر واقع ہونے کی وجہ سے۔ اور عین کلمہ کی حرکت کو پہلی واو کے ما قبل کی طرف نقل نہیں کیا گیا۔

وقف کا بیان

سوال: وقف کی تعریف کیجئے۔

جواب: وقف کا مطلب ہے کسی کلمہ کے آخر پر تلفظ کو روکنا۔

سوال: وقف کے مقاصد بیان کیجئے۔

جواب: وقف کے تین مقاصد ہیں:

(1): بات کی مکمل تفہیم کے لئے وقف کرنا۔

(2): شعر میں نظم کی تکمیل کے لئے وقف کرنا۔

(3): نثر میں سجع کی تکمیل کے لئے وقف کرنا۔

سوال: وقف کی اقسام بیان کیجئے۔

جواب: وقف کی اقسام درج ذیل ہیں:

وقف اختیاری: سانس ہونے کے باوجود اپنے اختیار سے وقف کرنا۔

وقف اضطراری: کسی عذر یا پریشانی کی وجہ سے وقف کرنا۔

وقف اختباری: کسی کا امتحان لینے کے لئے اس سے وقف کروانا، کیا یہ اچھا وقف کرتا ہے یا نہیں۔

سوال: وقف اثباتی اور انکاری کی وضاحت کیجئے۔

جواب: اثباتی اس وقت ہوتا ہے جب کوئی سوال کیا جائے تاکہ کسی مبہم چیز کی تعیین ہو۔ جیسے: مَنُو اور أَیُّون ۔ انکاری وہ ہوتا ہے جس میں انکار کی مدت زیادہ ہوتی ہے یا کسی خبر کا انکار کیا جائے یا یہ کہ معاملہ اس کے بر خلاف ہے، جیسے: جاءنی رجلٌ أو قومٌ۔

سوال: وقف میں اگر کلمہ تنوین والا ہو تو اس کا کیا حکم ہے۔

جواب: اگر کلمہ تَنوین والا ہو تو تَنوین کو کسرہ دیا جائے گا اور یاء کو مد کے لئے معین کیا جائے گا جیسے: أزیدُنِیه ،أزیدَنیه اور أزیدِنیه۔

سوال: وقف میں اگر کلمہ تنوین والا نہ ہو تو کیا حکم ہو گا۔

جواب: اگر کلمہ تَنوین والا نہ ہو تو آخر کلمہ کی حرکت کے مطابق مد دی جائے گی۔ جیسے: أعُمَرُوہ، أعمرَاہ اور أحَذَامِیه جس کے لئے کہا جاتا ہے جیسے: جاء عَمَرُ ، رأیتُ عُمَر اور مررتُ بحَذَام۔

سوال: وقف تذکری کس طرح کیا جائے گا۔

جواب: تذکری میں مقصود باقی لفظ کو یاد کرنا ہوتا ہے، تو کلمہ کے آخر میں ہم جنس مد کے ساتھ ہم جنس حرکت لائی جائے گی۔ جیسے: قالا، یقولُوا اور فی الدَّاری۔

سوال: وقف ترنمی کی وضاحت کیجئے۔

جواب: جو کسی مصرعے کے وقف کی صورت میں ہوتا ہے۔ جیسے: جریر کے شعر میں أقِلِی اللومَ عاذِلَ والعتابَنْ۔

سوال: وقف میں پیدا ہونے والی تبدیلیاں بیان کیجئے۔

جواب: وقف میں سات انواع کی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ جنہیں بعض نے یوں نظم کیا ہے۔ نَقْل، حَذْف، إسکَان، اور ان کے بعد تَّضْعِیف، الرَّوْم، الإشْمَام اور الْبَدَل

سوال: تنوین والے اسم کو فتحہ کے بعد کس سے بدل دیا جاتا ہے۔

جواب: تنوین والے اسم کو فتحہ کے بعد الف سے بدل دیا جاتا ہے، جیسے: رَأَیْتُ زَیْدًا، فَتًی اور اسی طرح وَیْهًا اور إِیْهًا کو ہمزہ کے ساتھ۔ اسی طرح نون تو کید خفیفہ کو بھی الف سے بدل دیا جاتا ہے۔

سوال: غیر فتحہ کے بعد وقف کرتے ہوئے کیا کیا جاتا ہے۔

جواب: غیر فتحہ کے بعد وقف کرتے وقت تنوین کو حذف کر دیا جاتا ہے اور آخر میں سُکُون دیا جاتا ہے، جیسے: هذا زیدٌ اور مررتُ بزیدٌ، بہر حال أَزْدَةَ میں آپ کہو جاء زیدُو اور مررتُ بزیدِی۔

سوال: اگر ضمیر کی ہاء پر وقف کیا جائے تو اس کا کیا حکم ہو گا۔

جواب: اگر ضمیر کی ہاء پر وقف کیا جائے تو صِلَہ کو حذف کر دیا جائے گا۔ یعنی اسے مد میں تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ جیسے: بہٗ اور لہٗ۔ جبکہ بھَا اور منْھا اس کے بر خلاف ہے اس میں صلہ باقی ہے۔

سوال: اسم منقوص پر کس طرح وقف کیا جائے۔

جواب: جب اسم منقوص پر وقف کیا جائے تو یاء ثابت رہے گی جب فاء کلمہ حذف ہو چکا ہو۔ جیسے: هذا یَفی، یا عین کلمہ محذوف ہو جیسے: رَأَی میں آپ مُری کہتے ہیں۔

سوال: ھاء تانیث پر کس طرح وقف کیا جاتا ہے۔

جواب: ھاء تانیث پر سکون کے ساتھ وقف کیا جاتا ہے، جیسے: فاطمۃْ اور دیگر متحرک حروف پر بھی سکون کے ساتھ وقف کیا جاتا ہے۔

سوال: روم سے کیا مراد ہے۔

جواب: وہ یہ ہے حرکت کی مدد سے آواز کو چھپانا اگرچہ فتحہ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ ہو خفی آواز کے ساتھ۔

سوال: اشمام سے کیا مراد ہے۔

جواب: اشمام یہ ہے کہ ہونٹوں کو ملانا اور اس کی حرکت کی طرف اشارہ کرنا بغیر آواز کے۔ اور یہ مضموم کے ساتھ خاص ہے اس کا ادراک صرف بصارت سے ہوتا ہے۔

سوال: وقف کی شرط تضعیف کے ساتھ کیا ہے۔

جواب: وقف کی شرط تضعیف کے ساتھ یہ ہے کہ موقوف علیہ پر ہمزہ (کرِشاء) یا یاء (راعی) یا واو (یغزو) یا الف (یخشی) یا ساکن حروف (زید، بکر) نہ ہو، یا وقف کے بعد حرکت کو ما قبل حرف میں نقل نہ کیا جائے۔ جیسے: بعض قرات کی میں وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ بشرطیکہ اس سے پہلے والا حرف ساکن ہو، اور حرکت کا منتقل ہونا مشکل نہ ہو، اور حرکت فتحہ نہ ہو۔

سوال: ھاء سکت پر کس طرح وقف کیا جاتا ہے۔

جواب: ھاء سکت کے ذریعے فعل معلل لام کلمہ پر جس کا آخر حذف ہو۔ جیسے: لم یَغْزُہْ اور لم یَخْشَہْ اگر حرف باقی رہ جائے تو ھاء واجب ہے۔ جیسے: قِہْ اور عِہْ کچھ لوگوں نے کہا کہ جب دو حرف باقی رہیں جن میں سے ایک زائد ہو، جیسے: لم یَقِہْ اور لم یعِہْ تو بھی ھاء کا استعمال واجب ہے۔

سوال: کس طرح کلمہ پر وقف کیا جاتا ہے اس حوالے سے ضابطہ بیان کیجئے۔

جواب: ہر ایسا کلمہ پر بھی وقف کیا جا سکتا ہے جو حرکتِ کی بناء پر مبنی ہو اور فعل ماضی نہ ہو، جیسے: ھُوَ اور ھِیَ اور یاء متکلم وصل میں فتحہ سے ہو گی، کیفَ اور ثَمَّ۔

سوال: ھُوَ پر وقف کرتے وقت کیا کہا جائے گا۔

جواب: ھُوَ پر وقف کرتے وقت ھُوَہْ کہا جائے گا اور ھِیَ پر ھِیَہْ جیسے قرآن میں ہے: {وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ}۔

سوال: کیفَ، ثُمَّ، غلامِیَ اور کتابِیَ پر وقف کرتے وقت کیا کہا جائے گا۔

جواب: کیفَ، ثُمَّ، غلامِیَ اور کتابِیَ پر وقف کرتے وقت کیفَہْ، ثُمَّہْ، غلامِیَ اور کتابِیَ میں غلامیَہْ اور کتابیَہْ پڑھا جاتا ہے۔ جیسا کہ قرآن میں {فَأَمَّا مَنْ أُوتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِينِهِ فَيَقُولُ هَاؤُمُ اقْرَءُوا كِتَابِيَهْ}۔

تمت بالخیر

معروضی سوالات

1: شذا العرف فی فن الصرف کے مصنف کا نام ہے؟

(الف) استاذ مصطفیٰ (ب) استاذ احمد حملاوی (ج) مبارک باشا (د) علی رضا کحالہ

2: شذا العرف کس فن کی کتاب ہے؟

(الف) صرف (ب) نحو (ج) بلاغت (د) منطق

3: شذا العرف میں مقدمہ کس چیز کے بیان میں ہے؟

(الف) غیر ضروری چیزوں (ب) ضروری چیزوں (ج) نفع والی چیزوں (د) نقصان والی چیزوں

4: شذا العرف میں کتنے ابواب ہیں

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) پانچ

5: باب اول کس بارے میں ہے۔

(الف) اسم (ب) حرف (ج) فعل (د) اسم اور فعل

6: صرف کو ۔۔۔۔ کہا جاتا ہے۔

(الف) تصریف (ب) تمیز (ج) تکریم (د) یہ تمام

7: صرف کے لغوی معنی ۔۔۔۔ ہیں۔

(الف) اڑانا (ب) تغییر (ج) مارنا (ج) مدد کرنا

8: شذا العرف میں علم صرف کے کتنے معانی بیان کیا گئے ہیں۔

(الف) پانچ (ب) دس (ج) تین (د) دو

9: ان میں سے علم صرف کے واضع ہیں۔

(الف) معاذ بن مسلم (ب) حضرت علی (ج) الف اور ب (د) ابو اسود

10: ایسا قواعد جن کا تذکرہ علم صرف کے اندر صراحتاً اور ضمناً کیا جاتا ہے ان کو ۔۔۔۔ کہتے ہیں

(الف) علم صرف کے مسائل (ب) استمداد (ج) حکم (د) موضوع

11: علم صرف کا استمداد ہے۔

(الف) کلام اللہ (ب) کلام رسول اللہ (ج) کلام عرب (د) یہ تمام

12: علم صرف حاصل کرنا ہے۔

(الف) فرض کفایہ (ب) واجب کفایہ (ج) سنت (د) فرض

13: لفظ مفرد۔۔۔۔ ہیں۔

(الف) اسم (ب) فعل (ج) کلمہ (د) لفظ

14: کلمہ کی اقسام۔۔۔۔ ہیں۔

(الف) دو (ب) چار (ج) پانچ (د) تین

15: شذا العرف میں اسم کے کتنے خواص مذکور ہیں۔

(الف) چھ (ب) پانچ (ج) تین (د) کوئی نہیں

16: ان میں سے اسم کے خواص۔۔۔۔ ہیں۔

(الف) حرف جر (ب) الف لام (ج) مسند الیہ (د) یہ تمام

17: کتاب میں فعل کے کتنے خواص مذکور ہیں۔

(الف) دس (ب) نو (ج) سات (د) پانچ

18: قد، سین، سوف، نواصب وجوازم اور نون تاکید۔۔۔۔ کے خواص ہیں۔

(الف) اسم (ب) فعل (ج) حرف (د) کوئی نہیں

19: اکثر کلمات لغت عربیہ۔۔۔۔ ہوتے ہیں۔

(الف) ثلاثی (ب) رباعی (ج) خماسی (د) سداسی

20: علماء صرف نے کلمات کی اصل میں۔۔۔۔ حروف کا اعتبار کیا۔

(الف) چار (ب) پانچ (ج) تین (د) دو

21: قلب کو۔۔۔۔ امور سے جانا جا سکتا ہے۔

(الف) خمسة (ب) اربعة (ج) ثلاثة (د) واحد

22: قلب کو پہنچانے کا پہلا طریقہ ------ ہے۔

(الف) تصحیح (ب) تعلیل (ج) اشتقاق (د) ندرة الاستعمال

23: قلب کو پہنچانے کا تیسرا طریقہ ------ ہے۔

(الف) اشتقاق (ب) تصحیح (ج) منع صرف بدون مقتض (د) ندرة الاستعمال

24: جاہ کا وزن --- ہے

(الف) فعَل (ب) ضرَب (ج) عفَل (د) کوئی نہیں

25: ناءَ کا وزن --- ہے۔

(الف) فعَل (ب) فلَع (ج) عفَل (د) یہ تمام

26: جاہ --- سے مقلوب ہے۔

(الف) وَجہ (ب) وُجود (ج) مَوجود (د) کوئی نہیں

27: قَوس کا مقلوب --- ہے۔

(الف) قُووس (ب) قِسی (ج) قسوو (د) قساو

28: حادی کا وزن ---- ہے۔

(الف) فاعل (ب) عالف (ج) ضارب (د) ناصر

29: جاءَ --- کی طرح ہے۔

(الف) شاءَ (ب) فاءَ (ج) قال (د) طاب

30: جائِ --- کے وزن پر ہے۔

(الف) فالع (ب) انفعال (ج) تفعیل (د) مفاعلہ

31: اشیاءَ کی اصل ---- ہے۔

(الف) شَعاءُ (ب) شیاءُ (ج) شواءُ (د) شعاؤ

32: شیاءٌ کا وزن۔۔۔۔۔ ہے۔

(الف) فَعلَاءُ (ب) فعال (ج) فعلول (د) کوئی نہیں

33: فعل کو۔۔۔ کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) ماضی (ب) مضارع (ج) امر (د) یہ تمام

34: جو زمانہ تکلم سے پہلے کسی چیز پر دلالت کرے اسے۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) مضارع (ب) امر (ج) نہی (د) ماضی

35: ان میں فعل ماضی کی علامت۔۔۔۔ ہے۔

(الف) تائے فاعل کو قبول کرنا (ب) لام ابتدا (ج) لا نافیہ (د) یہ تمام

36: جو زمانہ تکلم کے بعد کسی چیز پر دلالت کرے اسے۔۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) امر (ب) مضارع (ج) ماضی (د) نون تاکید

37: لام ابتدا اور ما، لَا نافیہ کو۔۔۔ زمانے کے ساتھ معین کیا جاتا ہے۔

(الف) حال (ب) ماضی (ج) امر (د) نہی

38: سین، سوف اور لن کو۔۔۔ زمانے کے ساتھ معین کیا جاتا ہے۔

(الف) حال (ب) استقبال (ج) ماضی (د) امر

39: جس میں زمانہ تکلم کے بعد کسی شے کے حصول کی طلب کی جائے تو اسے۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) ماضی (ب) نہی (ج) امر (د) مضارع

40: جو فعل کے معنی پر رہنمائی کرے اور اس کی علامتوں کو قبول نہ کرے اسے۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) اسم فعل (ب) اسم فعل امر (ج) ماضی

(د) مضارع

41: اسم فعل کی۔۔۔۔ اقسام ہیں۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) تین

42: هَیہَاتَ اور شَتّان۔۔۔ ہے۔

(الف) اسم فعل ماضی (ب) اسم فعل مضارع (ج) اسم فعل امر (د) کوئی نہیں

43: هَیہَاتَ۔۔۔ کے معنیٰ میں ہے۔

(الف) افترق (ب) بَعُدَ (ج) صَه (د) کوَی

44: کوَی۔۔۔ ہے۔

(الف) اسم فعل مضارع (ب) اسم فعل ماضی (ج) اسم فعل امر (د) یہ تمام

45: صَه اور آمین۔۔۔ اسم فعل ہے۔

(الف) اسم فعل امر (ب) اسم فعل مضارع (ج) اسم فعل ماضی (د) کوئی نہیں

46: وہ کلمہ جو حروف علت سے خالی ہوں اسے۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) معتل (ب) صحیح (ج) اجوف (د) ناقص

47: حروف علت کتنے ہیں۔

(الف) تین (ب) چار (ج) دو (د) پانچ

48: اگر حرف علت ساکن ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو اسے۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) مد (ب) لین (ج) صحیح (د) معتل

49: اگر ماقبل کی حرکت اس کے ہم جنس ہو تو اسے۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) لین (ب) مدہ (ج) صحیح (د) اجوف

50: وہ کلمہ جس کے حروف اصلی میں سے کوئی حرف علت ہو اسے۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) معتل (ب) صحیح (ج) اجوف (د) سالم

51: صحیح کو۔۔۔ اقسام پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) ایک

52: ضَرَبَ اور نَصَرَ ---- کی مثال ہے۔

(الف) مضاعف (ب) مہموز (ج) سالم (د) کوئی نہیں

53: مضاعف کو ---- کہا جاتا ہے۔

(الف) اصم (ب) سقم (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

54: مضاعف کی ---- اقسام ہے۔

(الف) پانچ (ب) تین (ج) دو (د) ایک

55: وہ کلمہ جس کے حرف اصلی میں سے کوئی حرف ہمزہ ہو اسے ---- کہتے ہیں۔

(الف) سالم (ب) ناقص (ج) مہموز (د) مضاعف

56: معتل کو ---- قسموں پر تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) دس (ب) چار (ج) سات (د) تین

57: جس کے فاء کلمہ میں حرف علت ہو اسے ---- کہتے ہیں۔

(الف) مثال (ب) اجوف (ج) ناقص (د) لفیف

58: جس کے عین کلمہ میں حرف علت ہو اسے ---- کہتے ہیں۔

(الف) مثال (ب) اجوف (ج) ناقص (د) لفیف

59: اجوف کا ایک نام ---- ہے۔

(الف) ذاالثلاثہ (ب) ذاالاربعہ (ج) ذاالثانیہ (د) کوئی نہیں

60: جس کے لام کلمہ میں حرف علت ہو اسے ---- کہتے ہیں۔

(الف) مثال (ب) اجوف (ج) ناقص (د) لیفیف

61: ناقص کا ایک نام ---- ہے۔

(الف) ذاالثلاثہ (ب) ذاالاربعہ (ج) ذاالثانیہ (د) کوئی نہیں

62: لفیف کی ---- اقسام ہیں۔

(الف) دو　(ب) تین　(ج) چار　(د) پانچ

63: جس کے فاء اور لام کلمہ میں حرف علت ہو اسے ۔۔۔ کہتے ہیں۔

(الف) مقرون　(ب) مفروق　(ج) ناقص　(د) اجوف

64: وَجه اور يَمن ۔۔۔ کی مثال ہے۔

(الف) مثال　(ب) اجوف　(ج) ناقص　(د) لفیف

65: قَول اور سَیف ۔۔۔ کی مثال ہے۔

(الف) مثال　(ب) اجوف　(ج) ناقص　(د) لفیف

66: دَلو اور ظَبی ۔۔۔ کی مثال ہے۔

(الف) مثال　(ب) اجوف　(ج) ناقص　(د) لفیف

67: شَمس ۔۔۔ کی مثال ہے۔

(الف) مثال　(ب) اجوف　(ج) ناقص　(د) صحیح

68: وَحی ۔۔۔ کی مثال ہے۔

(الف) مثال　(ب) اجوف　(ج) مفروق　(د) مقرون

69: جَو اور حَی ۔۔۔ کی مثال ہے۔

(الف) مقرون　(ب) مفروق　(ج) ناقص　(د) اجوف

70: اَمر، بِئر اور نَبَا ۔۔۔ کی مثال ہے۔

(الف) مثال　(ب) اجوف　(ج) ناقص　(د) مہموز

71: حَد اور بَلبَل ۔۔۔ کی مثال ہے۔

(الف) مثال　(ب) اجوف　(ج) مضاعف　(د) لفیف

72: فعل کی تقسیم ثالث ۔۔۔ کے اعتبار سے ہے۔

(الف) مجرد و مزید　(ب) ماضی و مضارع　(ج) خاصیات　(د) کوئی نہیں

73: مجرد و مزید میں ہر ایک کی ۔۔۔ اقسام ہے۔

(الف) تین (ب) چار (ج) دو (د) دس

74: ثلاثی مجرد کے ماضی کے اعتبار سے فقط ۔۔۔ ابواب ہیں۔

(الف) سات (ب) پانچ (ج) چھ (د) تین

75: ثلاثی مجرد کے ماضی اور مضارع کے اعتبار ۔۔۔ ابواب ہیں۔

(الف) سات (ب) پانچ (ج) چھ (د) تین

76: ہر وہ کلمہ جس کا عین کلمہ ماضی و مضارع میں مفتوح ہو تو اس کا عین یا لام کلمہ ۔۔۔ ہو گا۔

(الف) حلقی (ب) مستعلیہ (ج) قلقلہ (د) کوئی نہیں

78: حروف حلقی ۔۔۔ ہیں۔

(الف) چار (ب) چھ (ج) سات (د) دو

79: ایسے افعال جو خوشی، بھرے و خالی اور رنگوں و عیبوں پر دلالت کرتے ہیں وہ ۔۔۔ باب سے آتے ہیں۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کوئی نہیں

80: کرم یکرم کس طرح استعمال ہوتا ہے۔

(الف) صرف متعدی (ب) صرف لازم (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

81: اگر فَعَلَ مفتوح العین کا پہلا کلمہ ہمزہ یا واؤ ہو تو وہ اکثر ۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کوئی نہیں

82: اگر مضاعف متعدی ہو تو اکثر ۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

83: اگر مضاعف لازم ہو تو پھر ۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کوئی نہیں

84: مضاعف ثلاثی مجرد کے ۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

85: مہموز الفاء ثلاثی مجرد کے ۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

86: مہموز العین ثلاثی مجرد کے ۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

87: مہموز اللام ثلاثی مجرد کے ۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

88: مثال ثلاثی مجرد کے ۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

89: لغت عامریہ کے نزدیک وَجَدَ یَجُدُ ۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

90: اجوف ثلاثی مجرد کے ۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

91: اجوف واوی ۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کوئی نہیں

92: اجوف یائی ۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) فتح یفتح

93: طال یطول ۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

94: ناقص ثلاثی مجرد کے ۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

95: ناقص واوی۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کوئی نہیں

96: ناقص یائی۔۔۔ باب سے آتا ہے۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) فتح یفتح

97: لفیف مفروق ثلاثی مجرد کے۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

98: لفیف مقرون ثلاثی مجرد کے۔۔۔ ابواب سے آتا ہے۔

(الف) چار (ب) تین (ج) دو (د) پانچ

99: اگر اجوف فعل ماضی میں الف اور مضارع میں واؤ کے ساتھ ہو تو۔۔۔ باب سے آئے گا۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

100: اگر اجوف ماضی میں الف اور مضارع میں یاء کے ساتھ ہو تو۔۔۔ باب سے آئے گا۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

101: اگر اجوف ماضی و مضارع دونوں میں الف یا یاء یا واؤ کے ساتھ ہو تو۔۔۔ کس باب سے آئے گا۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

102: اگر ناقص ماضی میں الف اور مضارع میں واؤ کے ساتھ ہو تو۔۔۔ باب سے آئے گا۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

103: اگر ناقص ماضی میں الف اور مضارع میں یاء کے ساتھ ہو تو۔۔۔ باب سے آئے گا۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

104: اگر ناقص ماضی و مضارع میں الف کے ساتھ ہو تو۔۔۔ باب سے آئے گا۔

(الف) فتح یفتح (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

105: اگر ناقص ماضی و مضارع میں واؤ کے ساتھ ہو تو۔۔۔ باب سے آئے گا۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

106: اگر ناقص ماضی و مضارع میں یاء کے ساتھ ہو تو۔۔۔ باب سے آئے گا۔

(الف) سمع یسمع (ب) حسب یحسب (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

107: اگر ناقص ماضی میں یاء اور مضارع میں الف کے ساتھ ہو تو۔۔۔ باب سے آئے گا۔

(الف) سمع یسمع (ب) نصر ینصر (ج) ضرب یضرب (د) کرم یکرم

108: ماضی اور مضارع دونوں میں عین کلمہ مکسور ہو تو لغت میں۔۔۔ افعال پائے جاتے ہیں۔

(الف) 12 (ب) 13 (ج) 10 (د) 15

109: ماضی میں عین کلمہ مکسور اور مضارع میں کسر و فتحہ جائز ہو تو ایسے افعال۔۔۔ ہیں۔

(الف) 11 (ب) 10 (ج) 15 (د) 13

110: ثلاثی مجرد کے اوزان ستہ۔۔۔ ہیں۔

(الف) قیاسی (ب) سماعی (ج) قیاسی و سماعی (د) کوئی نہیں

111: جو افعال مطلقاً فخر پر دلالت کرتے ہیں ان کا مضارع۔۔۔ ہو گا۔

(الف) مکسور العین (ب) مضموم العین (ج) مفتوح العین (د) یہ تمام

112: رباعی مجرد کا۔۔۔ وزن ہے۔

(الف) ایک (ب) دو (ج) تین (د) پانچ

113: ملحق بر باعی مجرد کے۔۔۔ اوزان ہیں۔

(الف) 8 (ب) 5 (ج) 7 (د) 6

114: فعل ثلاثی مزید فیہ کی۔۔۔ اقسام ہیں۔

(الف) 3 (ب) 5 (ج) 6 (د) 8

115: فعل کی انتہا زیادہ سے زیادہ۔۔۔ حروف پر ہیں۔

(الف) آٹھ (ب) سات (ج) چھ (د) دس

116: اسم کی انتہا زیادہ سے زیادہ۔۔۔ حروف پر ہیں۔

(الف) آٹھ (ب) سات (ج) چھ (د) دس

117: جس میں ایک حرف کو زیادہ کر کے فعل بنایا جائے اس کے۔۔۔ اوزان ہیں۔

(الف) 3 (ب) 5 (ج) 6 (د) 8

118: جس میں دو حرف کو زیادہ کر کے فعل بنایا جائے اس کے۔۔۔ اوزان ہیں۔

(الف) 3 (ب) 5 (ج) 6 (د) 8

119: جس میں تین حرف کو زیادہ کر کے فعل بنایا جائے اس کے۔۔۔ اوزان ہیں۔

(الف) 3 (ب) 5 (ج) 6 (د) 4

120: رباعی مزید فیہ کو۔۔۔ قسموں کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

121: فعل اپنے مادے کے اعتبار سے۔۔۔ قسموں پر ہے۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

122: صاحب شذا العرف کے نزدیک فعل کے۔۔۔ ابواب ہے۔

(الف) 40 (ب) 45 (ج) 37 (د) 50

123: باب افعال کتنی معانی کے لئے آتا ہے۔

(الف) دس (ب) پانچ (ج) پندرہ (د) نو

124: باب مفاعلہ کا استعمال۔۔۔ معنوں میں کثرت سے ہوتا ہے۔

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

125: باب تفعیل۔۔۔ معنوں میں کثرت سے استعمال ہوتا ہے۔

(الف) 5 (ب) 4 (ج) 8 (د) 10

126: باب تفعیل دو معنوں میں ۔۔۔۔ باب کے ساتھ شریک ہے۔

(الف) مفاعلہ (ب) افعال (ج) افتعال (د) تفاعل

127: باب انفعال ۔۔ معنوں کے لئے آتا ہے۔

(الف) ایک (ب) تین (ج) پانچ (د) دو

128: باب افتعال ۔۔۔ معنوں کے لئے آتا ہے۔

(الف) 4 (ب) 6 (ج) 8 (د) 10

129: باب افعلال صرف ۔۔۔ فعل سے آتا ہے۔

(الف) فعل لازم (ب) فعل متعدی (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

130: باب تفعّل ۔۔۔ معنوں کے لئے آتا ہے۔

(الف) 4 (ب) 6 (ج) 8 (د) 5

131: باب تفاعل کتنے معنوں میں مشہور ہے۔

(الف) 4 (ب) 6 (ج) 8 (د) 10

132: باب استفعال کا استعمال ۔۔۔ معنوں میں کثیر ہے۔

(الف) 4 (ب) 6 (ج) 8 (د) 10

133: رباعی میں مضارع بتاتے وقت حرف مضارع کو ۔۔۔ دیا جاتا ہے۔

(الف) فتحہ (ب) ضمہ (ج) کسر (د) یہ تمام

134: رباعی کے علاوہ میں حرف مضارع کو ۔۔۔ دیا جائے گا۔

(الف) فتحہ (ب) ضمہ (ج) کسر (د) کوئی نہیں

135: فعل متعدی کو ۔۔۔ نام دیا جاتا ہے۔

(الف) قاصر (ب) متجاوز (ج) دونوں (د) ناقص

136: فعل لازم کو۔۔۔نام دیا جاتا ہے۔

(الف) قاصر (ب) متجاوز (ج) مستند (د) یہ تمام

137: فعل متعدی کی۔۔۔اقسام ہیں۔

(الف) دو (ب) چار (ج) تین (د) ایک

138: فعل لازم کو متعدی بنانے کے۔۔۔اسباب ہیں۔

(الف)8 (ب)7 (ج)5 (6)4

139: فعل متعدی کو لازم بنانے کے۔۔۔اسباب ہیں۔

(الف)8 (ب)7 (ج)5 (6)4

140: مبنی للفاعل کو۔۔۔نام دیا جاتا ہے۔

(الف) فعل معروف (ب) فعل مجہول (ج) فعل لازم (د) فعل متعدی

141: مبنی للمفعول کو۔۔۔نام دیا جاتا ہے۔

(الف) فعل معروف (ب) فعل مجہول (ج) فعل لازم (د) فعل متعدی

142: جس میں نون تاکید لاحق ہو چاہے ثقیلہ ہو یا خفیفہ اسکو۔۔۔کہتے ہیں۔

(الف) مؤکد (ب) غیر مؤکد (ج) لازم (د) متعدی

143: واما المضارع فلہ۔۔۔حالات۔

(الف) سبع (ب) ست (ج) خمس (د) ثمان

144: نون خفیفہ کو۔۔۔احکام کے ساتھ خاص کیا گیا ہے۔

(الف)3 (ب)4 (ج)8 (د)9

145: ضمیر مرفوع متصل ہونے کے اعتبار سے ماضی کو۔۔۔صیغوں کی طرف پھیرا جاتا ہے۔

(الف)13 (ب)15 (ج)17 (د)20

146: مجرد کو۔۔۔کی طرف تقسیم کیا جاتا ہے۔

(الف) ثلاثی (ب) رباعی (ج) خماسی (د) یہ تمام

147: ثلاثی کے متفق علیہ۔۔۔ اوزان ہیں۔

(الف) 11 (ب) 13 (ج) 10 (د) 9

148: اسم رباعی مجرد کے متفق علیہ۔۔۔ اوزان ہیں۔

(الف) 5 (ب) 7 (ج) 9 (د) 4

149: خماسی کے۔۔۔ اوزان ہیں۔

(الف) 5 (ب) 7 (ج) 9 (د) 4

150: اسم متمکن کے حروف اصلی۔۔۔ سے کم نہیں ہوتے۔

(الف) 5 (ب) 3 (ج) 9 (د) 4

151: مزید فیہ کے اوزان۔۔۔ تک پہنچ جاتے ہیں۔

(الف) 209 (ب) 308 (ج) 109 (د) 310

152: اشتقاق کی۔۔۔ اقسام ہیں۔

(الف) 3 (ب) 5 (ج) 2 (د) 7

153: بصریوں کے نزدیک مشتقات میں اصل۔۔۔ ہے۔

(الف) مصدر (ب) فعل (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

154: کوفیوں کے نزدیک مشتقات میں اصل۔۔۔ ہے۔

(الف) مصدر (ب) فعل (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

155: مصدر سے کتنی چیزیں مشتق ہوتی ہے۔

(الف) دس (ب) آٹھ (ج) نو (د) پانچ

156: فعل غیر ثلاثی کا مصدر۔۔۔ ہے۔

(الف) سماعی (ب) قیاسی (ج) دونوں (د) کوئی نہیں

157: باب تفعیل کا مصدر ۔۔۔ کے وزن پر بھی آتا ہے۔

(الف) تفعال (ب) مفاعلۃ (ج) افعال (د) تفعل

158: صفت مشبہ کے اوزان غالبہ ۔۔۔ وزن پر ہے۔

(الف) 10 (ب) 11 (ج) 12 (د) 15

159: اسم تفضیل بنانے کی ۔۔۔ شرائط ہیں۔

(الف) 8 (ب) 10 (ج) 12 (د) 15

160: اسم تفضیل کے لفظ کے اعتبار سے ۔۔۔ حالات ہیں۔

(الف) چار (ب) تین (ج) پانچ (د) دو

161: اسم تفضیل کے معنی کے اعتبار سے ۔۔۔ حالات ہیں۔

(الف) چار (ب) تین (ج) پانچ (د) دو

162: فعل تعجب کے لئے ۔۔۔ صیغے ہیں۔

(الف) چار (ب) تین (ج) پانچ (د) دو

165: اسم جامد کا اسم مکان اکثر طور پر ۔۔۔ وزن پر ہو گا۔

(الف) مفعلۃ (ب) مفعل (ج) مفعول (د) یہ تمام

166: اسم آلہ کے ۔۔۔ اوزان ہیں۔

(الف) چار (ب) تین (ج) پانچ (د) دو

تمت بالخیر

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
37	تتمہ	03	مؤلف کا تعارف
40	اسم پر کلام اور اس کی تقاسیم	04	انتساب
42	اسم جامد و مشتق کا بیان	05	مقدمہ
42	اشتقاق کی تعریف و اقسام	06	کلمہ کی اقسام
43	مصدر کا بیان	07	میزان صرفی کا بیان
45	مصادر غیر ثلاثی کا بیان	09	قلب کی پہچان کے طرق
47	مصدر میمی و صناعی کا بیان	11	فعل کی اقسام
48	اسم فاعل کا بیان	13	فعل صحیح و فعل معتل
49	اسم مفعول کا بیان	16	فعل مجرد و مزید فیہ
50	صفت مشبہ کا بیان	18	تنبیہات
51	تنبیہات	22	رباعی مجرد اور اس کے ملحقات کے اوزان
52	اسم تفضیل کا بیان	24	مزید فیہ کے ابواب کی خاصیات
53	اسم تفضیل لفظی اعتبار سے	28	فعل جامد و متصرف کا بیان
54	اسم تفضیل معنوی اعتبار سے	29	فعل متعدی و لازم کا بیان
54	تنبیہات	32	فعل معروف و مجہول کا بیان
54	فعل تعجب کا بیان	34	فعل موکد و غیر موکد کا بیان

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اسم زمان ومکان کا بیان	55	حروف زائدہ کا بیان	84
اسم آلہ کا بیان	56	ہمزہ وصل کا بیان	87
مذکر و مونث کا بیان	57	اعلال وابدال کا بیان	89
اسم منقوص، مقصور، صحیح کا بیان	60	ہمزہ میں تعلیل کا بیان	90
اسم مقصور قیاسی	61	حروف علت میں تعلیل کا بیان	93
مفرد، مثنی کا بیان	63	افتعال کی فاء اور تاء کا بیان	96
جمع کا بیان	65	اعلال بالنقل کا بیان	98
جمع تکسیر کی تعریف	68	اعلال بالحذف کا بیان	99
جمع قلت کے اوزان	69	ادغام کا بیان	101
جمع کثرت کے اوزان	69	متقاریب کا ادغام	104
خاتمہ	73	التقاء الساکنین کا بیان	107
اسم جمع کا بیان	74	امالہ کا بیان	108
تصغیر کا بیان	75	مسائل تمرین	111
تصغیر ترخیم کا بیان	78	تطبیق	112
نسب کا بیان	79	وقف کا بیان	114
اسم اور فعل کے احکام کا بیان	84	معروضی سوالات	119

دیگر قابل دید مطبوعات

Scan Here For Price

دار الکتب العربیہ پاکستان
Darul kutub Al Arabia Pakistan

قرآن اور اسلامی کتب کا مرکز

1234567-34

مکتبہ الغنی پبلشرز پی ٹی سی ایل والی گلی، فیضان مدینہ پرانی سبزی منڈی، کراچی

فیضان مدینہ. برانچ بہاولپور 0336-2578627
گلستان جوہر. برانچ کراچی 0337-2578625
فیضان مدینہ. برانچ کراچی 0313-2578627

www.alghanipublishers.com
www.fb.com/alghanipublisher

مکتبہ الغنی پبلشرز (برائے خواتین) اس نمبر پر صرف خواتین اسلامی بہنیں رابطہ کریں 0333-2078627

Graphics DesiGner 0304-2601632